ذات کو واسطے چراغ افروزی اشاعت انوار ارشاد و ہدایت ور رفع ظلمت تیرہ درونی اہل غفلت
وضلالت کے ساتھہ حجت استوار و آیات و علامات و معجزات باہرات کے مبعوث فرمایا اور
اونکے چار یاروں کو فضل و اقتدار کو کہ بنای قیام و استحکام دین اسلام کے بمنزلہ قوایم و ارکان کے
تھے پروانہ شمع جمال جہان آرای صدر نشین ایوان رسالت کا کرکے بیچ ترویج احکام اسلام و اظہار
اوامر و نواہی اس شریعت و دین کے کہ ناسخ جمیع شرایع و ادیان و فروغ بخش دیدہ کور چشمان
ظلمت کفر و طغیان ہی معین و مددگار کیا اور وہ بمقتضای فرط تصدیق و ایقان و کمال نور
ایمان کے ملت و کیش بیگانگی اور علایق قرابت و یگانگی کو چھوڑکر اوس صاحب مسند ختم رسالت
کے جان و مال سے فدا ہوکر ہر حال میں ساتھہ سرور انبیا مسند نشین مقام دنی فتدلی فکان
قاب قوسین او ادنی کے رفیق طریق جان نثاری کے تھے اور اونہوں نے بیچ تقویت و تقویم اسلام
و دین و قتل و استیصال کفار و معاندین رسول امین کے بذل اجتہادات بلیغہ ادا کو اوس مرتبہ
کو پہونچایا کہ حضرت رب الارباب و رسول ذو الاحباب نے اونکی تعریف و توصیف فرمائی چنانچہ آیات
قرآنیہ و احادیث نبویہ اسپر ناطق ہیں اور بعد انبیا علی نبینا و علیہم السلام کے وہ افضل افراد بنی نوع
انسان و رہنمای طریق تلقین دین و ایمان و پیشوای سبیل اہل ایقان ہیں جو اکثر مومنین اہل سنت
و جماعت اونکے مناقب و فضایل سے کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہیں کما ہی آگاہی نہیں
رکھتے تھے اسواسطے خدام پادشاہ ذوالاجاہ سریر آرای سلطنت دُرة التاج افسر خلافت
گورگانی زیب افزای اورنگ خلافت گوشوارہ فرق حشمت و شوکت سلطنت نجم دری سمای
رفعت و بزرگی شہاب ثاقب برج سروری مویّد اسلام مرجع طوایف خاص و عام سرافراختہ
بایادی الطاف الٰہی سپہر لوح جبینہ دادہ آگاہی ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ
غازی ادام اللہ سلطنتہ و ابد الاسلام بطول ایام بقائہ کہ صفائی نیت حق طویت و میمنت حسن
اعتقاد سے و بر طریقہ رضیہ مذہب حق اہل سنت و جماعت کے راسخ دم و ثابت قدم ہیں بنظر
افادہ تام کے اس فقیر سراپا تقصیر کو ارشاد کیا کہ ہر چند فضایل و مناقب خلفاے راشدین اور
صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کتب مبسوطہ اہل سنت میں رقم پذیر ہیں لیکن چونکہ سب
بالاستیعاب کسی ایک مقام پر لکھے نہیں گئے خواص اہل علم اوس سے آگہی رکھتے ہیں اور عوام

اوسکی تفصیل پر اطلاع نہیں رکھتے اگر بعد قرآن و احادیث و کتب دینیہ سے انتخاب کرکے
علیحدہ ایک رسالہ مختصر میں اندراج پاویں تو حالی فائدہ عوام و خواص سے نہو گا اسلئے کہ
عوام کو اوس سے واقفیت تام حاصل ہوگی اور خواص کو صفحات مبسوطات میں حاجت تفتیش
نہ رہیگی لاجرم اس ہیچمدان خادم عجز و بی لیاقتی نے باوجود عدم لیاقت اہتمام اس کام کی
نظر اجر و ثواب انسان اور دلالت کی سیر آرای جلالت کے بحسب دستگاہ کے موافق ناقص اپنی کے
قلم صراحت نگار کو رخصت ترقیم و تسطیر کی دیکر رسالہ ایکہزار دو سو [illegible] ہجریہ میں اوس مختصر کو
اوپر ایک مقدمہ اور چار باب اور ایک خاتمہ کے طور پر ترتیب دیا اور اسکو تحفۃ السلاطین فی
فی فضائل اصحاب رسول الرحمن کے موسوم کیا **مقدمہ** مشتمل او دو فصلوں پر ہی **فصل**
پہلی بیچ محافظت زبان کے آلودگی سے سب و شتم یعنی تبرا سے اور بیان حب اوسکے اور **فصل**
دوسری بیچ تعریف صحابہ اور بیان عقیدہ کے کہ لیست صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے کسطرح
سکہے اور **باب اول** بیچ ذکر فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم کے کہ آیات قرآنی سے ثابت ہیں
باب دوسرا بیچ بیان اور فضائل کے کہ حدیث شریف میں وارد ہیں **باب تیسرا** بیچ
فضائل خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالی عنہم کے اور یہ باب محتوی ہی اور چند فصول کے ہی **باب چوتھا**
بیچ فضائل و مناقب عشرہ مبشرہ اور یاد بعضے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے
اور **خاتمہ** بیچ بیان کلمات طیبات خلفاء اربع رضی اللہ تعالی عنہم کے کہ سراسر حکمت و پند
اور نہایت نافع و سود مند ہیں اور الحاق خاتمہ کا باندراج ان کلمات حکمت آیات کے اس
رسالہ میں بسبب اس بات کی تمامی حکمت آب عطات آیات ٹھہرا تا خیر و سعادت مصدر انوار
افادت و اجادت مصدر امور بارگاہ خلافت عمدہ آراکین سلطنت قدردان ارباب علم و ہنر
پایہ شناس اہل جوہر والا شان رفیع المکان مخاطب بخطاب احترام الدولہ عمدۃ الحکما حاذق
الزمان ارسطوی دوران حکیم محمد احسن اللہ خان بہادر ثابت جنگ عافاہ اللہ فی الدارین کے اتفاق
پڑا ارباب علم و مستعدان مطالب دقیقہ کو بہت کسوت پوشی زبان اردو کے بہتری کم
پایہ تصور کرکے قرت باہرہ بنظر ختم التعاریف کے ہو رہا ہی اگر صفحات اوراق اس رسالہ کو
بنظر انصاف مطالعہ کرینگے تو حسن قبول اسکی بنظر قدر قدردان گیاں ہوگی الٰہی دستیاری

لطف جسیم و رحمت عمیم سے نفع اسکا عام کر کہ جمیع مومنین اس سے انتفاع پاویں اور ثواب اسکیکو اور جو باعث اس جمع و تالیف کے ہوئی ہیں اور سب مسلمانونکو توفیق کسب خیر و سعادت اور اکتساب صوالح اعمال کی عطا کر اور ذنوب و سیآت کو صفحہ نامہ اعمال ہماری سے ساتھ آب رحمت کی دہو کر اور عقیدہ صحیحہ فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت کے سعادت حسن خاتمت نصیب کر اور سب مسلمانونکو آفت شنعت عقاید باطلہ کے بچا اور اس بسیر و سامان عمر تو لجہ عصیان کو گرانباری قرضداریسے سبکدوش کر کے مع اہل و عیال کے بیچ بلدہ طیبہ احد الحرمین المحترمین کے پہنچا اور موت ہماری بعد ایمان کے بیچ شہر رسول مقبول اپنے کے کر آمین یا رب العالمین **نظم** الٰہی مجکو کر خاک مدینہ لگا دی گہاٹ پر میرا سفینہ الٰہی عشق میں احمد کے رکہہ چور ہی یہ ہی محبت اوسکا مغفور الٰہی دو عشق مصطفےٰ دی بہار اوسکی وصل کی مجکو دوادی الٰہی ہو ہمین ایک بندہ گنہگار جبھی تو بخشدی میری غبار الٰہی مجکو تو اپنی کرم سے چہوڑا دین دین اور دنیا کی غم الٰہی ان میری باپ مغفور کر ہی رحمت سی تری پہنین دور الٰہی اسرار کہتا ہون تیرا کہ ہوئی خاتمہ بالخیر مرا سوال گور کر تو مجہپہ آسان کہ ہونین خوف سے اوسکے ہراسان عذاب نار سے دیکہو بچائے تو ہی یکہو میری مشکل کشائی ✽ اللہم یا رجاء السائلین و قابل التائبین و امان الخائفین و راحم الضعفاء و الفقراء و المساکین یا حنان یا منان یا ذا یا ذالجود و الاحسان تقبل منا یا کریم و عافنا و اعف عنا و اغفرلنا ذنوبنا و ارحمنا و علی الاسلام و الایمان و الکتاب و السنۃ جمیعا توفنا و انت راض عنا و اغفرلنا و لوالدینا و لامۃ محمد اجمعین یا ارحم الراحمین و صلی وسلم علی محمد سید الانبیاء و المرسلین و آلہ الطیبین و اصحابہ الطاہرین

مقدمہ مشتمل دو فصلونپر فصل پہلی بیچ بیان محافظت زبان کے بدگہانے فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ۵ یعنے اور بد نکہو پیٹہ پیچہے ایک دوسرے کو بہلا خوش لگتا ہی تم میں کسیکو کہ کہاوے گوشت اپنے بہائی کا جو مردہ ہو سو گہن آوے تمکو اس سے اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ معاف کرنیوالا ہی مہربان **ف** غیبت بلائی عظیم ہی گویا ایک بجلی ہی کہ جلادیتی ہے

یعنے نابود کردیتی ہی طاعات کو جیسا کہ منقول ہی یعنے ہر رگو ست کہ مثال اوس شخص کی
کہ غیبت کرتا ہی لوگونکی مانند مثال اوس شخص کے ہی کہ کھڑی کرتا ہی منجنیق پس پھینکتا
ہی سیاہ پتہر اوسکے نیکیاں اپنی مشرق اور مغرب کی طرف اور دائین اور بائین اور آیا ہی کہ
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کسنے کہا کہ فلانے شخص نے غیبت کی تمہاری پس بھیجا
اونہوں نے اوسکو طباق بہری کہجور سے اور کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہی کہ تو نے بطریق تحفہ
کے بھیجیں مجھکو نیکیاں اپنی پس چاہا میں نے کہ کچھ بدلا اوتاروں میں اوسکا منہاج ان
امام غزالی اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے أتدرون ما أكثر ما يدخل
الناس الجنة تقوى الله وحسن الخلق أتدرون ما أكثر ما يدخل
الناس النار الأجوفان الفم والفرج یعنے کیا جانتے ہو تم اوس چیز کو کہ بہت
داخل کریگی لوگونکو جنت میں وہ ڈر اللہ کا ہی اور اچھا خلق کیا جانتے ہو تم اوس
چیز کو کہ بہت داخل کریگی لوگونکو دوزخ میں وہ دو خالی چیز ہیں منہہ اور ستر
اور فرمایا سباب المسلم فسوق وقتاله كفر یعنے برا کہنا مسلمان کا فسق
ہی اور مار ڈالنا اوسکا خصلت کفر کی ہی سفیان صحابی نے کہا کہ عرض کیا میں نے کہ یا
رسول اللہ کس چیز سے بہت ڈرتے ہیں آپ مجھپر کہا سفیان نے پس پکڑی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا یہ اور فرمایا ليس المؤمن
بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذي نہیں ہی شان مومن کی
بہت طعن کرنا اور نہ بہت لعنت کرنی اور نہ سخت کہنا اور نہ بیہودہ کہنا ۔ اور فرمایا
کہ جو کوئی کسی چیز کو لعنت کرتا ہی اور وہ چیز لائق لعنت کے ہوتی نہیں تو وہ لعنت کہنے
والے ہی پر پڑتی ہی ۔ کہا عقبہ نے کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس عرض کیا
۱۱ میں نے کہ کیا ہی سبب نجات کا پس فرمایا آپ نے أمسك عليك لسانك وليسعك
بيتك وابك على خطيئتك یعنے تابعدار کر اپنا زبان اپنی کو اور بیٹھا رہ تو
گھر اپنی میں اور رویا کر اپنے گناہوں پر اور فرمایا من صمت نجا جو چپکا رہتا
ہی بچا وہ اور بیہودہ سے بچا سب مانی اور فرمایا مقام الرجل للصمت

اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً مرتبہ آدمی کا ساتھہ جیب رہنیکے افضل ہے
ساٹھہ برسکی عبادت سے ہو آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایکدن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے پاس اسحالمین کروہ کھینچ رہی ہے زبان اپنی پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ مت کرو یہ بخشا اللہ
نے تجکو پس کہا اونکو ابو بکر نے کہ اسنے داخل کیا ہی مجھے بہت ہلاکت کی جگہون مین ٭
ایک دو شخصون نے نماز پڑہی ظہر کی یا عصر کی اور تہے وہ روزہ دار پس جبکہ پڑہ چکے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نماز فرمایا کہ پہیرو وضو اپنا اور نماز اپنی تم دونو اور پورا کرو روزہ اپنا یعنے توڑ ڈالو
اور قضا کرو اوسکو اور دن کہا دونون نے کیون یا رسول اللہ فرمایا کہ غیبت کی تمنے فلانیکی
اور فرمایا اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنے غیبت زیادہ گناہ رکہتی ہی زنا سے عرض کیا
صحابہ نے کہ یا رسول اللہ اور کیونکر غیبت زیادہ گناہ رکہتی ہی زنا سے فرمایا کہ تحقیق آدمی البتہ
زنا کرتا ہی پہر توبہ کرتا ہی پس بخشتا ہی اللہ اوسکو اور تحقیق غیبت کرنیوالا نہین بخشش کیجاتی
اوسکی یہانتک کہ بخشے غیبت اوسکو جسکی غیبت کی ہی **اور** فرمایا اِنَّ مِنْ اَرْبَی الرِّبٰوا
الْاِسْتِطَالَۃَ فِیْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَیْرِ حَقٍّ یعنے بڑی بیازونکا بیاز زبان درازی ہی بیچ
آبروی مسلمانکے ناحق ٭ چڑہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر پہر پکارا بلند آواز سے پس
فرمایا ای جماعت اون کی کہ اسلام لائے ساتھہ زبان اپنی کی اور نہین پہنچی ایمان اونکے دلکی طرف
نہ ایذا دو مسلمانونکو اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ ڈہونڈہو عیب اونکے پس تحقیق جو کوئی
ڈہونڈہتا ہی عیب اپنے بہائی مسلمان کا تو ڈہونڈہتا ہی اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈہونڈہتا ہی
اللہ عیب رسوا کرتا ہی اوسکو اگرچہ درمیان گہر اپنے کے ہو ٭ **اور** فرمایا رسولخدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے لَمَّا عُرِجَ بِیْ رَبِّیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَھُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ یَخْمِشُوْنَ
وُجُوْھَھُمْ وَصُدُوْرَھُمْ فَقُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَاۗءِ یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ ھٰؤُلَاۗءِ الَّذِیْنَ
یَاْکُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَیَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِھِمْ یعنے جب اوپر لیگیا مجھکو رب میرا
یعنے شب معراج مین تو گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکے ناخن تہے تانبے کے نوچتے تہے موہنہ اپنے
اور سینے اپنے پس کہا مینے کون ہین یہ ای جبرئیل کہا یہ وہ ہین کہ کہاتے ہین گوشت لوگونکا
اور پڑتے ہین آبروریزی اونکی مین یعنے غیبت کرتے ہین اور گلہ بیان کرتے تہے ٭ بیت

حدیث مشکوٰۃ میں سے لکھی گئیں اور سوائے اسکے بہت حدیثیں ہیں ریا کی اور تقویٰ کی بہت
میں خود دعویٰ اسلام کا کرنا سواے اسکو دور کرنا چاہیے اور ایمان کو محفوظ رکھیے دیکھو تم
سے مخصوص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اچھے لوگوں کے رہ گئے ہیں اور اس حدیث کو
پیش نظر کیے رہو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ
وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ
الْأَعْلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى بِئْسَ الْعَبْدُ
عَبْدٌ عَتَا وَطَغَى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا
بِالدِّينِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ
يَقُودُهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ یعنی برا
بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنے کو اچھا جانا اور تکبر کیا اور بھول گیا کبیر متعال کو یعنی اللہ تعالیٰ کو برا بندہ
ہی وہ بندہ کہ قہر کیا لوگوں پر اور حد سے بڑھ گیا اور بھول گیا جبار اعلیٰ کو برا بندہ ہی وہ بندہ کہ
بھولا امور دین کو اور مشغول ہوا بعیاشیہ اور عیش اور بھول گیا قبروں کو اور بوسیدگی کو برا
بندہ ہی وہ بندہ کہ تمرد کیا اور حد سے بڑھ گیا اور بھول گیا ابتدا اپنی اور انتہا اپنی برا بندہ
ہی وہ بندہ کہ طلب کرتا ہی دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ فریب دیتا ہی دین کو
ساتھ شبہات کے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طمع لیجاتی ہی اوسکو اہل دنیا کے دروازے پر برا بندہ ہی
وہ بندہ کہ خواہش نفسانی گمراہ کرتی ہی اوسکو برا بندہ ہی وہ بندہ کہ حرص اور رغبت دنیا کی
ذلیل کرتی ہی اوسکو

فصل دوسری

قولہ ... بندہ کے
کو نسبت صحابی ...
... کرتا
اوسے پیغمبر خدا ... اگرچہ
اس درمیان میں ارتداد ہی متخلل ہوا ہو جیسا کہ اشعث بن قیس کے حق میں کہتے ہیں
قول بہت صحیح یہی ہی پھر بھی جانا جاتا ہی صحابی ہونا اوسکا ساتھ تواتر کے جیسے ابوبکر
اور عمر رضی اللہ عنہما کے یا بھی جانا جاتا ہی ساتھ خبر مشہور کے یا ساتھ کہنے صحابی کے
... کہ میں صحابی ہوں جو ثقہ ہو

عدل اور صحابی سب عدل ہین مطلق بموجب ظاہر کتاب اور سنت اور اجماع معتبر کے
اور بعضون نے شرط کیا ہی صحابی ہونیکے لیے طول صحبت کو ساتھ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے کہ وہ خدمت بابرکت مین بہت حاضر رہا ہو اور سیکھا ہو علم حضرت سے
اور حاضر ہوا ہو غزوات مین اور کمتر مدت اوسکے چھ مہینے کہے ہین لیکن دلیل چھ مہینونکی
معلوم نہین واللہ اعلم اور جاننا چاہیے کہ اسمین شبہہ نہین کہ غالب ہی مرتبہ اونکا کہ اکثر
حضرت کی خدمت مبارک مین حاضر رہا اور جہاد کیا حضرت کے ساتھ اون لوگون پر کہ نہین
رہے اکثر حضرت کی خدمت بابرکت مین اور حاضر نہین ہوئے کسی جہاد مین اور نہین دیکھا
آنحضرت کو مگر ایک نظر دور سے اور کلام نہین کیا اونسے مگر کم یا دیکھا حالت طفولیت
مین اگرچہ شرف صحبت حاصل ہی سبکو **اور** شرح السنہ مین ہی کہ کہا ابو منصور بغدادی نے
کہ ہمارے علما کا اجماع ہی اسپر کہ افضل اونکے خلفاء اربعہ ہین بحسب ترتیب خلافت کے
پھر باقی عشرہ مبشرہ سے پھر بدری پھر احد کے پھر بیعت الرضوان کے پھر وہ کہ اونکو مرتبہ ہی
اہل عقبتین سے کہ انصار مین سے ہین اور ایسے ہی سابقون اولون اور وہ وہ ہین کہ نماز پڑہی
اونہون نے قبلتین کی طرف یعنی کعبہ اور بیت المقدس کیطرف اور معاویہ رضی اللہ عنہ عدول
فضلا اور صحابہ خیار سے ہین اور لڑائیان جو بیچ اونکے ہوئین ہین تو ہر جماعت
کو شبہہ کہ اعتقاد رکہتے تہے صواب پر ہونے اپنی کا اور سبب اسکے سب تاویل کرتے تہے
اپنی لڑائیون پر اور نہین نکل گیا کوئی اونمین سے عدالت سے بسبب اسکے کہ وہ مجتہد تہے اختلاف
کرتے تہے مسایل مین اور نہین لازم آتا اس سے نقص کسیکا اونمین سے غرضکہ طریقہ اہل
سنت وجماعت کا یہ ہی کہ زبان اونکی گفتگو سے بند رکہین کہ سوای خیر کے کچھ نکہین اگرچہ
برخلاف خیر کے منقول ہو تو اوس سے چشم پوشی کرین کہ سلامتی اسمین ہی **اور** شرح
مسلم مین ہی کہ برا کہنا صحابہ کا حرام ہی اور اکبر فواحش سے اور مذہب ہمارا اور جمہور کا
یہ ہی کہ برا کہنے والا انکا تعزیر دیا جاوے اور کہا بعضے مالکیہ نے کہ وہ قتل کیا جاوے اور
کہا قاضی عیاض نے کہ برا کہنا کسیکا صحابہ مین سے کبائر سے ہی اور تصریح کی ہی اصحاب ہمارے
نے کہ قتل کیا جاوے آدمی بسبب برا کہنے شیخین رضی اللہ عنہما کے اور کہا [illegible] ٥

والنظار میں ہی کہ جو کہا شیخین رضی اللہ عنہما کا و لعنت کری اونکو کفر ہی اور اگر تفضیلت
دی علی رضی اللہ عنہ کو اوپر تو وہ مبتدع ہی کہ انکی الخلافۃ صدیق اور رسالت کردی میں ہی کہ کافر
ہوتا ہی جسکا منکر ہے ان دونوں کی خلافت کا یا دل بغض رکھے ان سے اور دوست رکھے اہل
بیت کو اور اگر دوست رکھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زیادہ اون سے تو نہیں باعث مواخذہ کا سبب
[illegible] اور شاید کہ وجہ انکی تخصیص کی اسلئے ہی کہ وارد ہوئی ہیں انکی فضل میں [illegible] بہتیری
اور تخصیص کی حاجت کر بلحدہ باب میں جیسے کہ آویگی یا اسلئے کہ خارجی جو ہی انکی عداوت پر
بخلاف خوارج ہیکہ ہیچ ہیں [illegible] عثمان اور علی اور معاویہ وغیرہ رضی اللہ عنہم کے واللہ اعلم ع
رح جلیہ قدوۃ المحققین سند المحدثین مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے لکھا ہی کہ کلام
ترجمہ باب [illegible] خلافت صدیق اکبر کے اور رد کی کیا تو بھی لکھا ہی کہ جو کوئی کافر ہے
حضرت صدیق کی خلافت کا وہ منکر اجماع قطعی کا ہے اور وہ [illegible] فتاوی عالمگیری
میں کہا ہی کہ الرافضی اذا کان یسب الشیخین و یلعنهما العیاذ باللہ
فہو کافر و ان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالی وجہہ علی ابی بکر
رضی اللہ تعالی عنہ لا یکون کافرا و لکنہ مبتدع و لو قذف عائشۃ
رضی اللہ تعالی عنہا بالزنا کفر باللہ اور یہ بھی عالمگیری میں ہی ہی انکا یا من
انکر خلافۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ فہو کافر علی قول بعضهم و قال بعضهم
وهو مبتدع و لیس بکافر و الصحیح انہ کافر و کذلک من انکر خلافۃ
عمر رضی اللہ عنہ فی اصح الاقوال و یجب اکفارهم الروافض فی قولهم
برجعۃ الاموات الی الدنیا و بتناسخ الارواح الی ان قالوا و هؤلاء
القوم خارجون عن ملۃ الاسلام و احکامهم احکام المرتدین ۔
تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز رحمۃ اللہ کا اور یہ مسئلہ مظاہر حق شرح مشکوۃ کی میں
مفصل لکھا گیا ہی اور کتاب تذکرۃ الاخوان میں ہی جاننا چاہیے کہ اصحاب ذکر کیے
ہیں کہ جو حضرت کی صحبت مبارکت میں حاضر ہوئے اور دولت اسلام سے مشرف ہوئے اور اسلام
ہی کے عقیدہ پر وفات پائی ہر جو بہت دن حضرت کی صحبت میں حاضر رہے وہ افضل ہیں

اور

اونسے کہ جو کم صحبت میں رہے اور ثنا اور صفت و خوبیان اونکی قرآن اور حدیث سے
ثابت ہین چنانچہ اب آگے مذکور ہوتی ہین انشاء اللہ تعالی پس اونسے محبت رکہنی اور اونکی
راہ پر چلنا ایمانکی علامت ہی اور جو کوئی اونکو معاذ اللہ لعن اور طعن کرے یا برا جانے
اوسنے گویا قرآن و حدیث کا انکار کیا اوسکا ٹہکانا دوزخ ہی اور ظاہر ہی کہ اللہ تعالی
مالک خالق سبکا ہی اوسکی محبت رکہنی اور اوسکے حکم پر چلنا فرض ہی اور اوسکا حکم ہی
کہ میرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت رکہو اور اونکے کہنے پر چلو پس حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت فرض عین ہوی اور حضرت صحابہ کیسی محبت
رکہتے تہے اور آپنے اونسے محبت رکہنے کی کیسی تاکید کی چنانچہ آگے حدیثونسے یہہ بات
معلوم ہوگی پس قطع نظر اور دلیلونسے جسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت صادق
ہوگی وہ اونسے بہی محبت رکہیگا جیسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے محبت رکہی ہی
اور یہہ بات یقینی ہی کہ جو مسلمان حضرت کے ساتہہ رہتے تہے اور ہر صلاح و مشورہ میں شریک
ہوتے تہے اور دین و اسلام اونہین کی کوششسے جاری ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت میں بہی اور بعد حضرت کے بہی گویا وہ لوگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے کام میں
مددگار تہے اور جو صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر کے تہے بیبیان اور اولاد
اور نواسے وغیرہ اون سے حضرت کو محبت تہی بلکہ سارے مکہ اور مدینہ کے مسلمانونسے
بلکہ سب سے محبت تہی تو جسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوگی وہ اونسے بہی محبت
رکہیگا اور ان اصحاب اور اہلبیت کی تعظیم کریگا اور راہ اور طریقہ انکا اختیار کریگا
پہر جسقدر اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت زیادہ ہوگی اوسیقدر انسے
بہی اوسکو محبت زیادہ ہوگی اور جاننا چاہیے کہ معاذ اللہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اصحاب یا اہلبیت برے ٹہرین تو مسلمانی کا دین ہی جہوٹہا ٹہرے کیونکہ
قرآن و حدیث مسلمانی کی بنیاد اونہین کے واسطے سے پچہلے لوگونکو پہنچی پہر اگر وہ برے تہے
تو اونکی تباہی ہوتے قرآن و حدیث کا کیا اعتبار اور جب قرآن و حدیث ہی اعتبار رہونے تو
دین مسلمانی سب جہوٹہہ ٹہرا پس جو شخص اونکو برا جانے وہ گویا اپنی آپکو مسلمان نہین

جانا اور سب اصحاب کا انکار کرنا ہی بلکہ دین اسلام کا انکار کرنا ہی اور صحابہ کی آیات کی
خوبیاں اور بڑائی قرآن و حدیث میں بہت مذکور ہیں یہاں کئی آیتیں اور حدیثیں صحابہ
کی فضیلت میں مذکور ہوتی ہیں عقیدہ درست کرنیکو اسقدر بھی کافی ہی **باب پہلا**
ج باب اون آیتوں کے کہ صحابہ کرام کی فضیلت میں نازل ہوئیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ فتح
میں مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ
تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ
مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ كَزَرْعٍ
اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ
لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ
مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۞ یعنی محمد رسول اللہ کا ہی اور جو اوسکے ساتھ ہیں سخت
ہیں کافروں پر مہربان ہیں اور محبت رکھتے ہیں آپس میں تو دیکھے اونکو رکوع کرتے اور سجدہ
کرتے ہوئے ڈھونڈتے ہیں فضل اللہ کا اور اوسکی خوشی نشانی صلاح اونکی اونکے منہ پر ہی
سجدے کے اثر سے یہہ جو مذکور ہوئی مثال ہی اونکی توریت میں اور مثال اونکی انجیل میں جیسے
کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اوسکی کمر مضبوط کی یعنی قوی کیا اوسکو پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا
اپنی جڑ پر خوش لگتا ہی کھیتی والوں کو مشابہت دی گئی اسطرح تاکہ جلاوے اونسے جی کافروں کا
وعدہ دیا ہی اللہ نے اونمیں سے جو یقین لائے اور کئے بھلے کام مغفرت کا اور بڑے ثواب
کا ۞ **ف** یہہ آیت اللہ نے صفات حضرت کی شان میں نازل کی اور اسمیں حضرت کے
یاروں کی ظاہر و باطن کی خوبیاں بیان فرمائیں تاکہ مخالفوں پر حجت ہو کہ ایسے لوگ حضرت
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے رفیق ہیں اور جسکے رفیق دائم صلاح پر ایسے ہونگے وہ شخص
خود اعلی درجہ کا خدا پرست اور نیکوکار ہوگا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کی صحبت ایسی چوکھی کہ اوسکے سب لوگ ایسے نیک ہوگئے سو اس آیت میں
حضرت کے اصحابوں کی خوبیاں ظاہر کیں کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رفیق ہیں
اور ساتھ موجود رہتے ہیں اور کافروں پر زورآور اور سخت ہیں اور آپسمیں ملائم ہیں اور

وبامحبت اور ہمیشہ نماز مین مشغول رہتے ہین اور اونکے چہرونپر اسد کا نور ہی سجدے کے سبب
سے کہ ہزارونمین پہچانے پڑتے ہین اور باطن کی خوبی یہہ کہ یہہ صرف اسد کی رضا مندی کے
واسطے ہی اور اسد کا فضل چاہتے ہین ملک و دولت و دنیا نہین چاہتے یعنے اونکی نیتمین ریاکاری
اور تقیہ شعار نہین ہین اور نفاق نہین رکہتے اور سابق سے اسد تعالی نے توریۃ و انجیل مین
اونکے مثال لکہی کہ جیسے بیج بویا جاتا ہی جب اوس سے کہیتی جمتی ہی اور درخت اوسکے
موٹے اور بڑے ہوتے ہین تو کہیتی والے دیکہکر خوش ہوتے ہین اور اونکے دشمن ناخوش
ہوتے ہین اسیطرح یہہ پہلے ایک دو مسلمان تہے پہر زیادہ ہوتے گئے اور اسلام کو صحابونسے
قوت بڑہتی گئی پہر جب اسلام کو قوت ہوئی تو اسد اور رسول خوش ہوئے اور کافر ناخوش ہوئے
اور غصے مین آئے سو یہہ حضرت کے اصحاب اسد تعالی نے اسیواسطے ایسی ظاہر و باطن کی خوبیون
والے بنائے تا انکو دیکہکر کافرونکا جی جلے اور اگر ان اصحاب سے کچہہ گناہ بہی ہوئے تو آخرت
مین وہ گناہ معاف ہوکر ثواب عظیم اونکو ملیگا تو وہان زیادہ اونہی کافرونکا جی جلیگا جو
اونکے دشمن تہے اصحاب کو انعام و اکرام ہوگا اور خود وہ کافر دوزخمین جلتے ہونگے ہرچند
اس آیت مین سب اصحاب کی تعریف ہی مگر یہہ چار باتین جو بیان کین کہ الذین معہ یعنے معمر کے
ساتہہ رہنا اور اشدآء علی الکفار یعنے کافرونپر سخت اور زبردست اور رحمآء بینہم یعنے
آپسمین رحم دل اور تریہم رکعا سجدا یعنے نماز مین مشغول رہنا سو یہہ چارون باتین چارون خلیفون
مین بالخصوص بہی مخصوص تہین چنانچہ حضرت ابوبکر ابتدا عمر سے حضرت صلی اسد علیہ وسلم کے
ساتہہ رہے خصوصا غار مین ساتہہ دیا اور ہجرت مین رفاقت کی اور بعد مرنیکے بہی حضرت
صلی اسد علیہ وسلم کے پاس ایک جگہہ مین دفن ہوئے پس الذین معہ کی حقیقت اونپر خوب ثابت
ہوئی اور کافرونپر سخت ہونا حضرت عمر کا مشہور و معروف ہی جس روز یہہ مسلمان ہوئے اوس روز
جماعت سے مسلمانون نے نکلکر نماز پڑہی اوس سے پہلے مسلمان کافرونکے خوف سے نماز چہپ کر
پڑہتے تہے اونکے مسلمان ہونیسے مسلمانونکو قوت ہوئی اور کافر ڈر گئے اور انکی خلافت مین
کافرونکے ہزار شہرونمین مسلمانونکا عمل ہوا اور دین اسلام جاری ہوگیا تو اشداء علی
الکفار کا مطلب حضرت عمر مین خوب پایا گیا اور مسلمانونپر رحم دلی حضرت عثمان رضی اسد عنہ مین

ظاہری کرے اور لوگوں نے غلبہ کیا تو اوسوقت کم و بیش دو ہزار غلام مسلح حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے موجود تھے آپنے اوسیوقت اونکو آزاد کیا اور فرمایا کہ میں نہیں چاہتا
کہ مسلمانوں پر کوئی شخص میرے سبب سے تلوار کھینچے اگرچہ میں جان سے مارا جاؤں چنانچہ وہ سب
غلام چلے گئے اور بلوائیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اور آپنے اونسے مقابلہ
نکیا تو رحماء بینھم کا وصف اونمیں خوب ظاہر ہوا اور عبادت میں مشغول رہنا حضرت علی
رضی اللہ عنہم کا کمال کے درجہکو پہنچا کہ عین سجدہ کی حالت میں شہید ہوئے پس تراھم رکعا
سجدا انکا بیان ہوا پھر اگر غور کیجئے تو ہر ایک میں یہ چاروں صفتیں بخوبی تھیں اور حقیقت
سیکی سے دی اللہ تبہی غرضکہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں
کے ظاہر و باطن دونوں نیک تھے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ عنایت اللہ تعالے کا فضل اوس پر متوجہ تہا
کہ تورات انجیل میں بہی اونکی خوبیاں اور اونکا ذکر بیان ہو گیا تہا اور یہہ خود فرمایا اللہ تعالے
کہ ہمنے اون اصحابوں کی ایسی مشابہت دی اسواسطے کہ تا اونکے سبب سے کافروں کا جی
جلے اور کافر غصہ میں آویں تو اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اصحابوں کی خوبیاں اور نیکیاں اور تعریفیں سنکر جل اوٹہے وہ کافر ہی اللہ کی درگاہ سے
راندہ گیا اور مردود ہی سبحان اللہ جو کوئی اللہ کے مقبولوں کے دوستوں یاروں سے دشمنی کرے
وہ کیونکر نہ اللہ کی درگاہ سے راندہ جاوے اور یہہ بہی اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی صحابی
اگر کچھہ گناہ کا کام بہی ہو گیا تو وہ معاف ہی کسواسطے کہ خدا تعالی نے وعدہ کیا ہی معاف
کریگا * تذکرۃ الاخوان باقلاع عن المعاصی * جیسے بیان فرمایا اشداء علی الکفار
رحماء بینھم ایسیہی سورہ مائدہ میں فرمایا اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ اور دوست اکی ہمتی کا
کفار پر یہانتک ہیبت بہی کہ جیا تہے اسے کہ اونکو کفار کے کپڑوں سے لگ جانیسے اور آپسے
مومنوں کا جانبی تہے اوسکے بدنوں سے لگ جانیسے اور آپس کے اخلاص و محبت کی یہہ نوبت تہی کہ
ایک مومن دوسرے مومن کو دیکہتا تو سلام و علیک کرتا اور مصافحہ کرتا اور نہایت اظہار
محبت کرتا اور سیماھم فی وجوھھم الخ کی تفسیر میں عطار سے منقول ہی کہ روشن و نورانی تہے چہرے

اونکے لیے بہت نماز پڑہنے اونکے راتونکو بسبب فرمانے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مَنْ کَثُرَ صَلٰوتُہٗ بِاللَّیْلِ حَسُنَ وَجْہُہٗ بِالنَّہَارِ * یعنے جو کوئی نماز بہت پڑہتا ہی اوسکو خوبصورت ہوتا ہی چہرہ اوسکا دنکو * اور وَمَثَلُہُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ اخر کی تفسیر میں بعضے مفسروں سے منقول ہی کہ انجیل میں لکہا ہی کہ قریب ہی کہ نکلیگی ایک قوم نشوونما پاوینگے مانند نشوونما پانے کہیتی کے حکم کرینگے اچہی باتونکا اور منع کرینگے بری باتونسے اور عکرمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہی اَخْرَجَ شَطْأَہٗ یعنے نکالا کہیتی نے پٹہا اپنا ساتہہ ابی بکر رضی اللہ عنہ کے فَآزَرَہٗ یعنے پہر اوسکی کمر مضبوط کی ساتہہ عمر رضی اللہ عنہ کے فَاسْتَغْلَظَ یعنے پہر موٹا ہوا ساتہہ عثمان رضی اللہ عنہ کے فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یعنے کہڑا ہوا اپنی جڑ پر ساتہہ علی رضی اللہ عنہ کے اور یہہ مثال ہی کہ بیان کی اللہ تعالی نے ابتدا امر اسلام کی اور ترقی اوسکی زیادتی میں یہانتک کہ قوی ہوا اور مستحکم ہوا اسلام اسلیئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اوٹہے رسالت کے پہنچانیکے لیئے تن تنہا پہر قوی کیا اونکو اللہ تعالی نے بسبب اون لوگونکے کہ ایمان لائے ساتہہ اونکے جیسیکہ قوی کرتا ہی کہیتی کے پہلے پٹہکو وہ پٹہے کہ نکلتے آتے ہین اوسمین سے اور لپٹے جاتے ہین یہانتک کہ خوش لگتا ہی کہیتی والونکو اور یہہ آیت رد کرتی ہی رافضیونکے قول کو کہ وہ کہتے ہین کہ صحابہ کافر ہوگئے تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلیئے کہ وعدہ اونکے لیئے مغفرۃ کا اور اجر عظیم کے ملنے کا نہیں ہوا اگر اوسی صورت مین کہ وہ مرتے دم تک اسلام پر ثابت رہے × مل × یہہ مثال کہیتی کی مثال اصحاب کی ہی کہ اول تہوڑے اور ضعیف تہے اور رفتہ رفتہ بہت اور غالب ہوے اور یہہ قوی کرنا خدا کا اونکو اس جہت سے ہوا کہ کفار اونکے سبب سے غصہ مین آوین بسبب حسد کے کہ اونپر رکہتے تہے اور لکہا ہی مفسرون نے کہ آیۃ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّاءُ الخ صفت تمام صحابہ کی ہی اور ساتہہ ہر کلمہ کے اشارہ شخص معین کی طرف بہی ہی صحابہ مین سے چنانچہ کلمہ مَعَہٗ کا اشارہ ہی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف کہ اِذْ ہُمَا فِی الْغَارِ دلیل اوسکی ہی اور لفظ اَشِدَّاءُ کنایہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کوئی شخص سختی کفار کے ساتہہ اونکے برابر نہیں رکہتا تہا اور لفظ رُحَمَاءُ اشارہ ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کہ رحم و مہربانی اونکی مشہور ہی اور رُکَّعًا سُجَّدًا اشارہ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کہ اکثر اوقات نماز مین رہتے تہے اور یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا باقی عشرہ مبشرہ ہین اور بقیہ لئے تمام صحابہ ہین *

اور امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ عجب ہی اس آیت سے کہ جو کوئی اصحاب پر غصہ کرے

اور ایسے بعض رکھنے والے کفار میں ہیں اور امام مالک نے بھی انسو لوگوں کو کافر کہا ہے موجب اسی آیت کے
اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل میں حدیثیں بہت آئی ہیں کہ اون میں سے کچھ بیان کی ہیں کہ فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے من مات من اصحابی بارض کان نورھم وقائدھم یوم القیمۃ
یعنے جو کوئی مرے میرے صحابہ میں سے کسی زمین میں ہوگا وہ نور اونکا اور سردار اونکا روز قیامت کے
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا بعدی
فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذاھم
فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ
یعنے ڈرو اللہ سے میرے صحابہ کے حق میں ڈرو اللہ سے میرے صحابہ کے حق میں مت کرو اونکو نشانہ
بعد میرے پس جو کوئی اونکو دوست رکھیگا اونکو بسبب محبت میری کے دوست رکھیگا اور جو کوئی
بعض رکھیگا اونسے بسبب بغض میرے کے بغض رکھیگا اونسے اور جو ایذا دیگا اونکو پس تحقیق ایذا دی
اوسنے مجکو اور جسنے ایذا دی مجکو پس تحقیق اوسنے ایذا دی اللہ کو اور جسنے ایذا دی اللہ کو پس قریب ہے
یہ کہ مواخذہ کریگا اوسکا اللہ تعالیٰ اور ایک آیت میں من یشاقق الرسول تعالیٰ نے بہی ارشاد فرمایا ہے
صحابہ کے حق میں یعنے جسنے برا کہا اونکو پس تحقیق برا کہا اوسنے مجکو اور محبت اونکی محبت رسول کی ہی اور
بغض اونکا بغض رسول کا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینی اور اونکو ایذا دینی خدا کو ایذا دینی
ہی اور برا کہا اونکو برا کہنا حضرت کا ہی عیاذا باللہ اور بیہقی یقین ہی لا اسلام کفر ہی
محمد کرتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے برا کہنے والے کی تقول بیقین یہی ہے کہ قتل کیا جاوے اور حکم یہی
ہے اوسکے لیے اور فتح القدیر میں لکہا ہی جسنے بغض کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوا
مرتد پس برا کہنے سے بطریق اولی مرتد ہوگا پھر قتل کیا جاوے اور اوسکے ہمارے نزدیک اور توبہ اوسکی
پھر نہیں قبول ہوتی اوسکی بیچ اسقاط قتل کے اور ہیچ مذہب کے اس طرح کہ ساتھ کے لایا ہی کہ نسبت صحیح ہی
ہوجانے والے گناہگار ہوجاوے اور اسکا نسبت برا کہنے نبی علیہ السلام کے صحیح ہی کہ پس وہ قتل کیا
جاوے اور معاف نہ کیا جاوے اور اسیطرح ہی فتاوی بزازیہ میں اور کتاب تنویر میں یہی ہی
الشیخین ولعنھما کفر ویجب قتلہ یعنے برا کہنا شیخین کا اور لعنت کرنی اونکو کفر ہی
اور واجب ہی قتل اوسکی برا کہنے والے اور لعنت کرنیوالے کا اور حکم برا کہنے اور بغض رکھنے کا حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم سے بہی ایسا ہی ہی چارون اماموںکے نزدیک کافر ہوجاتا ہی اورقتل
کرنا اوسکا واجب ہی اور بیچ برا کہنے تمام صحابہ کے بہی امام احمد اور امام مالک متفق ہین
کفر اور قتل پر مانند مرتد کے بحسب روایت مشہور کے چنانچہ یہہ کتاب اقناع مین کہ فقہ
حنبلی کی ہی ترغیب وغیرہ سے نقل کیا ہی اور ایک روایت امام احمد سے ہی کہ وہ فاسق
ومبتدع ہی اور قتل کرنا تو بہی لازم ہی اور مذہب شافعی مین بہی حکم مثل حکم دونون
مذہبون کے ہی پس ہر مسلمان کو برا کہنے اور بغض رکہنے تمام صحابہ کیسے پرہیز کرنا واجب
ہی اور ذکر اونکا سوائی بہلائی کے نکرے والا ساکت رہے اور انکی آپسکی نزاع کو سپرد
خدا تعالیٰ کے کرے اور اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہی کہ روز قیامت کے انکی آپسکی کی نزاع کو
انکے سینون سے نکالڈالینگے ہم اور سوای شفیق کے آپسمین رہینگے **معالم وبحر
العلوم** نادر نامہ مین لکہا ہی کہ نادر شاہ نے ملا باشی سے آیۃ کریمہ وَالَّذِيْنَ
مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ الخ کا حال پوچہا کہ یہہ کسکی شان
مین نازل ہوئی ہی ملا باشی نے عرض کیا کہ علماء امامیہ کہتے ہین کہ یہہ تمام صفتین مخصوص
ذات معدن البرکات جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کے ہین اور فرقہ سنت وجماعت کہتے
ہین کہ ہر صفت ان صفات حمیدہ مین سے بیچ شان ایک ایک کے صحابہ کبار سے نازل ہوئی اور ضمیر
جمع اور تعداد صفات موافق اشخاص کیکو مددگار حجت اپنی کا کرتے ہین نادر شاہ نے
پوچہا کہ توریت وانجیل عالم مین موجود ہین عرض کیا لوگون نے کہ ہین نادر شاہ نے اس مسئلہ
کے تحقیق کرنیکو موقوف اوپر شہادت کتابون آسمانی کے چہوڑکر مقرر فرمایا کہ مرزا مہدی
اصفہانی کوکب تخلص اہل توریت وانجیل کے وطنون مین جاکر دونو کتابونکو فارسی مین
ترجمہ کرکر حضور مین لاوے چنانچہ مشار الیہ روانہ منزل مقصود کا ہوا اور بادشاہ کے ڈرسے
شب وروز مشغول امر مامور کا ہوا جن دنومین کہ بادشاہ شہر قزوین مین اقامت رکہتا تہا
مرزا مہدی ترجمہ دونون کتابونکا بادشاہ کی خدمت مین لایا چونکہ اون دنومین بادشاہ
مصروف اور متوجہ طرف تسخیر داغستان کے تہا مباحثہ اور تحقیق کرنے مسئلہ مذکور کو موقوف اوس
وقت پر رکہا اور بعد پہرنیکے داغستان سے نجف اشرف مین فضلای فریقین کو بلایا

اور علمائی نورت و انحسل کو بہی واسطے ثابت کرنے حقیت کے اور ادای شہادت کے
محفل مباحثہ کی میں حاضر کیا بعد از قیل و قال بہت کے اور رد و بدل بسیار کے اہل سنت کے فضلا
اور علماء غالب آئے اور فرمایا کہ مذہب سنیوں کا برحق اور مسلم الثبوت ہی اور اس باب میں
ایک محضر لکہا گیا اور سب کی مہریں کروا کر بعلیس اور سکی اطراف و جوانب کو بہیجیں چنانچہ بوساطت
نواب زکریا خان صوبہ دار لاہور کے ایک نقل محضر کی ہندوستان کو بہی بہیجی اور نادر نامہ مرزا
مہدی کے بیچ وقایع سن گیارانسو چہپن کے لکہا ہی کہ اس سنہ میں مجلس مذاکرہ کی باجماع سموح
اسلام اور فقہائے کرام اور علمائے اسلام تمامی ممالک ایران اور بلخ اور بخارا اور نجف اشرف
اور کربلائے معلے اور حلہ اور بغداد کے مرتب ہوئی بہر طرح مقالات اور اظہار حقایق کے بعد
مقرر ہوا کہ علمای ممالک ایران نے لکہدیا کہ عقیدہ اسلامیہ ہمارا یہ ہی کہ بعد از رحلت حضرت
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے خلافت باجماع امت کے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
اور بعد اوسکے بنص اور نصب جناب موصوف کے جناب فاروق اعظم عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ پر
اور بعد اوسکے بمشورہ اور اتفاق اصحاب کے ذو النورین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر اور بعد اوسکے
امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ پر قرار پائی اور بموجب آیۃ السابقون الاولون من المہاجرین
والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کے اور بتقاضای آیۃ شریفہ لقد رضی اللہ عن
المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبہم کے اور بحسب حدیث شریف اصحابی کالنجوم
بایہم اقتدیتم اہتدیتم کے خلفا برحق ہیں اور طریقہ ربط اور مواصلت کا فیما بین انکے رعایت
کیا گیا تہا اور باہم رسم موافقت کی آمیزش مغایرت اور منافرت سے مسلوک تہی چنانچہ کہ
بعد از رحلت خلیفۂ اول اور ثانی کے جناب مرتضوی سے حال کا سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا
اماما حق قاسطان عادلان کانا علی الحق وماتا علی الحق علی ہذا القیاس بہت سی باتیں ایسی
ہیں کہ اتحاد اور ارتباط باہم پر دلالت کرتی ہیں اور سنہ نو سو چہ ہجری ہوی میں شاہ
اسمعیل صفوی نے خروج کر کے سب ورفض لعنت خلفاء ثلثہ کے شایع کیا ہی اس تحریر پر علمائے
نجف اشرف اور کربلا معلی اور حلہ اور بغداد اور بلخ اور بخارا نے بہی تصدیق اپنی لکہی تمام ہوا
مضمون نادر نامہ کا اور فرمایا اللہ تعالی نے سورہ حدید میں لا یستوی منکم من انفق من

قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا
وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ برابر نہین تم مین جسنے خرچ کیا فتح سے
پہلے اور لڑا یعنے کفار سے اون لوگونکا بڑا درجہ ہی اونسے کہ خرچ کیا اوسکے پیچہے اور لڑے
اور سبکو وعدہ دیا ہی اللہ نے خوبی کا اور اللہ کو خبر ہی جو تم کرتے ہو ۝ **ف** مکہ کی فتح ہونیسے
پہلے اکثر مسلمان محتاج اور کم زور تہے اوسوقت مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے مین بڑا فائدہ ہوا
کہ مسلمانونکی حاجتین روا ہوئین اور کافرون پر دین کا غلبہ ہوا اسواسطے اللہ صاحب کے نزدیک
اون مال خرچنے والونکا اور جہاد کرنیوالونکا درجہ بڑا ہی اکثر مفسرون نے لکہا ہی کہ یہ آیت
حضرت ابو بکر صدیق ہی کے حقمین نازل ہوئی اور جن لوگون نے بعد فتح مکہ کے مال خرچا اور جہاد کیا
وہ کم درجہ والے ہین اون پہلونسے اور بہشتی دونو ہین کہ اللہ نے خوبی کا یعنے بہشت کا دونوسے
وعدہ کیا اس آیہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعضے اصحاب بعضون سے افضل
ہین سبکا مرتبہ برابر نہین مگر بہشتی ہونیمین سب برابر ہین اگرچہ بہشت کے اعلی درجہ مین کوئی ہو
اور کوئی اوس سے نیچے کے درجہ مین جیسے بادشاہ کے وزیر ہوتے ہین کوئی فقط وزیر کوئی وزیر اعظم
مگر مقرب بادشاہ کے دونو ہوتے ہین پس اس آیہ سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے درجے
برابر کسی صحابی کا مرتبہ نہین **تذکیر ف ۲** منقول ہی کہ نزول اس آیہ کا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شان مین
ہی کہ اول مسلمانونکے اور اول خرچ کرنیوالونکے راہ خدا مین ہین حتے کہ تمام مال دیکر ایک کملی مین
رہے تہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ تہا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اونکے پاس ابو بکر
صدیق بیٹہے تہے اس حالمین کہ اوپر ایک کملی تہی کہ سینہ پر دونو کنارے اوسکے ملا کر ایک سیخ اوپر
دی رکہی تہی پس نازل ہوے جبرئیل اور کہا کیا ہی کہ ابو بکر کو دیکہتا ہون اس حالمین کہ اوپر ایک کملی ہی
کہ سینہ پر سیخ سے دونو کنارے ملا رکہے ہین پس فرمایا آنحضرت نے کہ خرچ کیا اسنے مال اپنا مجہپر
پہلے فتح مکہ کے کہا جبرئیل ع نے کہ پس اللہ عز وجل فرماتا ہی کہ کہو اوسکو سلام اور کہو اوسکو آیا راضی ہی تو
مجہسے اپنے اس فقر مین یا خفا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ای ابو بکر بلاشبہ اللہ عز وجل تجہے سلام
فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ آیا راضی ہی تو مجہسے اپنے اس فقر مین یا خفا ہی پس کہا ابو بکر نے کہ آیا خفا
ہونگا مین اپنے رب پر بلاشبہ مین اپنی رب سے راضی ہون یہ نقل کی ہے تفسیر معالم مین ابن عمر سے نقل کی

پیدا ہوئے اسی سبب سے رحم کرے خدا تعالی اوپر اسلام کرنے اور رضا جوئی اوسکی کرنے اوسکے

بعض کئیے والوں کو کسبِ خدا کی شہادت حاصل ہوگی نعوذ باللہ منہ تفسیر بحر العلوم

اور فرمایا اللہ تعالی نے سورہ اعراف میں وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ

یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ

النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ

یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ

الْخَبٰٓىٕثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ فَالَّذِیْنَ

اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ

الْمُفْلِحُوْنَ یعنے میری رحمت شامل ہی ہر چیز کو لکھدونگا اوسکے لیے کہ ڈر رکھتے ہیں میرا اور دیتے

زکوة اور اونکے لیے کہ ہماری آیتوں پر یقین کرتے ہیں جو تابع ہوتے ہیں اس رسول کے جو نبی ہی امی

جسکو پاتے ہیں اپنے پاس لکھا ہوا توریت اور انجیل میں بتاتا ہی اونکو نیک کام اور منع کرتا ہی برے

کاموں سے اور حلال کرتا ہی اونکے واسطے پاک چیزیں اور حرام کرتا ہی اوپر ناپاک چیزیں اور

اوتارتا ہی اون سے بوجھ اونکے اور پھانسیاں جو اوپر تھیں سو جو اوس پر یقین لائے اور اوسکی رفاقت

کی اور مدد کی اور تابعدار ہوئے اوس نور کے جو اوسکے ساتھ اوترا ہی وہی لوگ پہنچے ہیں مراد کو

ف یعنی پاک پروردگار فرماتا ہی کہ میری رحمت سب چیزوں کو شامل ہی یعنے دنیا میں لیکن آخرت

میں وہ رحمت اون لوگوں کے واسطے وہ رحمت لکھدونگا یعنے لازم کر دونگا جو لوگ اس نبی پر

یقین لائے یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور اوسکی توقیر و رفاقت کی کہ ہجرت میں اونکا ساتھ دیا

مکہ سے گھر چھوڑکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کو گئے اور وہ لوگ جنہوں نے

مدینہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جگہ دی اور مدد کی اور قرآن نورانی جو حضرت صلے اللہ علیہ

وسلم کے ساتھ نازل ہوا اوسکے تابع ہوئے اور اللہ سے ڈرتے ہیں اور زکوة دیتے ہیں اور خدا کے

حکم پر یقین کرتے ہیں اور نبی کا حال توریت و انجیل میں دیکھکر نبی پر ایمان لائے کہ وہ نبی

اونکو نیک کام بتاتا ہی اور برے کاموں سے منع کرتا ہی اور پاک چیزیں حلال بتاتا ہی اور

ناپاک چیزیں حرام کہتا ہی اور گناہوں سے بوجھ جو اوپر لدے ہوئے تھے اور بات دادوں کی

رسوم کی بہانسیاں جو اونکے گلیمین تہین اوتار تا ہی سو وہ لوگ مراد کو پہنچے کہ جنتی ہوئے یہہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یارونکا حال ہی کہ وہ سب لوگ حضوصا چار یار ہمیشہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے رفیق رہتے تہے اور مدد کرتے تہے اور دین اسلام اونسے جاری ہوا اور وہ خود
اللہ تعالے سے ڈرتے تہے اور پرہیزگار رہتے اور زکوۃ دیتے اور ہر کام مین خدا تعالی کا حکم مانتے
اور قرآن کی پیروی کرتے سو وہ اصحاب ایمان دار تہے اور اللہ تعالی نے اپنی خاص رحمت اونکے
واسطے لکہدی اور وہ مراد کو پہنچے کہ بیشک جنتی ہوئے پہر اب جو کوئی اونکو برا کہے اور اونپر
طعن کرے تو گویا اللہ تعالی کی رحمت پر طعن کرتا ہی اور اس آیت کا منکر ہی خلاصۃ
التفاسیر اور فرمایا اللہ تعالی نے یعنی سورہ انبیا مین وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ
بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝ یعنی ہمنے لکہدیا ہی
زبور مین ذکر کے بعد کہ آخر زمین کے مالک ہوینگے میرے نیک بندے **ف** یہہ آیت بہی
حضرت کے اصحابونکے حقمین ہی اللہ تعالی نے فرمایا کہ پہلے ہمنے توریت حضرت موسی پر
نازل کی اوسکے بعد زبور حضرت داؤد پر اوتاری سو پہلے توریت مین اور اوسکے بعد زبور مین
ہمنے لکہدیا تہا آگیسے کہ ہمارے اچہے بندے زمین کے وارث اور مالک ہو جاوینگے سو جب
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت
علی رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تب یہہ وعدہ سچا اور پورا ہوا کہ پورب سے پچہان تک انہین کا
حکم ساری زمین کے لوگون پر ظاہر اور باطن جاری ہوا اور آخر وقت مین حضرت امام
مہدی علیہ السلام کا بہی یہی دور ہوتا ہی ٭ اس سے معلوم ہوا کہ یہہ خلیفے اللہ کے خاص
بندے صالح تہے پہر جو کوئی انکو فاسق اور منافق جانے وہ اس آیت کا منکر ہی تذکیر
اور یا زمین سے مراد زمین شام ہی اور زبور بمعنی مزبور یعنی مکتوب کے یعنے جو کتابین کہ نازل
کی گئین انبیا پر اور ذکر سے مراد ام الکتاب یعنی لوح محفوظ ہی اسلیئے کہ سب کچہ اوسی سے
نکالا گیا ہی اور یا زمین سے مراد زمین جنت ہی مل فرمایا اللہ تعالی نے یعنے سورہ حج مین
الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝ یعنے وہ لوگ کہ اگر ہم اونکو

آیت زبوری

آیت تمکین

مقدور دیں ملک میں تو وہ قائم کریں نماز اور دیں زکوٰۃ اور حکم کریں بھلے کام کا اور منع
کریں برے کام سے اور اللہ ہی کے اختیار ہے آخر ہر کام کا **ف** اس آیت سے پہلی آیت میں
اللہ صاحب نے اصحابوں کا ذکر کیا کہ صرف ایمان کے سبب سے اونکو اونکے وطن سے نکالا اون
اصحابوں کی اللہ نے مدد کی پھر اس آیت میں اونکی تعریف کی کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر وہ زمیں پر
حاکم ہوویں تو نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں یعنے نماز اور زکوٰۃ کو رواج کر دیں اور بھلے کام کا
لوگوں کو حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں پھر اونکی حکم کا دنیا میں جاری رہنا یا نہ رہنا
یہ انجام اللہ ہی کے اختیار ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یار مہاجریں
خصوصاً چاروں خلیفے جو کام کرتے تھے اور جو لوگوں کو کہتے تھے وہ کام اللہ تعالی کے نزدیک
مقبول تھے اور یہ جو وعدہ کے طور اللہ تعالی نے اونکو فرمایا تھا سو پورا کیا کہ زمیں پر اونکو حاکم
کیا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ بنایا پھر اونہوں نے جو کام کہ اونکو کہا وہ کام نیک تھا اور جس
کام سے منع کیا وہ کام برا تھا پھر اب جو کوئی اونکے کاموں کو اور حکم کو برا جانے وہ اس آیت
کا انکار رکھتا ہے **تذکیر** اسمیں دلیل ہے خلفای راشدیں کی خلافت کی صحت پر اسلیئے کہ اللہ عز
وجل نے دی اونکو قدرت اور حکومت ساتھ خصلت اچھی کے **مثل** اور فرمایا اللہ تعالی نے بیچ
سورہ حشر میں لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ
فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ
وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ
فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ٥ یعنے غنیمت کا مال ہی
واسطے اون مفلسوں وطن چھوڑنیوالوں کے جو نکالے ہوئے آئے ہیں اپنے گھروں سے اور مالوں سے ڈھونڈتے
ہیں اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی اور مدد کرتے ہیں اللہ کی اور اوسکے رسول کی وہ لوگ وہی ہیں
سچے اور جو لوگ جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر مدینہ میں اور ایمان میں اون سے آگے سے محبت کرتے ہیں
اوس سے جو وطن چھوڑ آوے اونکے پاس اور نہیں پاتے اپنے دلوں میں غرض اوس چیز سے جو اونکو
ملا اور مقدم رکھتے ہیں اپنی جانوں سے اگرچہ ہو اونکو حاجت اور جو شخص بچایا گیا اپنی جی کے لالچ سے

تو وہی لوگ ہیں مراد پانیوالے **ف** حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایک
تو مہاجر تھے کہ جو مکہ سے اپنے گہر اور مال اور دنیا داری سب ترک کرکر صرف اللہ کی رضامندی
کے اور فضل کے طالب ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کو چلے آئے تھے کہ جہاد کرنیکو
اور رسول خدا کے مددگار رہیں کے سوا اونکو اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہہ سچے مسلمان ہیں اور ایک
اصحاب حضرت کے انصار تھے یعنے وہ لوگ جو مدینہ میں رہتے تھے آگے سے جب حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور آپکے یار مکہ سے نکلکر مدینہ کو گئے تو اونہوں نے سبکو اپنے گہروں میں رکہا اور
کہانا کپڑا دیا اور نہایت خاطر کی اور کمال محبت یہانتک کہ اپنی جان پر بہی اونکو مقدم کہا
کہ آپ بہوکے رہتی اور اونکو کہلاتے اور اپنی حاجت بند کرتے اور اونکو ہر چیز دیتے اور اگر
وہ مہاجر مکہ والے کہیں سے کچہہ پیدا کرلاتے تو یہہ انصار مدینہ کے خوش ہوتے اور لالچ نکرتے
چنانچہ بنو نضیر کے یہودیونکی غنیمت کا مال جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ اگر چاہو تو تم یہہ مال لو اور خرچ کرو اور یہہ مکے
کے مہاجرین جو چار برس سے تمہارے گہروں میں رہتے ہیں اور تمہارے پاس سے کہاتے ہیں انکو
اسیطرح اپنی پاس رہنے دو اور کہلاؤ اور یا صلاح ہو تو میں یہہ مال ان مہاجروں کو دوں کہ یہہ تمسے
الگ اپنی پاس سے کہاویں اسکے جواب میں اون انصار نے عرض کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہہ مال
سب انہیں مہاجروں کو دیں اور یہہ جیسے آگے سے ہمارے پاس رہتے اور کہاتے ہیں ویسی ہی رہا
کریں اور ہمارا کہایا کریں سو اللہ تعالی نے ان دونو اونہیں اون مہاجرین اور انصار کی خوبیاں
بیان کی اور تعریف کی اور مہاجروں کے حال کا حال بیان فرمایا کہ وہ لوگ صرف اللہ و رسول کی مدد
کرنیکو اپنا گہر بار مال و متاع چہوڑکر رسول کے ساتھ آئے ہیں اونکو اسمیں کچہہ دنیا کا فائدہ منظور نہیں
سو وہی لوگ سچے مسلمان ہیں اور انصار کو ظاہر و باطن دونو کا ذکر کیا کہ وہ مہاجروں سے
محبت کرتے ہیں اور باوجود اپنی حاجت کے اپنا مال و متاع مہاجروں پر خرچ کرتے ہیں اور حسد
نہیں کرتے اور اونسے لالچ نہیں رکہتے اور جو شخص ایسا ہو کہ اوسکو اللہ نے لالچ سے بچایا ہو کہ
اپنی جان کے واسطے لالچ نکرے سو وہ مراد کو پہنچا اور دین و دنیا کی اوسنے فلاح پائی اور یہہ انصار
لالچ سے بچے سو اونہوں نے فلاح پائی اور مراد کو پہنچے اور فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ توبہ میں

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ
رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اور جو لوگ قدیم ہیں پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد
کرنے والے اور جو اونکے تابع ہوے ساتھ نیکی کے اللہ راضی ہوا اونسے اور وہ راضی ہوئے
اوس سے اور طیار رکھے ہیں اونکے واسطے باغ کہ اوسکے نیچے بہتی ہیں نہریں رہا کریں اوس میں
سدا یہی ہے بڑی مراد ملنی **ف** بدر کی لڑائی تک جو لوگ مسلمان ہوئے وہ قدیم ہیں اور جو کہ بدر کی
لڑائی کے بعد مسلمان ہوے وہ اونکے تابع ہیں اور مہاجر وہ اصحاب جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ گھر سے نکل آئے مدینہ کو اور انصار وہ کہ مدینہ کے رہنے والے تھے اور اونہونے اونکو
جگہ دی تھی اور خاطرداری کرکے رکھا تھا سو اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ قدیمی مہاجر اور
انصار اور جو پیچھے مسلمان ہوئے اور اون قدیمی اصحابوں کی نیک راہ پر چلے اون سے اللہ
راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ نے اون سبکے واسطے بہشت طیار کر رکھی ہے کہ اوسکے
باغوں کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور وہ اوس بہشت میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے اور یہی بڑی
مراد ملنی ہے کہ اللہ راضی ہوا اور بہشت ملی اس سے زیادہ اور کیا ہو سبحان اللہ کیا مرتبہ
ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یاروں کا کہ اللہ تعالے خود قرآن میں خبر دیتا ہے کہ میں اونسے راضی
اور خوش ہوا اور اونکے واسطے آگے ہی سے بہشت طیار کر رکھی ہے پھر عجب حیرت ہے وہ فرقہ ہے
کہ جو اون مقبول لوگوں سے ناراض اور ناخوش ہو اور بغض اور عداوت رکھے اور پھر بھی اوسکا
یہ دعوی کرے کہ قرآن پر ایمان رکھتا ہوں **تذکیر** اور فرمایا اللہ صاحب نے بیچ سورۂ فتح
میں لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ
مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ یعنے
اللہ خوش ہوا مسلمانوں سے جب وہ بیعت کرنے لگے تجھسے اوس درخت کے نیچے پھر جانا
جو اونکے دلوں میں تھا پھر اوتارا اونپر چین اور انعام دی اونکو ایک فتح نزدیک **ف**
ایک بار پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم عمرہ کرنیکے واسطے مکے کو چلے نزدیک پہنچکر ایک صحابی کو
بھیجا کہ مکے کے لوگوں سے کہدیں کہ ہم لڑنیکو نہیں آئے عمرہ کرنیکو آئے ہیں کافروں نے اونکو پکڑ کر

نہ جانے دیا تب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو بہیجا یہان خبر اوڑی کہ
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحابون سے کہا کہ آپ
ان مکے والون پر جہاد کرو تو وہان ایک درخت کے نیچے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایکہزار
پانسو بیس صحابون نے بیعت کی کہ ہم مکے والون سے لڑینگے اگرچہ مارے جاوین سو اللہ تعالی نے
یہ آیت اونکے حق مین بہیجی فرمایا کہ جنہون نے درخت کے نیچے بیعت کی اونسے اللہ راضی ہوا
اور اونکے دل کا حال صاف معلوم ہوگیا کہ یہہ سچے مسلمان ہین کہ رسول کے حکم بموجب
جان دینے کو موجود ہوگئے اور اللہ نے اونکو چین اور خاطر جمعی دی کہ اونکو ایمان جانیکا خوف
نہ رہا اور دین مین نہایت مضبوطی اونکو ہوئی اور آیندہ کو اونکو اب ایک فتح اور ملی چنانچہ
اس وعدہ کے بموجب خیبر فتح ہوئی و اس آیت سے معلوم ہوا کہ اون اصحابون سے اللہ
راضی ہوا اور اونکے باطن کی صفائی کا حال معلوم کرکے اونکے واسطے چین نازل کیا
پہر اونکے برابر اور کسی امتی کا مرتبہ کاہیکو ہوگا کہ اونکے واسطے خود اللہ تعالے کلام اللہ
مین فرماتا ہے کہ مین اونسے راضی ہوا اور اونکو چین دیا اور سوا اونکے اور کسیکا حال
یقینی معلوم نہین کہ اللہ اونسے راضی ہے یا نہین **تذکیر** اور فرمایا اللہ تعالی نے یعنے
سورہ توبہ مین فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّونَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ
یعنے مسجد قبا مین کتنے ایک مرد ہین کہ دوست رکہتے ہین ستہرا ہونیکو اور اللہ دوست
رکہتا ہے ستہرا ہونیوالونکو **ف** یہہ آیت انصار کے حق مین اوتری ہے کہ وہ
ڈہیلون سے استنجا کرکر پانی سے طہارت کیا کرتے تہے یہہ بات اونکی پسندیدہ ہوئی
اور اونکی ثنا مین یہہ آیت اوتری ج اور فرمایا یعنے لن تنالوا کے سیپارہ مین ×
كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط یعنے تہے تم بہترین امت کہ نکالے گئے لوگونکے
لیئے حکم کرتے ہو اچہی باتونکا اور منع کرتے ہو بری باتونسے اور ہمیشہ ایمان رکہتے
ہو اللہ پر **ف** تہے تم یعنے علم الہی مین یا لوح محفوظ مین بہترین امت یا تہے تم
اگلی امتونمین ذکر کیئے گئے ساتہہ اس صفت کے کہ تم بہترین امت ہو اچہی باتونکا

یعنے ایمان لاویگا اور اطاعت کرے رسول کی تو اوسے یعنے کفر اور تمام ممنوع
چیزونسے منع اور فرمایا یعنے سورۂ نور میں وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ
وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ کا اور نہ قسم کہاویں صاحب بزرگی کام میں سے یعنے دین میں
اور صاحب وسعت کا یعنے دنیا میں یہہ کہ نہ دینگے قرابتی کو اور نہ مسکینوں کو اور ہجرت
کرنیوالونکو اللہ کی راہ میں اور چاہیے کہ معاف کریں اور چاہیے کہ قسم توڑدیں کریں
کیا نہیں دوست رکہتے ہو تم یہہ کہ بخشے اللہ تمہارے لیئے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے
ف قسم کہاوے الخ یعنے اسبات پر کہ نہیں احسان کرینگے اونپر کہ جو مستحق احسان
کے ہیں اگرچہ ہو درمیان اونکے اور درمیان اسکے دشمنی بسبب تقصیر کرنے اونکے
اور چاہیے کہ معاف کریں الخ یعنے درگذریں سختی کرنیسے اور قسم توڑدیں کریں عذاب
کرنیسے کیا نہیں دوست رکہتے ہو تم الخ پس چاہیے کہ کریں اوسے وہ معاملہ کہ امید رکہتے
ہیں یہہ کہ کرے اوسے رب اونکا باوجود کثرت خطاؤں اونکے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے
پس موافق ہو وصا ب تبادت عد؟ کے اور بخشو اور رحم کرو نازل ہوئی ہی یہہ آیت حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں جسوقت کہ قسم کہائی اونہوں نے یہہ کہ نہیں دونگا کچہہ مسطح کو کہ جو
اونکی خالہ کا بیٹا تہا اسلیئے کہ بہتان لگایا تہا اوسنے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کو حیاداً
اللہ اور تہا مسطح مسکین مہاجر اور جب پڑہی آنحضرت نے یہہ آیت ابوبکر کے آگے
تو کہا اونہوں نے بلٰی أحب أن يغفر الله لي اور دیا مسطح کو جو کچھ کہ معمول تہا اوسکے دینے کا
مسئلہ اکثر علما تفسیر میں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور حقیت اونکی خلافت
کی اور معرفت اونکی اس آیت سے ثابت ہی اور قول اللہ تعالے کا اولوالفضل صریح اونکے
افضل ہونے پر سب صحابہ سے دلالت کرتا ہی اور یہہ کلمہ ایسا ہی کہ بارے رجال کے وصف میں
ذوالفضل مستعمل ہوتا ہی پس اس سے کمال بزرگی اور تعظیم اونکی نکلی کہ کسی اوسکے حق میں ایسا
کلمہ تعظیم کا وارد نہیں ہوا ہی بحرالعلوم اور فرمایا یعنے سورۂ احقاف میں ××

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا
وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُونَ شَهْرًا حَتّٰى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً
قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ
أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ
الْمُسْلِمِينَ ط أُولٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ط وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ط اورحکم
کیا ہمنے آدمی کو بیچ حق ماں باپ اوسکیکے بہلائی کرنیکا پیٹ مین اوٹہایا ہی اوسکو ماںا وسکی نے
دشواریسے اورجنا ہی اوسکو دشواریسے اورکمتر مدت حمل اوسکیکی اوردودہ چہوڑانے اوسکیکی تیس ۳۰
مہینے ہین اور زندہ رہا تاوقتیکہ پہنچا کمال قوت اپنی کو اورپہنچا چالیس برس کو کہا اے پروردگار
میرے توفیق دے مجکو یہہ کہ شکر کرون نعمت تیریکا کہ انعام کی ہی تونے مجہپر اور میرے ماں باپ پراور
یہہ کہ کام نیک کرون کہ خوش ہووے تو اوس سے اورصلاح پیدا کر میرے لئیے بیچ فرزندون میرے کے تحقیق
رجوع کی مینے طرف تیرے اورتحقیق مین مسلمانون سے ہون یہہ وہ لوگ ہین کہ قبول کرتے ہین ہم اونسے بہتر
بہتر کام جو کیئے ہین اوردرگذر کرتے ہین ہم برائیون اونکیسے بیچ اہل بہشت کے ہونگے موافق وعدہ سچے
کے کہ وعدہ دیئے جاتے تہے ف مراد نعمت سے نعمت توحید واسلام ہی اوررجوع کی مینے یعنے تمام گناہون سے
اورمراد مسلمین سے مخلصین ہین اکثر مفسرونکے نزدیک نزول اس آیہ کا خاص حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے حق مین ہے کہ چہہ مہینے ماںکے پیٹ مین رہے اوردو برس تک دودہ پیا اورجب اٹہارہ
برس کے ہوئے آنحضرت کی ملازمت مین پہنچے اورا وسوقت عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیس ۲۰
برس کی تہی اوراوسیوقت سے سفر شام مین اورہمیشہ مصاحب آنحضرت کے رہتے تہے اورجب آنحضرت
بعد چالیس برس کے نبی ہوئے تو عمر حضرت صدیق کی انتیس ۳۹ برس کی تہی سب سے پہلے ایمان لائے اورجب
حضرت صدیق چالیس برس کے ہوئے تو کہا رب اوزعنی آخر آیہ تک اورقبولیت اونکی دعا کی
ظاہر ہوئی کہ نو بردے مومن کفار کے عذاب سے چہوڑا کر آزاد کیئے اورمددگار رہے ہر خیر وعمل صالح کے
رہے اورتمام اولاد اونکی اورباپ اونکے ابو قحافہ عبد اللہ بن عثمان بن عمرو اورماں
اونکی ام الخیر بیٹی صخر بیٹی عمرو کی سب ایمان لائے اورحضرت علی وغیرہ رضی اللہ عنہ نے

کہا کہ کوئی مہاجر اور انصار سے نہیں ہی سوائے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ ماں باپ اور اولاد
اوسکی سب مسلمان ہو کر داخل صحابہ میں ہوئی رضی اللہ عنہم اجمعین * [illegible] *
اور فرمایا بیچ سورہ نور میں وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ
لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا
يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْفَاسِقُونَ ٭ وعدہ دیا اللہ نے اونکو جو ایمان لائے تم میں سے اور کیے ہیں نیک کام کہ البتہ پیچھے حاکم کریگا
اونکو ملک میں جیسا حاکم کیا تھا اون سے اگلوں کو اور جما دیگا اونکو دین اونکا جو پسند کر دیا اونکے
واسطے اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے میں امن میری بندگی کرینگے شریک نکرینگے میرا کسیکو اور جو
کوئی ناشکری کرے اسکے پیچھے سو وہ لوگ ہیں بے حکم * ف * یعنی جو لوگ خدا اور رسول پر ایمان
لائے تھے اور اونہوں نے روزہ نماز وغیرہ نیک کام کئے تھے اس سورہ کے نازل ہونے تک اونکو اس
آیت میں اللہ نے وعدہ کیا کہ البتہ کئی آدمیوں کو اونمیں سے خلیفہ کریگا اور زمین پر حاکم بناویگا
جیسے حضرت داؤد علیہ السلام وغیرہ اگلے لوگوں کو بنی اسرائیل میں سے زمین کا خلیفہ اور حاکم کیا تھا اور
یہہ وعدہ کیا کہ اونکا دین جو اللہ کو پسند ہے زمین میں رائج اور جاری کریگا اور جما دیگا اور یہہ
وعدہ کیا کہ اوس وقت میں کافروں سے جو خوف تھا اوس خوف کے بدلے امن امان اونکو ہوگی
کہ جس سے اللہ کی بندگی کرینگے بے سرک درہا سو یہہ وعدہ اللہ تعالی کا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور
حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے حق میں پورا ہوا اور یہہ سب باتیں اونمیں پائی
گئیں کہ یہہ لوگ مسلمان تھے جب یہہ سورہ نازل ہوئی تو یہہ بھی اوس وعدہ میں شامل تھے اور
جو اللہ تعالی نے وعدہ کیا تھا کہ کئی شخصوں کو خلیفہ کریگا سو اونکو کیا جیسے کہ حضرت داؤد
علیہ السلام کو بنی اسرائیل میں کیا تھا اور انہیں خلیفوں کے روبرو دین اور طریقہ کو اللہ تعالی نے رائج
اور جاری کیا اور کافروں اور منافقوں کے خوف سے بالکل امن امان اونکے وقت میں ہوا اور
لوگ بے خوف و خطر بے سرک دریا اور بے تقیہ خدا کی عبادت کرتے تھے اور یہہ بھی معلوم ہوا
کہ یہہ اونکا [illegible] اور دین اللہ کو پسند [illegible]

کیا ایسے شخصونکے خلیفہ ہونسے اسکا احسان نمانے اور اونکی خلافت کے حق ہونیکا منکر ہو
تو وہ فاسق ہی جیسکہ خدا کا حکم نہین مانتا کہ جسکو خدا نے اپنی طرف سے خلیفہ بنایا اونکو
خلیفہ برحق نہین سمجہا پہر اس مقام پر اگر کوئی کہے کہ اس آیت سے حضرت امام مہدی علیہ
السلام کی خلافت مراد ہی اسواسطے کہ وہ ساری زمین پر خلیفہ اور حاکم ہونگے اور مسلمان
اونکے وقت مین بیخوف وخطر اللہ کی عبادت کرینگے تو اسکا جواب یہہ ہی کہ اس آیت مین
خطاب اونسے ہی جو اس آیت کے نازل ہونے وقت موجود تہے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام
اوسوقت موجود نہ تہے اور سوای اسکے اللہ تعالے نے فرمایا کہ کئی شخص کو خلیفہ کریگا اور امام مہدی
علیہ السلام ایک شخص ہین وہ اس آیت سے مراد نہین ہوسکتے پہر اگر کوئی شیعہ کہے کہ اس آیت سے
صرف حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی خلافت مراد ہی کہ وہ اس آیت کے نازل ہونیکے وقت
موجود تہے اسکا جواب یہہ ہی کہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ ایک شخص تہے اور یہان وعدہ ہی کہ
کئی شخص خلیفہ ہونگے پس صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ اس آیت سے مراد نہین ہوسکتے اور سوا
اوسکے شیعہ کے نزدیک اس آیت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت ہرگز مراد نہین ہوسکتی اسواسطے
کہ شیعہ کہتے ہین کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے وقت مین ہمیشہ خارجیونکے ڈرکے مارے
تقیہ کرکے اپنا مذہب چہپاتے رہے اور دین خدا کا مرضی موافق جیسا اونکو منظور تہا ویسا
اونکی خلافت مین رایج اور جاری نہوا اور اس آیت مین وعدہ یہہ ہی کہ دین خدا کا مرضی موافق
اون خلیفونکے وقت مین جاری ہوگا اور یہہ تحقیق ہے کہ اللہ کا وعدہ جہوٹا نہین پس
اس صورت مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت مراد نہین ہوسکتی یا یہہ کہ حضرت علی رضی
اللہ عنہ نے جو کام اپنی خلافت مین کیے وہی اونکا مذہب اور دین تہا اور اللہ کو بہی پسند دہی
ردیہ تہا پہر تقیہ کہان رہا پس معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تقیہ نہین کرتے تہے اور
علاوہ اسکے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وقت مین ہمیشہ مخالفونکا خوف رہا اور
شام اور مصر اور مغرب کے لوگ اونکے منکر تہے اونسے خوف رہا اور اس آیت مین وعدہ
ہی امن کا تذکیر اور فرمایا اللہ صاحب نے بیچ سورہ والیل مین وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَ
تْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا

ابتغاء وجه ربه الاعلیٰ ولسوف یرضیٰ ۵ اور بچا دینگے دوزخ سے
اوس بڑے پرہیزگار کو جو دیتا ہی اپنا مال دل پاک کرنیکو اور نہیں کسیکا اوسپر احسان جسکا
بدلا دی مگر چاہ کر رضامندی اپنے رب کی جو سب سے اعلیٰ ہی اور البتہ آیندہ کو وہ راضی ہوگا
ف یہہ آیت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حق میں اوتری اور سبب اسکا یہہ تہا کہ حضرت
ابو بکر رضی اللہ عنہ مالدار تہے سو اونہوں نے سب اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالا اور فقیر محتاج
ہو گئے چنانچہ چالیس ہزار درم اونہوں نے ضعیف مسلمانوں کی حاجت برآری میں اور مسجد کے
واسطے زمین مول لینے میں خرچ کیے اور کافروں کی جو غلام لونڈیاں مسلمان ہو گئی تہیں اور
وہ کافر نہایت اونکو تکلیف دیتے تہے سو اونہوں نے سات غلام لونڈی مسلمان کافروں سے
مول لیکر خدا کی راہ میں آزاد کر دیے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک کافر کے غلام تہے اور یہہ
بہی مسلمان ہو گئے تہے وہ مردود اونکو دن بہر دہوپ میں پڑا رکہتا اور آس پاس اونکے آگ
جلواتا اور رات بہر اونپر مار پڑتی اور یہہ چلا چلا کر روتے اور یہی کہتے جاتے کہ خدا میرا ایک ہی
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہہ بات سنی اوس کافر پاس تشریف لیگئے اور اوسکو سمجہایا وہ
عذاب کرنیسے باز نہ آیا اور حضرت ابو بکر نے کہا کہ اگر تمہارا دل اس غلام پر جلتا ہی تو مجہسے
اسکو اپنے غلام قطاس رومی کے بدلے کہ اوسکے پاس دو ہزار اشرفی ہیں مول لیلو حضرت
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام قطاس رومی کو اور وہ دو ہزار اشرفیاں اور چالیس اوقیہ
اور زیادہ اوس کافر کو دیکر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مول لیا اور اوسیوقت پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر آزاد کیا تب اونکے حق میں یہہ آیت نازل ہوئی اللہ تعالے
نے فرمایا کہ یہہ شخص یعنے ابو بکر رضی اللہ عنہ جو بڑا متقی پرہیزگار خدا سے ڈرنیوالا ہی سو
اپنا مال صرف اللہ کی رضامندی کے واسطے اپنا دل پاک کرنیکو لوجہ اللہ فی سبیل اللہ دیتا ہی
اور کسی مخلوق کے احسان کے بدلے میں اپنا مال نہیں دیتا اسلیئے کہ کسیکا اوسپر احسان نہیں
سو اس شخص کو ہم دوزخ سے بچا دینگے اور آیندہ کو یہہ اس سے راضی ہوگا اس آیت سے
معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا اللہ کے نزدیک بڑا مرتبہ ہی کہ اللہ تعالے خود بیان
کرتا ہی کہ یہہ شخص اپنا مال صرف اللہ کی رضامندی کیلئے خرچ کرتا ہی اور جیسے اللہ تعالے نے

۱۵

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا تھا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ یعنے اب دیگا تجکو تیرا رب تو راضی ہوگا ویسی ہی حضرت ابو بکر کے حق میں فرمایا وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ یعنے اور اب راضی ہوگا ابو بکر اور اسیطرح ایک اور آیت میں اللہ تعالے نے فرمایا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ یعنے بڑا بزرگ اللہ کے نزدیک تم میں سے وہ ہی جو بڑا پرہیزکار متقی ہو اور اس آیت میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمایا الْأَتْقَى یعنے بڑا پرہیزکار متقی تو ان دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اللہ کے نزدیک بڑے مرتبہ والے اور نہایت مکرم اور بزرگ ہیں کہ بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے انکے برابر اور کسیکا یہہ مرتبہ نہیں ؛ **تذکیر** اور فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ مائدہ میں إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ۝ یعنے سوائے اسکے نہیں کہ دوست تمہارا خدا اور رسول اوسکا ہی اور جو کہ ایمان لائے ہیں جو کہ قایم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو اور وہ رکوع کرنیوالے ہیں **ف** یعنے بیچ حال ہونے اونکے رکوع نماز میں صدقہ دیتے ہیں بقول اکثر مفسروں کے مراد اس سے مرتضی علی کرم اللہ وجہہ ہیں اور بیچ اسباب نزول اسکے مفسروں نے یوں نقل کیا ہی کہ عبد اللہ بن سلام اور یار اونکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ بنی نضیر اور قریظہ نے آپسمیں قسم کہائی ہی کہ ساتھہ ہمارے بسبب مسلمان ہونے ہمارے کے ایک جای جمع نہونگے اور ملاقات ہمسے ترک کرینگے اور ہم بسبب دور ہونے مکانوں اپنی کے اصحاب کے ہمنشینی سے محروم رہتے ہیں حال ہمارا کیا ہوگا بعد آیت آئی کہ دوست تمہارا خدا اور رسول ہی اور مومن ہیں جب رسول علیہ السلام نے یہہ آیت اونکے سامنے پڑہی کہا اونہوں نے رَضِينَا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ أَوْلِيَاءَ بعد ازاں جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حجرہ سے مسجد میں آئے تو ایک سایل کو دیکہا پوچھا کہ کسیتے کچھہ تجکو دیا یا نہیں اوس سایل نے انگوٹھی چاندی کی دکہائی کہ یہہ مجکو دی ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کس شخص نے دی ہی اوسنے اشارہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کیطرف کیا رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ تیرے دینے کے وقت وہ کس حال میں تھے اوسنے کہا کہ دی مجکو حالت رکوع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور یہہ آیت

تو یہی ایتیں مدینہ کی ہیں رسول علیہ السلام کی دلیل ہی اور کمال عالی درجہ ہونے صدیق رضی
اللہ عنہ کے بحر العلوم مدینہ اور فرمایا بیچ سورہ توبہ میں إِلَّا تَنصُرُوهُ
فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ
إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ
وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ وَكَلِمَةُ اللَّهِ
هِيَ الْعُلْيَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ اگر تم مدد نہ کرو گے رسول کی تو اوسکی مدد کی ہی اللہ
نے جس وقت اوسکو نکالا کافروں نے دو جان سے جب وہ دونوں تھے غار میں جب کہنے لگا اپنے
رفیق کو تو غم نہ کہا اللہ ہمارے ساتھہ ہی پھر اللہ نے اتاری اپنی طرف سے تسکین اوسپر اور مدد
اوسکی بہیجیں وہ فوجیں کہ تمنے نہیں دیکھیں اور نیچے ڈالی بات کافروں کی اور اللہ کی بات
ہمیشہ اوپر ہی اللہ زبردست حکمت والا ہی ف رفیق غار حضرت ابوبکر صدیق رضی
اللہ عنہ ہیں ہجرت میں فقط یہی تھے حضرت کے ساتھہ اور اصحاب بعضی پہلے نکل گئے تھے بعضے
پیچھے نکل آئے حاصل آیت یہہ کہ اوسوقت جن کہ مسلمان کم تھے اللہ تعالی نے
اپنے رسول کی مدد کی اب بہی کریگا اگر تم مدد نکرو تو کچھ پروا نہیں اور مراد صاحب سے ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکل کر دونوں صاحب پہاڑ میں کہ
نام اوسکا ثور ہی چھپے تھے اوس دن کہ کافروں نے قصد آنحضرت کے قتل کا مصمم کیا تھا اور جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس غار میں پہنچے تو ابوبکر نے آنحضرت سے عرض کیا کہ اگر
کوئی مشرک ہمین سے اپنے قدم کیطرف نگاہ کرے تو البتہ ہمکو دیکھ لیگا آنحضرت نے فرمایا
مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا اور اسی جگہہ سے معلوم ہوا کہ منکر صدیق کی صحابیت
کا کافر ہی سبب انکار اس آیت کے بخلاف صحابیت اور صحابہ کے کہ منکر اوسکا مبتدع ہی اور
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ والدین میرے وقت طلوع عقل آپ سے دیندار تھے
اور کوئی روز نہیں گذرتا تھا کہ رسول علیہ السلام صبح وشام ہمارے ہاں نہ آتے تھے اور جب
مسلمانوں کو کافروں نے ایذا پہنچائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری ہجرت کا مقام
مجکو دکھایا گیا ہی کہ وہاں کھجوریں ہیں اور دو پہاڑوں کے درمیان ہی بعد اوسکے مسلمانوں نے

مدینہ مین ہجرت کی اور مہاجر حبشہ کے بہی مدینہ مین آئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بہی تیاری
مدینہ کی کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کرو اے ابو بکر امید وار ہون کہ مجکو بہی حکم
ہجرت کا صادر ہو اوس روز سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ملازمت آنحضرت کی ہمیشہ اختیار
کی اور دو اونٹ چار مہینے تک گہر مین بندہی ہوئے تیار رکہتے پہر ایکروز عین دوپہر
آنحضرت ابو بکر کے گہر مین تشریف لائے اور فرمایا کہ اذن ہجرت کا ہوا مجکو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
ایک اونٹ آنحضرت کو دیا اور عائشہ اور اسماء نے زاد و راحلہ مہیا کیا اور شب پنجشنبہ غرہ
ربیع الاول کو حضرت صدیق کے گہر سے برفاقت اونکے آنحضرت مکہ سے باہر نکل کر جبل
ثور کے غار مین کہ تین کوس مکے سے ہی جا چہپے اور خدا تعالی کی قدرت سے اوسی رات درخت
کیکر کا اوس غار کے موہنہ پر پیدا ہوا اور جنگلی کبوتر نے اوسکے موہنہ پر گہونسلا بنا کر
انڈے دئیے اور مکڑی نے جالا تنا کفار اوس غار کے دروازے پر آکر یہ علامتین دیکھکر پہر گئے
اور جسوقت کہ یہ دونو صاحب مکہ سے باہر نکلے تو ابو بکر کبہی آنحضرت کے آگے اور کبہی پیچہے
ہوتے تہے بسبب اسکے کہ کوئی کافر آپکے آگے یا پیچہے سے نہ آجاوے اور جب غار پر پہنچے تو آنحضرت
کو وہان کہڑا کیا اور اول آپ غار کے اندر جا کر اوسکو صاف کیا پہر آنحضرت کو اندر لیگئے
اور تین رات تک دونو صاحب وہان رہے اور اپنے دونو اونٹ جو ایک شخص کے
بنی دیل سے کیئے بوعدہ اسکے کہ بعد تین شب کے غار کے دروازہ پر حاضر کرے اور اوسکو
رہبر مدینہ کا باجرت مقرر کیا تہا اور ان تین شبونمین عبد اللہ بن ابی بکر رات کے وقت
کافرونکی خبرین انکو پہنچا جاتی تہے اور بعد تین رات کے وہان سے اونٹون پر سوار ہو کر
رہبر کو ہمراہ لیکر کنارہ دریا کی راہ سے متوجہ مدینہ کے ہوئے جب قبیلہ بنی مدلج پر پہنچے
تو سراقہ بن مالک کافر انکے پیچہے سے پہنچا اسسبب سے کہ کفار مکہ نے اوسکو مال بہت
دینا مقرر کیا تہا اگر ان دونونکو یا ایک کو مارے لیس جب سراقہ آنحضرت اور صدیق کے
قتل کے قصد سے نکلا اور قریب انکے پہنچا تو اوسکے گہوڑے کا پانو پہسلا اور سراقہ زمین پر
گرا اور پہر سوار ہو کر انکے دیپی ہوا اور ایسا نزدیک پہنچا کہ قراءۃ پیغمبر علیہ السلام کی سنتی
اوسوقت دونو پاؤن اوسکے گہوڑے کے زمین مین دہنس گئے اور زانو تک زمین مین غرق

ہوا اور سراقہ زمین میں بہر گیا اوسوقت سراقہ نے سینہ ہو کر آواز امان کی دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پہیرکے اور سراقہ نے ملازمت کی اور حال اپنا اور حریص کفار کی مفصل عرض کی اور چاہا کہ زاد و راحلہ حاضر کرے قبول ہوئی عرض اوسکی اور حکم ہوا کہ ہمارا امر مخفی رکہنا سراقہ والسے پہرا اور کفار جو تلاش میں پہرتے تہے اونکو پہیر دیا اور آنحضرت مدینہ کو تشریف لیگئے اور مراد جنود سے آیت میں ملائکہ ہیں کہ غار میں نگہبانی بیچ حضرت اور ابو بکر کی کرتے تہے اور کفار ویسکے موہہ اوسکے دیکہنے سے پہیرے اور بقول بعض کے ضمیر علیہ کی بیچ حضرت کی طرف پہرتی ہی لیکن صحیح تو یہ ہی کہ ابو بکر کیطرف پہرتی ہی اسلیے کہ حقیقت وطمانیت ... صریح ہو جانا سکا ہی کہ حزن دلی آرامی ابو بکر ... اونکو حظا کی اور یہ حزن یعنی غم صدیق کا ہی نامردگی راہ سے تہا بلکہ از راہ شفقت کے بہ نسبت آنحضرت کے تہا چنانچہ ابو بکر کہتے تہے کہ اگر میں مارا جاؤں تو ایک شخص ہوا ہوں اور اگر حضرت ماری جاؤ تو امت ہلاک ہوگی * معالم * مجبر * اور فرمایا یعنی سورہ دہر میں يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۞ پورا کرتے ہیں نذر کو اور ڈرتے ہیں اوس دن سے کہ سختی اوسکی پہیلی ہوئی ہوگی اور دیتے ہیں کہانا باوجود احتیاج کے ساتہہ اوسکے فقیر کو اور یتیم کو اور قیدی کو ف نازل ہوئی یہہ آیت حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور انکی لونڈی فضہ رضی اللہ عنہم کے حق میں اور تقریر یہ ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما بیمار ہوئے تہے اونہوں نے تین دن کے روزے مانے اللہ تعالی سے اونکو شفا بخشی اونہوں نے روزے رکہے اور حضرت علی یہودی سے تین صاع جو قرض لائے پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پیس کر تین دن تک ہر دن ایک صاع پکایا اور وقت افطار کے اوس صاحبوں نے کہانا اوس مسکین اور یتیم اور قیدیکو کہلا دیا کیے اور آپ فقط پانی ہی اکتفا کیا وقت افطار کے * مدارک * اور فرمایا یعنی سورہ فتح میں قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ

يُعَذِّبْكُمْ عَذَاباً اَلِيْماً ٭ كہدی پيچہے رہگئے گنوارونکو آگے تمکو بلا وينگے ايک لوگونپر بڑے سخت لڑنيوالے تم آونسے لڑوگے يا وہ مسلمان ہونگے پہر اگر حکم مانوگے ديگا تمکو اللہ ثواب اچہا اور اگر پلٹ جاوگے جيسے پلٹ گئی پہلی بار مار ديگا تمکو ايک دکہ کی مار **ف** مخلفين کے معنے ہين پيچہے رہ جانيوالے کہ آنحضرت صلے اللہ عليہ وسلم جب سال صلح حديبيہ کو مکہ کی طرف تشريف ليگئے تو کتنے ايک اعراب کہ گرد مدينہ کے رہتے تہے حضرت کے ساتہ نگئے جب پہر کر آئے کچہ کچہ عذر کرنے لگے چنانچہ اونکا قصہ سورہ فتح مين مذکور ہی اونہين مخلفين کے ليے حکم ہوا آنحضرت کو کہ تم اونسے کہدو کہ قريب ہی کہ تم بلائے جاوگے سخت لڑائی کرنيوالونکے مقابلہ کے ليے کہ وہ بنی حنيفہ ہين قوم مسيلمہ کذاب کی اور اور مرتد کہ جنسے ابوبکر رضی اللہ عنہ لڑے پس اگر تم اطاعت کروگے يعنی خليفہ کی اوسوقت مين تو تمکو ثواب اچہا مليگا اور اگر روگردانی کروگے جيسے روگردانی کی تمنے پہلے تو تمکو عذاب ديگا درددہندہ اور ظہور اس وعدہ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت مين ہوا پس اس سے خلافت حضرت صديق کی ثابت ہوئی کہ يہ خليفہ برحق تہے جب تو انکی نہ اطاعت کرنے پر عذاب اليم کا وعيد فرمايا والا کاہيکو يہ حکم ہوتا ابن ابی حاتم اور ابن قتيبہ اور شيخ ابو الحسن اور امام ابو العباس وغيرہم رحمۃ اللہ عليہم نے کہا ہی کہ خلافت صديق کی قرآن اس آيت سے ثابت ہوتی ہی اور روگردانی کرنے والا اونکی دعوت يعنی بلانے سے عذاب ديا جاويگا ساتہ عذاب دردناک کے پس کيا حال ہوگا اوسکا جو لعن وطعن کرے اونکو اور نسبت کفر کی کرے اونکی طرف عياذاً باللہ منہ ٭ مدارک وغيرہ ٭ **باب دوسرا** بيچ بيان اون حديثون کے کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالے عليہم اجمعين کی فضيلت مين وارد ہوئی ہين ٭ فرمايا رسولخدا صلے اللہ عليہ وسلم نے لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ روايت کيا بخاری اور مسلم نے کہ فرمايا آنحضرت صلے اللہ عليہ وسلم نے کہ نہ برا کہو تم ميرے صحابہ کو پس اگر ثابت ہو کہ ايک تم مين سے خرچ کرے راہ خدا مين مانند کوہ احد کے سونا نہ پہنچيگا ثواب اوسکا ثواب ٭ ايک اونمين کو اور نہ آدہے مد کو **ف** نہ برا کہو الخ يہ خطاب حضرت نے اپنی صحابہ کو کيا اسليے کہ وارد ہوا ہی کہ سبب اس حديث کے فرمانيکا يہ تہا کہ درميان خالد بن وليد کے

اور عبد الرحمن بن عوف کے کچھ تمام ہو نہا ہیں مراد اصحابی سے اصحاب مخصوص ہیں اور دوم
دو ہیں کہ مخاطب ہیں سے پہلے اسلام لائے تہے اور عکس ہی ہے کہ ہو خطاب عام امت کو اسلئے کہ جانا
تہا حضرت نے نور نبوت سے کہ مثل اسکی واقع ہوگا اہل بدعت میں جیسے روافض و خوارج
میں پس منع فرمایا اونکو اس برائی سے اور شرح مسلم میں ہی جاننا چاہئے کہ سبا کہنا صحابہ کا حرام ہی
اور اکبر فواحش سے اور مذہب تمام ایک جماعت کا یہی کہ ونسبت فتنہ کے اونمیں جو وجیرہ آئے ہیں اونکو
اماموں نے اونکو ملتا تہا سنت جوش جیتی اور جو سرا وقاتی اونکے اورکسی سے کہ اونکی مال طلب
ہوتا تہا اور کم ہوتا تہا اور حاجتیں بہت ہوتی تہیں باوجود اسکے جوا سکی محبت میں خالص نیت سے
دیتی تہی ایسا ثواب پاتے تہے اور یہ حال تو اونکے بعد ملتا تہا پس دیکہا چاہئے کہ کیا کچہ ثواب
ملتا ہوگا اونکی فتنہ کا اور نثار کرنے جانوں کا راہ خدا میں آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
اور اس حدیث میں معلوم ہوا کہ یہ حدیث خاص صحابہ کبار کے حق میں فرمائی ملکر جانا گیا
کہ برا کہنا غیر صحابی کا صحابہ کو بطریق اولی برا ہی اسلئے کہ مقصود جزر منع کرنا ہی برا کہنے اون
لوگونکو جیسے کہ سبقت لیگئی ہیں اسلام میں اور فضل میں کہ واسطے ہی تعظیم اونکی ہی آور روایت کیا ہے
محمد بن حرب نے اور حمید بن سلیمان نے ابن عمر سے کہ کہا لَا تَسُبُّوا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمَقَامُ اَحَدِهِمْ سَاعَةً
خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ عُمْرَهٗ نہ برا کہو اصحاب محمد کو پس البتہ مرتبہ ایک کا اونمیں کا عبادت میں ایک ساعت
بہتر ہی عمل ایک تمہارے کیسے عمر بہر تک ہو آور روایت کی عقیلی نے ضعفا میں کہ فرمایا آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِيْ وَاخْتَارَ لِيْ اَصْحَابًا وَاَنْصَارًا وَاَصْهَارًا وَسَيَاْتِيْ
قَوْمٌ يَسُبُّوْنَهُمْ وَيَنْتَقِصُوْنَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا
تُنَاكِحُوْهُمْ تحقیق اللہ نے پسند کیا مجکو اور پسند کئے میرے لئے اصحاب اور انصار اور سسرال کے علاقہ
کے اور قریب ہی کہ آوینگی ایک قوم برا کہینگے صحابہ کو اور مانقص جانینگے اونکو پس مت بیٹہو کہ اونکی
اور کہانا مت کہاؤ اونکے ساتہ اور نہ پیو اور نہ نکاح کرو اونسے ہو ع اور روایت کی مسلم نے رفع کیا النبی صلے اللہ
علیہ وسلم رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ
لِلسَّمَآءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَآءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ
اَتَى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتَى

اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ ؁ اوٹھایا یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے اور تھے
حضرت بہت اوٹھاتے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے یعنے بہت انتظار وحی کے پس فرمایا آنحضرت نے
کہ ستارے سبب امن کے ہین آسمان کے لیے پس جسوقت کہ چلے رہینگے ستارے آویگی آسمانکو وہ چیز کہ وعدہ
کیا جاتا ہی اور تقدیر کی گئی اوسکے لیے یعنے پھٹنا اور لپٹنا روز قیامت کے جیسکہ فرمایا اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ
یعنے جب آسمان چر جاوے وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ یعنی اور جب آسمان پھٹ جاوی اور مین سبب
امن کا ہون اپنے صحابکے لیے پس جبکہ جاؤنگا مین اس عالم سے آویگی میری صحابکو وہ چیز کہ وعدہ
دئی جاتے ہین یعنی فتنہ اور لڑائیان اور اختلافات اور مرتد ہوجانا بعضے اعراب کا اور اصحاب
میرے باعث امن کے ہین میری امت کے لیے پس جبکہ جاتے رہینگے اصحاب میرے آویگی امت میریکو وہ چیز
کہ وعدہ دئی جاتے ہین وقت جاتے رہنے کے ستارے کہ شامل ہین آفتاب و چاند کو اور مراد جاتے
رہنے ستاروںکے لپٹنا اور مکدر اور منعدم ہونا اونکا ہی جیسکہ فرمایا اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ
وَاِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ یعنی جب سورج کی دہوپ تہ ہوجاوے اور جب تارے میلے ہوجاوین آویگی
امت میریکو وہ چیز کہ وعدہ دئے جاتے ہین یعنی چلا جانا اہل خیر کا اور آنا اہل شر کا اور قیامت قایم
ہونی اونپر اور واقع ہونا فتنوں اور بدعتوں اور حوادث کا اشارہ ہی اسمین طرف آنے شر کے
وقت جاتے رہنے اہل خیر کے اسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اونمین تہے تو بیان کردیتے
تہے لوگکے لیے وہ چیز کہ اختلاف کرتے تہے اوسمین پس جب وفات پائی حضرت نے اور خود رائی ہوی
لوگ اور مختلف ہوئین خواہشین نفسانی ہوی صحابی کہ سند پکڑتے تہے ہر امر مین آنحضرت کے
ساتہہ قول و فعل یا دلالت حال کے پس جبکہ مفقود ہوے صحابہ کم ہوے انوار اور قوی ہوئین تاریکیان
اور ایسی ہی حال آسمانکا ہی وقت چلے رہنے ستاروںکے چنانچہ اسلیے فرمایا آنحضرت نے اَصْحَابِیْ
کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمُ اقْتَدَیْتُمُ اهْتَدَیْتُمْ ٭ ع ۂ اور فرمایا یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْا
فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیَقُوْلُوْنَ هَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُوْنَ
نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یَأْتِیْ زَمَانٌ فَیَغْزُوْا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ هَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ
صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ متفق
علیہ و فی روایۃ لمسلم قَالَ یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُبْعَثُ مِنْھُمُ الْبَعْثُ فَیَقُوْلُوْنَ انْظُرُوْا

هل تجدون فيكم احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيوجد الرجل
فيفتح لهم ثم يبعث البعث الثاني فيقولون هل فيهم من رای اصحاب النبی صلى الله عليه
وسلم فيفتح لهم ثم يبعث البعث الثالث فيقال انظروا هل ترون فيهم من رای من رای
اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم ثم يكون البعث الرابع فيقال انظروا هل ترون فيهم احدا
رای من رای احدا رای اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم فيوجد الرجل فيفتح له * آویگا
لوگوں پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہینگے جہاد کرنیوالے اپنی جماعت یعنی اپنے
لوگوں سے کیا ہی درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھہ آنحضرت کے پس کہینگے اس جیسے جواب دینگے کہ ہاں
ہم میں وہ شخص ہی کہ صحبت رکھی ہی ساتھہ آنحضرت کے پس فتح کیا جاویگا قلعہ اور شہر کہ جہاد کرینگے
اوس پر جیسے آنحضرت کے اصحاب کی برکت وشوکت سی فتح ہوگی پہر آویگا لوگوں پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی
ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہا جاویگا کہ کیا ہی درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھہ اصحاب
آنحضرت کے یعنی تابعی ہی تم میں پس کہینگے ہاں پس فتح کیا جاویگی واسطے اوسکے پہر آویگا لوگوں پر ایک زمانہ پس
جہاد کریگی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہا جاویگا کہ کیا ہی درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو
ساتھہ اوسکے کہ صحبت رکھی ہو ساتھہ اصحاب آنحضرت صلعم کے یعنی تبع تابعین پس کہینگے ہاں پس فتح کیا جاویگی
واسطے اوسکے نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے
الله علیہ وسلم نے کہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ بہیجا جاویگا بیچ اوسمیں لوگوں میں سے لشکر پس کہینگے لشکر
کے لوگ دیکہو آیا پاتے ہو اپنی میں کسیکو رسول خدا صلے الله علیہ وسلم کے اصحاب میں سے پس پایا جاویگا
ایک شخص اصحاب میں سے پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکے یعنی اوس صحابی کی برکت سے پہر بہیجا جاویگا
دوسرا لشکر بیچ اوس وقت میں اور جماعت کیطرف پس کہینگے کہ آیا ہی اسمیں وہ شخص کہ دیکہا ہو
آنحضرت کے اصحاب کو پس فتح کیجاویگی واسطے اوسکے پہر بہیجا جاویگا تیسرا لشکر پس کہا جاویگا
کہ دیکہو آیا پاتے ہو اسمیں اوس شخص کو کہ دیکہا ہو اوسنے اوسکو کہ دیکہا ہی اوسنے آنحضرت
کے یاروں کو پہر ہوگا سبب جوتہے لشکر کا بیچے جو تہی مرتبہ میں پس کہا جاویگا کہ دیکہو آیا دیکہتے ہو اسمیں
کسیکو کہ دیکہا ہو اوسکو کہ دیکہا ہو کسیکو کہ دیکہا ہو اوسنے پیغمبر خدا صلعم کے اصحاب کو پس پایا
جاویگا ایسا شخص پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکے نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے اسی حدیث

مین مذکور ہوا معجزہ آنحضرت کا اور فضیلت اونکے صحابہ کی اور تابعین کی اور تبع تابعین کے
یعنے تینون قرنونکی جیسیکہ حدیث آیندہ مین صراحۃً مذکور ہی اور اس روایت مین تین قرن
مذکور ہوے اور فقط مسلم کی روایت مین کہ آگے اوسکے ہی چار قرن مذکور ہوے اصحاب اور تابعین
اور اتباع اور تبع اتباع اور صحیح بخاری کی ایک روایت مین ہی بیچ حدیث خیر القرون کے چار درجے مذکور
ہوئی ہین اور چونکہ اہل خیر نادر تہے چوتہے قرن مین اقتصار کیا تین ہی قرنون پر اکثر روایتونمین
بسبب کثرت اہل علم و صلاح کے اور قلت بیوقوفی اور فساد کے اونمین پس صحیح مسلم مین عائشہ سے
ہی بطریق مرفوع کے خیر الناس القرن الذی انا فیہ ثم الثانی ثم الثالث اور روایت کی
طبرانی نے ابن مسعود سے بطریق مرفوع کے خیر الناس قرنی ثم الثانی ثم الثالث ثم یجیء قوم
لاخیر فیہم ع ح اور فرمایا خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم
ثم ان بعدہم قوما یشہدون ولا یستشہدون ویخونون ولا یؤتمنون وینذرون
ولا یفون ویظہر فیہم السمن وفی روایۃ ویحلفون ولا یستحلفون متفق علیہ
وفی روایۃ لمسلم عن ابی ہریرۃ ثم یخلف قوم یحبون السمانۃ یعنے بہترین امت میرے قرن
میرا ہی یعنے اصحاب میرے پہر بہترین امت کے وہ لوگ ہین کہ متصل اونکے ہین یعنی تابعین پہر وہ لوگ
کہ متصل ہین اونکے یعنے تبع تابعین پہر تحقیق بعد ان تین قرنون کے ہوگی ایک قوم کہ گواہی دینگے اس
حالمین کہ نہین طلب کیجاویگی اونسے گواہی اور خیانت کرینگے اور امین نہ پکڑے جاوینگے اور اعتماد
نکیا جاویگا اونپر یعنے خیانت اونکی ظاہر ہوگی کہ اصلا محل امانت نہونگے اور نذر مانینگے اور وفا
نکرینگے اور ظاہر ہوگا اونمین مٹاپا اور ایک روایت مین ہی اور قسم کہاوینگے اور نہ قسم دیے جاوینگے
یعنے قسمین کہاوینگے بلاضرورت و بغیر حاجت نقل کی یہہ حدیث بخاری و مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت
مین ابوہریرہ سے یون ہی کہ پہر پیچہے آویگی ایک قوم کہ دوست رکہیگی فربہی کو **ف** قرن ہر زمانہ کے
لوگ اور وہ مقدار توسط کے ہی بیچ عمر اہل زمانہ کے لیا گیا ہی یہہ لفظ اقتران سے پس گویا وہ ایسی
مقدار ہی کہ نزدیک ہوتے ہین اوسمین اوس زمانہ کے لوگ اپنی عمر و تمیز اور احوال مین اور بعضون نے
کہا کہ قرن چالیس برس کا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا اسّی برس کا اور بعضون نے کہا سو برس کا لیکن بہت
صحیح قول یہی ہی کہ معتبر اوسمین کوئی عدد معین زمانہ سے نہین ہی پس قرن آنحضرت کا صحابہ ہین

اور تہی مدت اوسکی وقت رسالت سے صحابہ کی وفات تک ایک سو دس برس اور قرن تابعین کا
سید صاحب بیس ستر برس تک اور قرن اتباع تابعین کا دہائی لیکر قریب دوسو برس تک اور اسوقت
ظاہر ہوئیں بدعتیں اور پیدا ہوئے نئے حیرت عجیب و غریب اور سر اوٹہایا علماء سو نے اور کہولیں ریاست معتزلہ
اور مشتہر ہوئے اعتزال اور پہلے اختلافات اور ناقص ہونے لگے احکام سب کے دور دور اور ظاہر ہوا
مصداق اس قول محمد صادق کا یعنی بعد ان تین قرنوں کے ہو گی ایک قوم کہ گواہی دینگے آگے پہلے سے
معلوم ہوا کہ گواہی دینی پہلے طلب کے مسنون ہے لیکن اکثر لوگ اس مسئلہ کو او رحدیث میں
آئی ہے کہ بہتر گواہ وہ شخص ہے کہ گواہی دیوے اسکے کہ طلب کیجاوے اور سب گواہی اور وجہ تطبیق
کی ان دونوں حدیثوں میں یہہ ہے کہ گواہی دینی پہلے طلب کے بری اوس جگہ ہے کہ معلوم ہو گواہ ہونا اسکا
اسلئے کہ وہاں گواہی دینی پہلے طلب کے ضائع ہے اور محمول ہے عرض پر اور اچہی اوس جگہ ہے کہ معلوم
نہیں گواہ ہونا اوسکا لیکن جو دیتا ہے کہ میں گواہ ہوں تا وقت طلب گواہی کے قاضی کے پاس اگر
گواہی دیوے اور پہر نامیں گے اور نذر مانا کرینگے اور پورا نہ کرینگے اور اسکے برکس کے خلاف نیکو کے کرا وسکے
حق میں نا پسند نہیں فرمایا ہے پر اونکی تائید دیکہا اون پر کان تیرہ مستقر اسکے یعنی دیا کرے ہیں روکر
اور دیتے ہیں اونہیں سے کہ ہو گی پیر اوسکی بات پوری اور سیدا جو گا اونمیں موٹا پا یعنی دینی بہیت کہا
اور سے اور تہم اور ترو کے پیدا ہوگی یہہ کہ خلقی او طبیعی ہو اور بعضوں نے کہا کہ مراد اوس سے دینی
احوال میں ہی یعنے تکبر کرینگے اور دعوی کرینگے اوسچیز کا کہ نہیں ہے اونمیں قسم کمال و شرف سے اور
نادر بستی نے کہا کہ یہہ کہا یہ ہی علت ہے اور قلت اہتمام کے ساتھہ امر دین کے اسلئے کہ غالب ریہ ہیں
یہی ہے کہ بہت اہتمام کرتے اسکا کہ ریاضت میں ڈالیں نفسو کو بلکہ بڑی ہمت اونکی حظوظ نفسانی
اور رہا ہی اور شرح مسلم میں ہے کہ کہا علماء نے کہ فربہی مذموم وہ ہی کہ قصد کر کر حاصل کرے اور جو کہ
خلقی ہے وہ اسمیں نہیں ہے اور ... ظاہر ہونگے اس سے معنے اس روایت کے ان اللہ یبغض الحبر
السمین پس ملاحظہ امور کی سمت رکہتا ہے ایا ورمہ کو ع ح اور روایت کی ابن ماجہ
کہ فرمایا اکرموا اصحابی فانہم خیارکم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم
یظہر الکذب حتی ان الرجل لیحلف ولا یستحلف ویشہد ولا یستشہد

مِنَ الْاِثْنَیْنِ اَبْعَدُ وَلَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ
سَرَّتْهُ حَسَنَتُهٗ وَسَاءَتْهُ سَیِّئَتُهٗ فَهُوَ مُؤْمِنٌ ٭ یعنی تعظیم کرو میری یارونکی یعنے
زندگی مین اور بعد مرنیکے بہی اسلیئے کہ وہ نیکترین تمہارے ہین امت ہیر وہ لوگ کہ قریب اونکے ہین یعنی
تابعین پہر وہ لوگ کہ قریب اونکے ہین یعنے تبع تابعین پہر ظاہر و شایع ہوگا جہوٹ اور خیانت یہانتک
کہ تحقیق ایک شخص ہوگا کہ قسم کہاویگا حال آنکہ قسم نہین دیا جاویگا اور گواہی دیگا حال آنکہ
گواہی نہین طلب کیا جاویگا آگاہ ہو جو شخص کہ خوش لگے اوسکو بیچولا بیچ بہشت کا یعنے چاہے کہ بیچون بیچ
بہشت مین رہے کہ بہترین جگہون بہشت کا ہی پس چاہیے کہ لازم پکڑے جماعت کو اسلیئے کہ بلا شبہ شیطان
ساتہہ تنہا کے ہی یعنے جو کہ خود رائی ہی اور متابعت جماعت کی نہین کرتا اور شیطان دو شخص سے دور
ہی اور ہرگز نہ تنہا ہو مرد ساتہہ عورت اجنبیہ کے اسلیئے کہ شیطان تیسرا ان تین شخصونکا ہی کہ
مرد اور عورت اور شیطان ہین پس ضرور ہی بہکا دیگا اون دونونکو اور جسکو خوش کرے نیکی اوسکی
اور غمگین کرے اوسکو بدی اوسکی پس وہ مومن ہی ٭ ف ٭ نیکترین تمہارے ہین امت اور
کیونکر نہون کہ مصاحب و ملازم اور حاضرین درگاہ رسالت کے اور تربیت یافتہ علم و عمل اونکے ہین
اور اونمین سے کہ جنہون نے ملازمت وصحبت نہین کی دیکہنے والے جمال باکمال اونکے تہے شیخ ابو طالب
مکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک نظر سے کہ جمال مصطفےٰ پر پڑے ایسا کچہہ حاصل ہوتا تہا اور کشود کار ہوتا
تہا کہ اوروں کو وہ چلون مین اور خلوتون مین نہین ہوتا اور ایمان عیانی اور یقین شہودی کہ اونکے لیئے
ہی کسیکو وہان شرکت نہین صلے اللہ علیہ وعلیہم اجمعین یعنے تبع تابعین بہی تین گروہ بہترین امت
اور سردار ملت کے ہین اور غالب اون زمانونمین اور اون زمانہ کے لوگونمین صدق و دیانت اور عفت
و امانت تہے بعد اونکے امر بالعکس ہوا جیسا کہ فرمایا پہر ظاہر و شایع ہوگا جہوٹ و خیانت دین و دنیا
مین یہہ اشارہ ہی طرف ظہور و شیوع بدعتون اور خواہشون نفسانی کے لازم پکڑے جماعت کو یعنے
سواد اعظم کو اور اوس چیز کو کہ اوسپر جمہور ہین صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کے اور مناسبت
اونکی کرے پس داخل ہی اسمین محبت اونکی اور بزرگ جاننا اونکا پس وہ مومن ہی یعنی علامت
مومن کامل کی یہہ ہی کہ نیکی کرنے سے خوش ہو اور اگر بدی وجود مین آوے تو غمگین و ناخوش ہووے
اور کہا ہی علمانے کہ یہہ نشان ہی زندگی دل کا اور منافق جو قیامت پر ایمان نہین رکہتا برابر ہی

اوسکے نزدیک نیکی وبدی حال اکہ فرمایا اللہ تعالے نے وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ
یعنے نہیں برابر ہی نیکی و بدی ہیچ ہیچ اور روایت ہی ترمذی سے کہ فرمایا لَا تَمَسُّ النَّارُ
مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي یعنے نہیں لگیگی آگ اوس مسلمانکو کہ دیکہا ہی مجکو یا دیکہا ہی
اوسکو کہ دیکہا ہی اوسنے مجکو یعنے اور فرا اسلام مرے اور کہا ترمذی نے کہ فرمایا اَللّٰهَ اَللّٰهَ
فِي أَصْحَابِي اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي
أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي
فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ یعنے ڈرو اللہ سے پہر ڈرو اللہ سے بیچ معنی کے
حق میں کرر فرمایا واسطے تاکید وسالوکے یعنے یاد کرو اونکو سوائے تعظیم وتوقیر کے اور ادا کرو
حق صحبت اونکی کا ساتہہ میرے نہ کرنا اور نہ کرنا اونکو نامہ دلتا نہ کے بعد میرے کر ڈالو اونکی طرف
تیر نہ کہاؤگے اور عیب گیر ہوئے پس جو شخص کہ دوست رکہتا ہی اونکو پس سبب دوستی رکہی میرے
اونکو دوست رکہتا ہی یا نہ یہ معنے ہیں کہ بسبب دوست رکہنے اوسکے مجکو دوست رکہتا ہی اونکو
اور یہہ معنی بہت مناسب ہیں ساتہہ قول اوسکے کے اور جو شخص کہ دشمن رکہتا ہی اونکو پس
دشمنی میرے کے دشمن رکہتا ہی اونکو اور جو شخص کہ ایذا دے اونکو پس تحقیق اوسنے ایذا دی مجکو یعنے
حکما اور جو شخص کہ ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی خدا کو اور جو شخص کہ ایذا دی خدا کو پس نزدیک ہی
کہ پکڑیگا خدا اوسکو یعنے عذاب کریگا اوسکو دنیا میں یا آخرت میں ف جو شخص کہ دوست رکہتا ہی
الخ حاصل یہہ کہ دوست رکہتا ہی اونکو اسلیئے کہ وہ دوست رکہتا ہی مجکو اور دشمن رکہتا ہی اونکو
اسلیئے کہ وہ دشمن رکہتا ہی مجکو عیاذا باللہ پس حق ہی قول اوسکا کہ کہتا ہی کہ جسنے برا کہا اونکو
پس واجب القتل ہوا دنیا میں جیسے کہ اوپر گذرا بیان اسکا اور کہا ہی علمائے کہ علامت صحت
محبت اور نشان درستی محبت کا یہہ ہی کہ محبوب سے سرایت کرے اور کرے طرف متعلقوں اوسکے پس
نشان محبت خدائے عزوجل کی محبت رسول اللہ کی ہی اور نشان محبت رسول کا محبت اوسکے آل و اصحاب
کی ہی اور اسیطرح سمجہ لے اسکو اور جو شخص کہ ایذا دے اونکو لعنت اوسپر کہ نکالی گئی یہہ حدیث اس
قول اللہ تعالی کے سے إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ
لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا

بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ط یعنی بلاشبہ جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین اللہ کو اور اوسکے رسول کو لعنت کی
اونکو اللہ نے دنیا اور آخرت مین اور تیار کر رکہا ہی اونکے لیئے عذاب خوار کرنیوالا اور جو لوگ کہ ایذا دیتے
ہین مومن مردون اور مومن عورتونکو بغیر قصور کیئی ہوئے پس تحقیق اوٹہایا اوٹہایا اونہون نے بہتان اور
گناہ ظاہر ع ہہ اور روایت کی ہی بیچ شرح سنہ مین کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ كَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ
فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَیْفَ نَصْلُحُ یعنے مثل اصحاب میرکی درمیان امت میرکے مانند نمک کے ہی
طعام مین نہین سنورتا کہانا مگر ساتہہ نمک کے کہا حسن بصری نے یعنے بعد سنے اس حدیث کے بیشک تحقیق
جاتا رہا نمک ہمارا پس کیونکر سنورین ہم **ف** یعنی حال ہمارا یہہ حسرت کہتے ہین اوپر
گذرنے بعضے صحابہ کے باوجودیکہ انکے زمانہ مین وجود صحابہ کا تہا اور وفات حسن بصری کی سنہ ایکسو
دس مین ہی کہتا ہو مین کہ سنورتے ہین ہم اونکے کلام سے اور روایتونسے اور معرفت مقامات اور حالات
اونکیسے اور اونکے اخلاق و صفات کی پیروی کرنیسے اسلیئے کہ اعتبار ان چیزونکا ہی نہ ذاتون اونکی کا
ح ہہ اور روایت ہی ترمذی سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ
بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنے نہین کوئی صحابہ میر مین سے کہ مرے کسی
زمین مین مگر کہ اوٹہایا جاویگا وہ قبر سے سردار کہ کہینچنے والا ہوگا اوس زمین والونکو بہشت کیطرف
اور سبب روشنی کا ہوگا اونکے لیئے یعنے ہادی ہوگا اونکا روز قیامت کے ہہ **اور** روایت کیا ترمذی اور
خطیب نے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا
لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّكُمْ یعنے جسوقت کہ دیکہو تم اون لوگونکو کہ برا کہتے ہین میری صحابیونکو پس کہو
لعنت خدا کی ہو تمہاری اس فعل پر **ف** اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ لعنت اونکی پہرتی ہی
اونہین کیطرف اسلیئے کہ وہ اہل شر و فتنہ ہین اور صحابہ اہل خیر سے کہ مستحق ہین رضا و رحمت کے
اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ اگر لعنت فعل پر کرین نہ ذات پر تو قریب باحتیاط ہو **اور** روایت کی
ابن عدی نے عائشہ سی بطریق مرفوع کے اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَؤُهُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ تحقیق بد اسے
امت میرکے بہت جرات رکہنے والے لڑنے ہین میرے اصحاب پر ہہ **اور** حدیث مرفوع مین ہی
یَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُّسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ

ف یعنی علمی اور حالی نیکیوں کی پیروی سے ۱۲

مشہور ہے کہ زمانہ گذرا ہو اس میں ایک قوم کرام رکھیں گے وہ کہیں گے ابھی چھوڑ دینگے اسلام کو پس قتل کرو ان
کو اسلئے کہ وہ مشرک ہو گئے اور ایک روایت میں ہی تنتحلون حب اهل البیت ولیسوا
کذلک وآیة ذلک انهم یسبون ابابکر و عمر وہ دعوی کرینگے الفت کی محبت کا اور نہیں ہونگے
وہ ایسے اور نشانی انکی یہی کہ وہ برا کہیں گے ابوبکر و عمر کو پس یہہ روایت صواعق محرقہ میں ہی اور روایت
کی حکمت ... تواریخ کے لکھنے والے نے اہل بیت کو اور ... بعضے صحابہ کو ... مقطع
ہو ایسے اسلام ... قولہ تعالی ... ہمیشہ تری ... [illegible] ... اسلئے ... درجے
جنت ... اور صحابہ کو ... اور روایت ... ہی کہ وقال سألت ربی عن اختلاف
اصحابی من بعدی فاوحی الی یا محمد ان اصحابک عندی بمنزلة النجوم فی السماء بعضها
اقوی من بعض ولکل نور فمن اخذ بشیء مما هم علیه من اختلافهم فهو عندی علی هدی
یعنی پوچھا میں نے پروردگار سے اختلاف صحابہ اپنی کو جو میرے بعد جو اختلاف کرینگے آپس میں فروع
شرائع میں بعد میرے ... کیا حکمت ہی پس وحی کی اللہ تعالی نے طرف میرے کہ اے محمد اصحاب تیرے
نزدیک میرے بمنزلہ ستاروں کے ہیں آسمان میں بعضے ان ستاروں میں قوی تر اور روشن تر ہیں بعض سے اور واسطے
ہر ایک کے نور ہی ہے اور اسی طرح واسطے ہر ایک کے اصحاب میں سے نور ہی بقدر استعداد اسکے پس جس شخص نے کہ
ساتھ اوس چیز کے کہ وہ اوس میں اختلافات آپس میں مسایل علم و فقہ کے لیں وہ نزدیک میرے ہدایت پر ہی
ف نمرہ ستاروں کے بیچ تشبیہ کے ظاہر کرنے ہدایت اور باطل کرنے ضلالت کے ہے اسلئے کہ ستارے ہیں
کہ جیسے ستاروں سے راہ بر و بحر کی معلوم ہو جاتی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وبالنجم هم یهتدون
اور ستاروں سے راہ پاتے ہیں ویسے ہی ان سے راہ حق معلوم ہوتی ہے اور بری راہ باطل ہوتی ہے جس
شخص نے کہ لیا کچھ اوسکے کہ وہ ... میں ... اس سے معلوم ہوا کہ اختلاف اماموں کا ہی رحمت ہی امت کے
لیے کہا علماء نے کہ مراد اس سے اختلاف فروع میں ہے نہ اصول میں جسپر دلالت کرتا ہی اسپر قول آنحضرت
کا جو ... من بعدی ... سید جمال الدین نے کہ ظاہر یہہ ہی کہ مراد وہ اختلاف ہی کہ دین میں
اختلاف ... کا اس ... اور نہ اختلاف کرنے بعضے صحابہ کے بعض سے خلافت
وامارت میں کہ جو ... کہ ظاہر ہی کہ اختلاف خلافت کا نہیں ہے اختلاف فروع دین کے ... تھا کہ ...
ہوا ہر ایک کے اجتہاد سے ...

ختم ہوا ترجمہ ، باب تیسرا بیچ فضائل خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فصل بیچ
فضائل ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ، فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ مِنْ اَمَنِّ
النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ متفق علیہ وعنہ البخاری ابابکر ولو کنت
متخذا خلیلاً لاتخذت ابابکر خلیلاً ولٰکن اخوۃ الاسلام ومودتہ لا
تبقین فی المسجد خوخۃ الا خوخۃ ابی بکر وفی روایۃ لو کنت متخذا خلیلاً
غیر ربی لاتخذت ابابکر خلیلاً تحقیق بہت عطا کرنیوالے لوگوں میں سے مجھپر نہایت خرچ
کرنیوالے اپنے سبب سے اپنی صحبت میں یعنے دوام ملازمت اپنی میں ساتھ لگائی رکھنے نفس
اپنی کے میری خدمت میں اور اپنی مال میں یعنی خرچ کرنے مال اپنی میں میری راہ میں ابوبکر ہیں نقل کی ہی
بخاری و مسلم نے اور نزدیک بخاری کے ابابکر واقع ہوا ہی اور اگر ہوتا میں پکڑنیوالا دوست خالص
جانی تو البتہ پکڑتا میں ابوبکر کو ایسا دوست ولیکن برادری کہ بیچ مسلمانی کے ہی اور محبت اوسکی باقی
اور ثابت ہی باقی نچھوڑی جاوے مسجد میں کوئی کھڑکی یا روزن دیوار میں مگر کھڑکی کہ ابوبکر کی تو کہ
بیچ ہی اور ایک روایت میں یوں ہی کہ اگر ہوتا میں پکڑنیوالا دوست سوائے رب اپنے کے تو البتہ
پکڑتا میں ابوبکر کو دوست ف خلیل خلت سے ہی ساتھ پیش خ کے بمعنی صداقت و محبت متخلل ہونے کے
یعنے درآمیدہ الی اندر قلب محب کے کہ باعث ہی طرف اطلاع محبوب کے اور محبت کے یعنے اگر رواہوتا مجکو
کہ پکڑوں میں کوئی دوست خلق میں سے باین صفت کہ محبت اوسکی میرے دلکے اندر آئی اور مطلع ہوتا
وہ میرے بھید پر تو ابوبکر کو ایسا دوست پکڑتا میں کہ لایق اور قابل اس صفت کے ہی ولیکن نہیں ہی میرے
لیئے محبوب باین صفت مگر حق سبحانہ تعالیٰ کے دوست رکھنا میرا خلق کو اوپری دلسی ہی اور آگاہ نہیں
میرے بھید پر سوا حق تعالیٰ کے اور یا خلیل خلت سے ہی ساتھ زبر خ کے بمعنے حاجت کے یعنے اگر پکڑتا میں
کوئی دوست کہ رجوع کرتا میں اوسکی طرف اپنی حاجتوں میں اور اعتماد کرتا میں اوسپر اپنی مہمات میں
تو ابوبکر کو پکڑتا میں ولیکن اعتماد میرا تمام امور میں اور رجوع میری تمام احوال میں خدا ہی کیطرف
ہی اور وہی ہی ملجا و ماوی میرا اور یہہ معنے اقرب انسب ہیں ساتھ سیاق حدیث کے ولیکن محدثین
نے حکم کیا ہی کہ معنی اول اوجہ اور اولی ہیں اور خوخہ ساتھ زبر خ معجمہ اور واو ساکن کے درمیان
اونکے روزن کہ چھوڑا جاوے دیوار میں تا روشنی گھر میں آوے یعنے روشندان اور بعضوں نے کہا

۴۹

کھڑکی کو کہتے ہیں اور جو گھر کہ بنے ہوئے مسجد شریف میں ہے اوس میں کھڑکیاں تھیں کہ اون میں سے مسجد
شریف میں آتے تھے بار اور لوگ کہ اون میں سے مسجد شریف میں دیکھتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار اسی مرض کہ اپنی طرف چلا قریب صفہ دیکھے اور پردہ کا کہ گفتگو کی اور لوگ اس باب میں اور حضرت لوگوں نے کلام کیا اس باب میں تو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسے یہ کام اسی طرح سے نہیں کیا ہے بلکہ میں حکم خدا عز وجل کا کیا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے درخواست کی کہ اس دیوار میں ایک سوراخ چھوڑیں تاکہ دیکھ لیا کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وقت کہ آویں مسجد میں لیکن نہ مانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو چھوڑیں دروازہ اگرچہ مقدار بالکل جو کی اور جاننا چاہیئے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے بیچ شرح صحیح بخاری کے لکھا ہے کہ آئی ہیں اس باب میں حدیثیں طرق متعددہ سے کہ ظاہر میں مخالف ہوتی ہیں اس حدیث کے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے باب میں آئی ہیں اور جملہ حدیث سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ہے کہ کہا حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بند کرنے دروازوں کے کہ جاری مسجد کے تھے مگر دروازہ علی رضی اللہ عنہ کا کھلا رکھا روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی نے اور اسناد اس کی قوی ہے اور روایت کی طبرانی نے اوسط میں ساتھ رجال ثقات کے کہ صحابہ جمع ہوئے اور کہا یا رسول اللہ حکم کیا آپ نے اصحاب کو [illegible] بند کیا اور کھلا رکھا دروازہ علی کا فرمایا آنحضرت نے کہ میں نے نہیں بند کی ہیں [illegible] بلکہ خدا نے بند کیے اور کھلا رکھا اور یہی حکم کیا گیا [illegible] ساتھ بند کرنے دروازوں کے سوائے دروازہ علی کے اور اسی طرح روایت کی احمد و نسائی نے ابن عباس و ابن عمر سے کہ کہا شیخ ابن حجر نے کہ ہر ایک ان حدیثوں میں سے لائق حجت کے ہے اور معارضہ درمیان حدیث علی رضی اللہ عنہ کے اور حدیث کے کہ وارد ہوئی ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے اور وجہ تطبیق کی اس میں یہ ہے کہ حکم ساتھ بند کرنے دروازوں کے اور کھلی رہنے دروازہ علی رضی اللہ عنہ کے اول میں تھا وقت بنانے مسجد کے کہ تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دروازہ طرف مسجد کے کہ جاتے تھے اور نکلتے تھے اوسی سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کہ جس مسجد میں کوئی جنبی [illegible] اور حکم ساتھ [illegible]

۲/۱

کرنے کہڑکیون کے سوای ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کہڑکی کے آخرمین تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض مین کہ باقی
رہی تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مین دو تین دن اور دلیل اس کلام کی یہہ ہی کہ وارد ہوا
ہی کہ جب حکم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سا تہہ بند کرنے دروازون کے سوای دروازہ علی رضی اللہ عنہ
کے تو ای حمزہ بن عبد المطلب بعد اسکے کہ ظاہر ہوا اونسے فرمان برداری مین کچہہ توقف اور اوسکی
آنکہین ڈبڈباتی تہین اور پانی جاتا تہا اونسے اور کہا یا رسول اللہ باہر نکالدیا آپ نے اپنے چچا کو اور
رکہا چچا کے بیٹے کو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای چچا میرے حکم کیا گیا مین ساتہہ اسکے اور مجکو
اسمین کچہہ اختیار نہین پس ذکر کرنے حمزہ کے اس قصہ مین جانا گیا کہ یہہ مقدم تہا اسلیے کہ حمزہ رضی اللہ عنہ
غزوہ احد مین شہید ہوے ع ح اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنَّهٗ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ
اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا یعنے اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست دلی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست
دلی ولیکن ابوبکر میرے بہائی ہین اور یار ہین اور تحقیق دوست دلی پکڑا ہی اللہ نے تمہارے صاحب کو
کہ عبارت ہی اونکی ذات شریف سے ف بہائی میرے دین الخ اور احمد کی روایت مین ہی اخی فی
الدنیا وصاحبی فی الغار یعنے بہائی میرے ہین دنیا مین اور یار میرے ہین غار مین اور ابویعلی کی
مسند مین ہی ابن عباس سے ابوبکر صاحبی ومونسی فی الغار سدوا کل خوخۃ فی المسجد غیر خوخۃ
ابی بکر یعنے ابوبکر یار میرے ہین اور غمخوار میرے غار مین بند کردو تمام کہڑکیان کہ مسجد مین ہین سوا ابوبکر
کی کہڑکی کے کہا ابوحاتم نے کہ یہہ قول حضرت کے سدوا الخ دلیل ہی اوپر قطع طمع تمام لوگون کے
خلافت سے سوای ابوبکر کے اور دوست دلی پکڑا ہی اللہ نے تمہارے صاحب کو یعنی حدیث سے دوست
دلی پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالی کو معلوم ہوا اور اس حدیث سے دوست دلی پکڑنا خدا
کا آنحضرت کو تا معلوم ہو کہ جو کوئی محبت مین صادق ہی مرتبہ محبوبیت کو پہنچتا ہی یحبہم ویحبونہ
یعنے دوست رکہتا ہی اللہ اونکو اور وے دوست رکہتے ہین وہ اللہ کو فرد ہر کہ او در عشق صادق آمد است
بر وی مشکل معشوق عاشق آمد است اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ کے تہے اور حبیب اوس
محب کو کہتے ہین کہ مرتبہ محبوبیت کو پہنچے اور بعضے خلت کو اعلی اور اخص کہتے ہین اور آنحضرت
کو جامع کہتی ہین درمیان مرتبہ محبت اور خلت کے اور آنحضرت کی خلت کو اتم اور کامل کہتی ہین

خلت ابراہیم علیہ السلام کہ اول الخ اور یہ حدیث دلیل ظاہر ہی اسپر کہ ابو بکر افضل ہیں صحابہ
سے ع ح وعن عائشة قالت قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مرضه ادعی
لی ابا بکر اباک واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا
ولا ویابی الله والمؤمنون الا ابا بکر رواه مسلم وفی کتاب الحمیدی انا اولی بدل انا
ولا کہا عائشہ نے کہ کہا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں کہ بلا واسطے
میرے ابو بکر کو کہ باپ تیرا ہی اور بلا اپنی بہائی کو یعنی عبد الرحمن کو تاکہ حکم کروں میں ایک لکھنے کا اسلئے
کہ میں ڈرتا ہوں یہ کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنیوالا یعنی خلافت کی بر تقدیر نہ لکھنے کے اور ڈرتا ہوں
یہ کہ کہے کہنے والا کہ میں مستحق ہوں واسطے خلافت کے حالانکہ نہیں ہوگا مستحق خلافت کا باوجود ابو بکر
کے اور کوئی حدیث کہ دلالت کرتی ہی اسپر قول حضرت کا اور انکار کریگا نہیں چاہیگا اللہ تعالی اور مومن
مگر ابو بکر کو نقل کی یہہ مسلم نے اور بیچ کتاب حمیدی کے واقع ہوا ہی انا اولی بجای انا و لا کے یعنی میں
لائق تر ہوں ساتھ خلافت کے اور نہیں مستحق ہی دوسرا غیر میرا **ف** طیبی نے قاضی عیاض سے
نقل کیا ہی کہ یہہ روایت جو یہ حدیث ہی اور اسحدیث میں اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کے بعد حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شیعہ جو دعوی نص کا کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اور وصیت
کرنیکا اونکے حق میں محض باطل ہی کیونکہ اصل اوسکی نہیں بانتہا ہی شمار اونکے اور اول جو جھٹلایا اونکو علی رضی
اللہ عنہ نے جھٹلایا ہی جسوقت کہ پوچھی گئی کہ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہی کہ نہیں وہ قرآن میں فرمایا
علی رضی اللہ عنہ نے کہ نہیں میرے پاس مگر اس صحیفہ میں الخ اگر اونکے پاس نص ہوتی تو ذکر کرتے ع
اور بخاری مسلم میں ہی کہ کہا جبیر بن مطعم نے کہ اتت النبی صلی الله علیه وسلم امراة فکلمته
فی شیء فامرها ان ترجع الیه قالت یا رسول الله ارایت ان جئت ولم اجدک کانها
تريد الموت قال فان لم تجديني فاتي ابا بكر يعني آئی آنحضرت کے پاس ایک عورت اور کلام
کیا آپ سے کسی چیز میں یعنی کچھہ حاجت چاہی یا کوئی بات پوچھی پس حکم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اس عورت کو کہ اور وقت آوے طرف آنحضرت کے یعنی تاکہ دیوے اوسکو کچھہ یا جواب دیں اوسکی بات کا
کہا اوس عورت نے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو کہ اگر آؤں میں اور نہ پاؤں میں آپ کو کہا جبیر نے گویا کہ وہ عورت
مراد رکھتی تھی ساتھہ نہ پانے آنحضرت کے اونکی موت کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اگر نہ پاوے مجھ

فا

مجکو تو آنا ابو بکر کے پاس **ف** ظاہرا یہہ عورت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایام وفات کے قریب
آئی تہی اور ظاہر اسحدیث سے اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
لیکن نص قطعی نہیں ہی اور باوجود اسکے دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت و منقبت اونکے اور جمہور علما
اسپر ہین کہ نص قطعی خلیفہ کرنے پر کسی جانب مین نہین ہی اور صحت خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی باجماع صحابہ
کے ہی اور شیخ ابن ہمام نے کتاب مسایرہ مین دعوی نص کا ابو بکر کی خلافت پر کیا ہی اور اثبات کیا ہی واللہ
اعلم ع ح وَعَنْ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم بَعَثَهُ عَلٰى جَيْشِ
ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ
مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَجْعَلَنِي
فِي اٰخِرِهِمْ اور روایت کیا بخاری مسلم نے عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بہیجا اونکو
امیر کر کر اوپر ایک لشکر کے کہ ذات السلاسل کو بہیجا تہا کہ نام ایک مین کا ہی کہا عمرو نے پس آیا مین
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا مینے کہ کون محبوب تر ہی طرف آپکے فرمایا عایشہ یعنی وہ
محبوب تر ہی لوگونکی طرف میری عورتون مین سے کہا مینے مردون مین سے یعنی سوال میرا اوسنے ہی یا بتقدیر
یہہ ہی کہ مردون مین سے کون بہت محبوب ہی فرمایا باپ اوسکا یعنی ابو بکر کہا مینے پہر کون بہت محبوب ہی
فرمایا عمر پس گنا آنحضرت نے اور مردونکو یعنی بعد اوسکے سوالون پہر کے پس خاموش ہو رہا مین یعنی سوال سے
بخوف اسکے کہ گردانین آپ مجکو بیچ آخر لوگونکے یعنی تمام لوگونکے آخر یا آخر اون لوگونکے کہ پوچہون
مین اونکو اگر پوچہا مین آپ سے **ف** کون محبوب تر ہی طرف آپکے یعنی اون لوگون مین سے کہ موجود ہین
آپ کے زمانہ مین یا مراد ہین اونسے لشکر والے اور یہہ اسلیے ہی کہ سبب اونکے سوال کا یہہ تہا کہ جب اونکو لشکر کا
امیر کر کر بہیجا تو بعد اونکے بہیجنے کے اونکی کمک کے لیے ابو عبیدہ بن الجراح کو بہیجا ساتہہ دو سو بزرگونکے
انصار اور مہاجرین مین سے کہ ابو بکر و عمر بہی اونمین تہے لیکن امامت عمرو ہی کرتے رہے پس فتح ہوئی
مسلمانونکی اور کافر بہاگے اوسوقت عمرو بن العاص کے خیال مین یہہ آیا کہ مین مقدم ہون تب ہی مین انسے کہ میرے
ساتہہ انکو بہیجا پس جب پہر کر آئے تو آنحضرت سے یہہ پوچہا آنحضرت نے ایسا جواب دیا کہ طمع اونکی منقطع
ہو گئی لیکن موید ہی احتمال اول کو کہ مراد تمام آنحضرت کی اہل زمانہ مین یہہ جواب حضرت کا کہ فرمایا
عایشہ الخ ع ح اور یہہ بخاری مین ہی کہا محمد بن حنفیہ نے کہ بیٹے ہین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا میں نے اپنے والد سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں ای الناس خیر بعد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر قلت ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت
ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین یعنی کون لوگوں میں سے بہتر ہیں بعد آنحضرت کے کہا علی رضی
اللہ عنہ نے کہ ابو بکر بہتر ہیں کہا میں نے پھر کون ہیں کہا عمر اور ڈرا میں کہ کہیں عثمان کہیں سو پوچھا میں نے کہ بعد عمر
کون بہتر ہیں تحقیق سکے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل فرمائیں گے لیکن بعوض اس سوال کے تمدل کر کے یوں
کہا میں نے کہ پھر آپ بہتر ہیں کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ نہیں ہوں میں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے **ف** یہ
انہوں نے از راہ کسر نفسی کے فرمایا والا اس حال ایک وقت سب لوگوں سے وہی بہتر تھے اسلئے کہ یہ ذکر حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل ہو چکے بعد کا ہی ہے ع * کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کنا فی زمن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لا نفاضل بینہم رواہ البخاری وفی روایۃ لابی داؤد قال کنا نقول و
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی افضل امۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ ابو بکر ثم
عمر ثم عثمان رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین یعنی تھے ہم یعنی صحابہ بیچ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں کہ نہیں برابر کرتے تھے ہم ساتھ ابی بکر کے کسیکو یعنی صحابہ میں سے بلکہ اونکو فضیلت دیتے تھے
اور دوسرے پیچھے ساتھ عمر کے نہیں برابر کرتے تھے کسیکو پھر ساتھ عثمان کے پھر چھوڑتے تھے ہم آنحضرت کے اصحاب
کو کہ نہیں فضیلت دیتے تھے ہم درمیان اونکے ایک کو دوسرے پر نقل کی یہ بخاری نے اور ابو داؤد کی
روایت میں ہی کہ کہا ابن عمر نے تھے ہم کہتے آنحضرت کی زندگی کی حالت میں کہ آنحضرت کی امت میں
بہتر بعد آنحضرت کے ابو بکر ہیں پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہم **ف** نہیں فضیلت دیتے تھے ہم الخ مراد
آپس میں فضیلت دینا مثل اونکا ہی کہ اکثر کے صحابہ کو آپس میں فضیلت نہ دیتی ہے ایک کو
دوسرے پر والا اہل بدر و احد اور بیعت الرضوان والے اور تمام علماء صحابہ افضل ہیں اور شاید کہ یہ فضیلت
دینا آپس میں درمیان اصحاب کے مراد ہی اور اہل سنت خاص کر ہیں اولے اور حکم اونکا جو ہی اسکے
بس نہیں وارد ہوگا اعتراض لست ذکر کرنے حضرت علی اور حسن اور حسین اور دونوں چچا ولے
حضرت کے کہ حمزہ اور عباس ہیں رضی اللہ عنہم اور ابو داؤد کی روایت میں ہی کہ کہا ابن عمر نے
تھے ہم کہتے تھے الخ اور امام احمد ابن عمر سے لائی ہیں کہ کہا تھے ہم جاننے رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم

وسلم کے زمانہ مین بہتر لوگون کا ابوبکر کو پہر عمر کو اور کہا ای پر علی بلاشبہ دیئی گئے ہین تین چیزین
کہ اگر اونمین سے میرے لیئے ہو تو بہتر جانو نمین دنیا سے اور اونچیزسے کہ دنیا مین ہی نکاح کردیا
آنحضرت نے اونسے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہ کا اور حاصل ہوئی آنحضرت کے لیئے اونسے اولاد اور
بند کیئے دروازے سبکے علی کے دروازے کے سوائی اور دیا اونکو نیزہ اپنا روز خیبر کے یہہ ذکر کیا شیخ نے
فتح الباری مین * ع * ح * اور روایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاہُ مَا خَلَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِیْہِ اللّٰہُ
بِہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا
خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ یعنی نہین ہی کسیکے لیے نزدیک
ہمارے عطا و انعام مگر کہ بدلا اوتارا ہی ہمنے اوسکا یعنے جو نکا تون یا زیادہ سوائے ابوبکر کے پس
تحقیق ابوبکر کے لیئے نزدیک ہمارے نعمت وبھلائی ہی کہ بدلہ دیگا اوسکو خداتعالی عوض اوس
نعمت کے دن قیامت کے اور نہین نفع دیا مجکو کسیکے مال نے مانند ابوبکر کے مال کے اور اگر ہوتا
مین پکڑنیوالا دوست جانی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست جانی آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا
دوست خدا کا ہی اور سوای خدا کے دوست حقیقی نہین رکہتا مین ف بدلہ دیگا الخ یعنے
بدلہ کامل کہا بعضون نے کہ مراد یدسے نعمت ہی اور وہ مال ہی اور نفس اور اہل و اولاد کہ سب
حضرت کی رضامندی مین صرف کی اور نہین نفع دیا مجکو کسیکے مال نے مانند ابی بکر کے مال کے
کہ جو کچہہ گہر مین رکہتے تہے خدمت بابرکت مین لے آئے اور گہر مین کچہہ نہ چہوڑا اور ذ والخلال
ساتہہ زیر تج کے لقب ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہوا کہ جب تمام مال راہ خدا مین صرف کیا اور خرقہ
پہنا تو بیجائی تکمونکے خلال یعنے کانٹے لگا لیئے بد ... ب ریاض الصالحین مین ہی کہ فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین نفع دیا مجکو کسی مال نے کبہی اوسقدر کہ نفع دیا مجکو ابوبکر
کے مال نے پس روئے ابوبکر اور کہا کہ نہین مین اور مال میرا مگر ملک آپکی اور موافقات مین ہی کہ
فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی مال کسی شخص مسلمان کا بہت نفع دینے والا میرے
لیئے ابوبکر کے مال سے اور تہے آنحضرت حکم کرتے ابوبکر کے مال مین جیسے حکم کرتے اپنے
مال مین اور آیا ہی کہ خرچ کین ابوبکر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس ہزار درہم اور

اور اوسی روایت میں ہے کہ ابو بکر اسلام لائے اسی حالت میں کہ اون کی ملک میں چالیس ہزار درہم تھیں

خرچ کیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں فی سبیل اللہ اور غزوہ میں کہ کیا آزاد کروائے ابو بکر

نے سات غلاموں کو کہ عذاب دیے جاتے تھے اللہ کی راہ میں اور اون میں سے بلال اور عامر بن فہیرہ ہیں بوح

اور دوسری روایت میں ہے کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے أبو بكر سيدنا وخيرنا وأحبنا إلى رسول

الله صلى الله عليه وسلم یعنی ابو بکر سردار ہمارے اور بہتر ہمارے ہیں سب میں اور اس سبب ہمارے بیچ

عمل میں [illegible] کرتے ہیں اور بہت پیارے ہمارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

اور ترمذی نے [illegible] الله صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہ تو یار [illegible]

میرا ہے [illegible] میرا حوض پر [illegible] دیا و [illegible] یار [illegible] میرا

او حالت [illegible] اسی جگہ سے سمجھ کر کہتے ہیں اور مراد یار [illegible] کا

[illegible] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کر اول [illegible] جا کر چھپے تھے

اور یہی مراد [illegible] آیت میں ثانی اثنین اذ هما فی الغار سے [illegible] آیت میں [illegible] وغیرہ [illegible]

[illegible] جیسے [illegible] کے [illegible] میرا یار مخصوص ہی [illegible] گواہی دی

اسلئے کہ احتیاج ہی معیت کا کہ مراد صاحب سے اس آیت میں ابو بکر ہیں رضی اللہ عنہ اسلئے کہا ہے

علماء نے کہ جو کوئی انکار کرے ابو بکر کی صحبت کا وہ کافر ہوتا ہی اسلئے کہ اوسنے انکار کیا نص

جلی کا بخلاف انکار کرنے صحبت اوروں کے مانند عمر و عثمان و علی کے ہ ح ع اور روایت

کی ترمذی نے کہ فرمایا لا ینبغی لقوم فیهم ابو بکر ان یؤمهم غیره یعنی نہیں

لائق ہی واسطے اوس قوم کے کہ اون میں ابو بکر ہوں یہ کہ امامت کرے اون کی غیر ابو بکر

ف یہ دلیل ہی اس پر کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ افضل ہیں سب صحابہ سے [illegible]

ہوا یہ بات ہو مستحق ہونا ابو بکر کا خلافت کے لئے اور یہ لائق تھا مقرر کرنا مفضول کا

با وجود ہونے فاضل کے یعنی جب تک افضل موجود ہو اوس سے کم درجہ والے کو خلیفہ مقرر کرنا لائق نہیں

تھا اسلئے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مقدم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو

امر دین ہمارے میں یعنی امام کیا نماز میں کون ہی کہ پیچھے ڈالے ہمکو امر دنیا ہماری میں یعنی خلافت

میں ہ ح ع اور روایت کی [illegible] اور ابو داود نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہی کہ کہا

أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِي مَالًا فَقُلْتُ
اَلْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ
فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا
أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا یعنے حکم فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ تصدق کرین ہم یعنے
راہ خدا مین کچھہ مال صرف کرین اور موافق پڑا یہہ حکم کرنا آنحضرت کا ساتھہ تصدق کرنیکے نزدیک
میرے مال کثیر کی یعنی اتفاق اوسوقت مین بہت سا مال میرے پاس تہا پس کہا مینے کہ آج کے دن
سبقت لیجا وُنگا مین ابو بکر سے اس امر خیر مین اگر ممکن ہو سبقت لیجانا میرا اوپر انکے دن
یعنے دنو نمین سے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے پس لایا مین آدہا مال اپنا پس فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہ کسقدر باقی رکہا تونے مال اپنے اہل وعیال کیلئے پس کہا مینے کہ باقی چہوڑا
مینے اپنے اہل وعیال کیلئے مانند اسکے کہ لایا ہون یعنی آدہا لایا ہون اور آدہا باقی رکہا
اور لایے ابو بکر رضی اللہ عنہ جو کچھہ کہ اونکے پاس تہا پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ای ابو بکر کیا
چہوڑا تونے اپنے اہل وعیال کیلئے پس کہا ابو بکر نے کہ باقی چہوڑا ہی مینے اونکے لیئے خدا کو اور رسول
خدا کو کہا مینے کہ سبقت نہین لیجا سکنے کا مین ابو بکر رضی اللہ عنہ پر ہرگز ف خدا کو اور رسول
خدا کو یعنے خدا اور رسول کی رضا چہوڑی کاہی یا یہہ معنی ہین کہ کچھہ مال مین سے باقی نہین چہوڑا ہی مینے
فضل خدا کا اور رفاقت اوسکی اور امداد و اعانت رسول خدا کی اونکے لیئے بس ہی اگر کل مال
ابو بکر رضی اللہ عنہ کا زیادہ تہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آدہی مال سے تو کچھہ شبہہ نہین ہی اونکی فضیلت مین
اور اگر کم بہی ہو تو خرچ کرنا کل کا افضل تہا سبقت نہین لیجا سکا مین انسے یعنے آج کہ باوجود موجود ہونے
سبب سبقت کے سبقت نہ لیجا سکا مین تو جانتا ہون مین کہ ہرگز اونپر سبقت نہین لیجا سکیگا اور بعضی روایت
مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونو کے لیئے ما بینکما کما بین کلمتیکما یعنے فرق تم
دونو مین بیچ فضل کے ایسا ہی کہ جیسا تم دونو کی باتو نمین کہ مذکور ہوئین ہی اور آیا ہی کہ ابو بکر
رضی اللہ عنہ حاضر ہوے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین پس فرمایا اپنے أَنْتَ عَتِيقُ اللهِ
مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا یعنے تو آزاد کیا گیا خدا کا ہی آگ دوزخ سے پس اوس دن سے

نام رکھے گئے یعنی لقب دیے گئے ابوبکر عتیق **ف** اور ایسی ہی اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اَبِیْ
بَکْرٍ یعنی جو شخص چاہے دیکھنا طرف آزاد کیے گئے کے آگ سے پس چاہیے کہ دیکھے طرف ابی بکر کے
اور نام انکا عبد اللہ بن عثمان ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ساتویں
پشت میں جا کر نسب انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب میں ملتا ہے اور حاضر ہوئے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ تمام لڑائیوں میں اور بہت سی حد آپکو آنحضرت سے جاہلیت میں اور بعد اسلام میں اور مردوں میں
اول وہی اسلام لائے ہیں اور تھے وہ سفید رنگ دبلے خفیف رخسار جھکے ہوئے پشت داڑھی ہوئی انکی کمر
بلند پیشانی اور انکے ماں باپ اور اولاد اور اولاد کی اولاد سب صحابی ہیں یہ بات کسی صحابی کے
تئیں حاصل نہیں ہوئی اور خلافت انکی کی مدت ہی سال ایک دو برس اور چار مہینے تعد اور مرے مدینہ میں
منگل کی رات بائیسویں تاریخ جمادی الثانی کی سنہ تیرہ ہجری میں درمیان مغرب اور عشا کے
اور عمر انکی تریسٹھ برس کی تھی اور وصیت کی تھی یہ کہ غسل دیں انکو بیوی انکی اسماء بنت عمیس پس
غسل دیا انکو اسماء نے اور نماز پڑھی اوپر انکے عمر بن الخطاب نے اور رہی خلافت انکی دو برس اور چار
مہینے اور روایت کیں انسے حدیثیں ملتی کیں ایک سو بیالیس اور نقل کیں بعض نے اور نہیں روایت کی گئیں
انسے حدیثیں مگر تھوڑی سبب قلت مدت انکی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ع
اور روایت کی ترمذی نے کہ فرمایا اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ
ثُمَّ اٰتِیْ اَهْلَ الْبَقِیْعِ فَیُحْشَرُوْنَ مَعِیْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَکَّةَ حَتّٰی اُحْشَرَ بَیْنَ الْحَرَمَیْنِ
یعنی میں اول اول نکلونگا ہوں کہ پھٹے گی اوس سے زمین یعنی قبر سے جو لوگ اوٹھیں گے اونمیں سے
اول میں ہی اوٹھونگا بعد میرے ابوبکر بعد اونکے عمر کہ ایک حجرہ میں حضرت کے ساتھ مدفون ہیں پھر آؤنگا
میں بقیع کے مدفونوں کے پاس پس اوٹھائے اور جمع کیے جاوینگے وہ ساتھ میرے پھر انتظار کرونگا
میں اہل مکہ کا یہانتک کے جمع کیا جاؤنگا میں درمیان حرمین کے **ف** یعنی درمیان اہل مکہ اور
مدینہ کے محشر قیامت میں یعنی حضرت انتظار کرینگے اہل مکہ کا بقیع میں یہانتک کہ جمع ہونگے
پھر متوجہ ہونگے طرف محشر کے کہ وہ زمین شام کی ہوگی پس جمع ہونگے وہاں ساتھ تمام خلائق کے
ع اور روایت کی ابوداؤد نے [illegible]

الجنۃ الذی یدخل منہ امتی فقال ابوبکر یا رسول اللہ وددت انی کنت معک حتی
انظر الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک یا ابا بکر اول من یدخل
الجنۃ من امتی یعنے آئے میرے پاس جبرئیل پس پکڑا ہاتھ میرا پس دکہایا مجکو وہ دروازہ بہشت کا
کہ داخل ہوگی اوس سے امت میری پس کہا ابوبکر نے یا رسول اللہ دوست رکہتا ہوں مین کاشکے ہوتا مین
ساتہہ آپکے تا دیکہتا مین طرف اوس دروازہ کے پس فرمایا آنحضرت نے آگاہ ہوا ای ابوبکر تو اول اون
شخصونکا ہی کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت مین سے ق آئے جبرئیل الخ یہہ شب معراج مین
ہتا یا اور وقت کہ بہشت مین جاتے تہے تو اول اون شخصونکا ہی الخ یعنے پس دیکہیگا تو دروازہ اوسکا
اور داخل ہوگا سبکے پہلے یا یہہ مراد ہی کہ بہشت کے دیکہنے کی کیا آرزو کرتا ہی تو تیرے لیے ایسی
چیز ہی کہ اعلی اور افضل ہی اوس سے اور وہ در آنا تیرا ہی ساتہہ میرے بہشت مین اور آہین دلیل ہی
اسپر کہ ابوبکر افضل ہین امت مین ورنہ کا ہیکو سبقت کرتے اونسے بیچ دخول جنت کے ح

ع اور روایت کی رزین نے عن عمر ذکر عندہ ابوبکر فبکی وقال وددت ان
عملی کلہ مثل عملہ یوما واحدا من ایامہ ولیلۃ واحدۃ من لیالیہ اما لیلتہ
فلیلۃ سار مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الغار فلما انتہیا الیہ قال واللہ
لا تدخلہ حتی ادخل قبلک فان کان فیہ شیء اصابنی دونک فدخل فکسحہ ووجد
فی جانبہ ثقبا فشق ازارہ وسدہا بہ وبقی منہا اثنان فالقمہا رجلیہ ثم قال
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووضع راسہ
فی حجرہ ونام فلدغ ابوبکر فی رجلہ من الجحر ولم یتحرک مخافۃ ان ینتبہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فسقطت دموعہ علی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما لک
یا ابا بکر قال لدغت فداک ابی وامی فتفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذہب
ما یجدہ ثم انتقض علیہ وکان سبب موتہ واما یومہ فلما قبض رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ارتدت العرب وقالوا لا نؤدی زکوۃ فقال لو منعونی عقالا لجاہد
تہم علیہ فقلت یا خلیفۃ رسول اللہ تالف الناس وارفق بہم فقال لی اجبار فی
الجاہلیۃ وخوار فی الاسلام انہ قد انقطع الوحی وتم الدین اینقص وانا حی

اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ذکر کئے گئے اونکے روبرو ابو بکر رضی اللہ عنہ پس روئے عمر اور کہا
دوست رکہتا ہوں میں کہ ہوتے عمل میرے تمام عمر کے مانند عمل ابی بکر کے ہوتے بیچ ایک دن کے دنوں عمر
اونکی سے یعنی بیچ زمانہ حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا مانند عمل ایک رات اونکے ہوتے راتوں
اونکی سے یعنی بیچ اوقات حیات آنحضرت کے اور رات ابو بکر کی پس وہ رات کہ سفر کیا اور ہجرت
کیا اوسمیں ابو بکر نے ساتھ آنحضرت کے طرف غار کے پس جبکہ پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر
طرف غار کے یعنی اوپر غار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا اوسمیں کہا ابو بکر نے قسم ہی خدا کی نکو
داخل ہو تم غار میں پہلا یہانتک کہ داخل ہوؤں میں پہلے آپ کے اسلئے کہ اگر ہوا اوسمیں کچھ یعنی موذی
پہنچے مجھی ناجمیرات الارض سے یا مانند سانپ بچھو وغیرہ کے تو پہنچے مجھکو ضرر اوسکا نہ آپکو پس داخل
ہوئے ابو بکر غار میں پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جھاڑا اوسکو ابو بکر نے اور پائے غار کی
ایک جانب میں کئی ایک سوراخ پس پھاڑا ابو بکر نے تہبند اپنا اور بند کیا سوراخوں کو تہبند کے ٹکڑوں سے
اور باقی رہے اون سوراخوں میں سے دو سوراخ پس دیدئے اوسمیں دونو پانوں اپنے مانند لقمہ کے
سو پہنچ نہیں پیٹ جسکے تہبند میں سے کچھ اون سوراخوں کے اندر پہر مکو کچھ ریحا تو دو پانو اڑا دئے
تاکہیں راہ موذی جانور کی رہے بند کہا ابو بکر نے آنحضرت کو کہ آئیے پس داخل ہوئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور رکہا سر مبارک اپنا گود میں ابو بکر کے آرام کیا پس کاٹا سانپ نے ابو بکر کے پانو میں سوراخ
سے اور نہ ہلے ابو بکر بخوف اسکے کہ جاگ اوٹھیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گرے آنسو ابو بکر کے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر پس بیدار ہوئے آپ اور دیکہا روتا ابو بکر کو
پس پوچھا آنحضرت نے کہ کیا ہوا تجکو ای ابو بکر کہا ابو بکر نے کہ کاٹا گیا میں فدا ہوں تمپر ماں باپ میرے پس تھوکا
آب دہن مبارک آنحضرت نے پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتے تہے اوسکو ابو بکر پیچھے درد و ایذا پھر رجوع کیا اوس
زہر نے ابو بکر پر اور ہوا یہی سبب موت ابی بکر کا اور رات ابی بکر کی یہ ہی اور دن ابی بکر کا کہ آرزو رکہتا ہوں میں کہ عمل تمام
عمر میرے کے مثل عمل اوس دن کے ہوں وہ دن بیچ جب وفات پائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مرتد ہوئے
بعضے عرب اور کہا کہ نہیں دینگے ہم زکوۃ پس کہا ابو بکر نے اگر نہ دینگے مجکو رسی اونٹ کے پانو باندھنے کی
تو البتہ جہاد کرونگا میں اوپر اونکے بیچ اوسکے پس کہا میں نے ای خلیفہ رسول
اللہ کے موافقت اور الفت کر لوگوں سے اور نرمی کر ساتھ اونکے پس کہا مجکو آیا تو سخت اور قوی

اور بڑا غصہ والا تہا زمانہ جاہلیت مین اور سست و نامرد ہوگیا اسلام مین یعنے ایام اسلام مین اور بیچ
احکام اوسکے تحقیق شان یہہ ہی کہ تحقیق منقطع ہوگئی وحی یعنے پس نہین پہنچ سکتے ہین ہم طرف
یقین کے پس ضرور ہی ہمارے لیے خوب اجتہاد کرنا اور تمام ہوا دین یعنے بموجب قول اللہ تعالے کے اَلْیَوْمَ
اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ یعنے آجکے دن پورا کیا مینے تمہارے لیے دین تمہارا
اور تمام کی مینے تمپر نعمت اپنی * کیا ناقص ہووے دین اور حال آنکہ مین زندہ ہون ف آرام کیا
پس سونا عالم کا عبادت ہی جیسکہ سونا ظالم کا عبادت ہی ساتھ دو اعتباروں مختلف کے یعنی عالم
کا سونا سبب آسایش اور مدد طاعت ہی اسلیئے عبادت ہوا اور سونا ظالم کا عبادت ہوا اسلیئے کہ
کہ آسایش پائی ہی خلق اوتنی دیر اور ہوا ہی سبب موت ابوبکر کا آخر عمر مین کہ سانپ کے زہر کے
اثر سے وفات پائی پس حاصل ہوئی اونکے لئے شہادت اس حالت مین کہ رفیق تہے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے اور یہہ ایسا تہا کہ جیسے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خیبر مین بکری کے گوشت
مین زہر دیا تہا اور وقت وفات کے اوسکا اثر ظاہر ہوا اور کہا ہیں دینگے ہم زکوۃ یہہ کہنا
بطور انکار کے تہا کہ منکر ہوئے وجوب زکوۃ سے اور کہا اونکو آیا تو شجاع تہا الخ یعنے حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نہایت غصہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سستی کرنے پر اور اسمین کمال
شجاعت اور قوت دینی ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی باوجودیکہ آیا ہی کہ حضرت علی
رضی اللہ عنہ بہی ساتھ عمر کے شریک تہے اس رای مین لیکن کچہہ خیال کیا اونہون نے اسکا ۔

ع * ح **فصل** بیچ مناقب عمر رضی اللہ عنہ کے ف مناقب حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے بہت ہین اور کافی ہی اونکی منقبت مین یہہ کہ تائید کی خدا تعالے نے دین کی سبب اونکے
ساتھ قبول کرنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دعا کے اور سب سے اعلی اور افضل یہہ ہی کہ
الہام کیئے جاتے تہے ساتھ صواب کے اور ڈالا جاتا تہا اونکے دلمین حق اور موافق پڑتی تہی
رای اونکی ساتھہ وحی اور کتاب کے اور رای اونکی دلیل ہی حقیت خلافت صدیق کی جیسکہ
قتل ہونا عمار بن یاسر کا دلیل ہی حقانیت علی مرتضی کی رضی اللہ عنہم اجمعین اور روایت
کی ابن مردویہ نے مجاہد سے کہ کہا تہے عمر اپنی عقل سے کہتے ایک بات پس نازل ہوتا ساتھہ
اوسکے قرآن اور ابن عساکر علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے لایا ہی کہ قرآن مین ایک رائی عمر کی رای

ہیں کہ یہ ہی اور اس امر سے لانا ہی بطریق مرفوع کے کہ آنحضرت نے فرمایا کہیں لوگ ایک بات
ایک چیز میں اور کہے عمر اوس میں کچھ اور تب قرآن نازل ہو اوس چیز کے کہ کہے عمر کذا ذکرہ السیوطی
فی تاریخ الخلفا اور کہا کہ موافقات عمر کے زیادہ بیس کے ذکر کیے ہیں علمانے اھ اور روایت
کیا بخاری اور مسلم نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ
مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ أَحَدٌ فِي أُمَّتِي فَإِنَّهُ عُمَرُ یعنے تحقیق تہے الہام کیے گئے بیچ اول
لوگوں کے کہ تہے پہلے تمہارے امتوں میں سے پس اگر ہو میری امت میں کوئی تو پس تحقیق وہ عمر ہوگا
لفظ محدث کا ساتھ زبر دال مشدد کے معنی ملہم کے ہی گویا ساتھ الہام کے بات کیا جاتا ہی اور خبر
دیا جاتا ہی پس کہتا ہی بیچ کتاب نہایہ میں لکھا ہی اور مجمع البحار میں کہا محدث وہ شخص کہ ڈالی
جاتی ہی اوس کے دل میں ایک بات پس خبر دیتا ہی ساتھ اوسکے حدس و فراست ایمانی سے مخصوص کرتا ہی
حق تعالیٰ ساتھ اوسکے جسکو چاہتا ہی اسے بندوں میں سے اور بعضوں نے کہا کہ محدث وہ ہی جب
دل میں کرے ساتھ ایک چیز کے وہ صواب ہو گویا حدیث کیا گیا ہی ساتھ اوسکے اور بعضوں نے کہا
کہ کلام کرتے ہیں ساتھ اوسکے ملائکہ پس اگر ہو میری امت میں کوئی الخ مقصود شک و تردد بیچ وجود
محدث کے اس امت میں نہیں ہی اسلیے کہ امت حضرت کی افضل امتوں کی ہی جبکہ اگلی امتوں میں موجود
ہوں تو اس امت میں بطریق اولی ہو نگے بلکہ مقصود تاکید اور تخصیص ہی جیسکہ کہتے ہیں کہ اگر
میرا کوئی دوست سامنے ہو تو فلانا ہوگا مراد اختصاص فلانے کا ہی ساتھ کمال دوستی کے
اور روایت کیا بخاری و مسلم نے کہ کہا سعد بن ابی وقاص نے اِسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ
عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ
فَقَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ

یعنی پروانگی مانگی عمر رضی اللہ عنہ نے واسطے آنیکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آنحضرت
کے پاس تہین کتنی ایک عورتین قریش مین سے کہ کلام کرتی تہین آنحضرت سے مراد عورتون سے ازواج
مطہرات ہین کہ نفقہ طلب کرتی تہین آنحضرت سے اور بہت طلب کرتی تہین بہ نسبت آپکے کہ آنحضرت
اونکو دیتے تہے درحالیکہ بلند تہین آوازین اون عورتونکی پس جبکہ اذن چاہا عمر رضی اللہ عنہ نے اور جانا
در آنا اوٹہین وہ عورتین اور دوڑین طرف پردہ کی یعنے تاکہ چہپین پس داخل ہوئے عمر اسیحالت
مین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہنستے تہے یعنے مسکراتے تہے بسبب اوٹہنے اور بہاگنے عورتونکے
پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ہمیشہ ہنسائے اللہ دانت آپکے پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ تعجب کیا مینے ان عورتونسے کہ تہین میرے پاس اور غوغا کرتی تہین پس جبکہ سنے اونہون نے آواز
تیری جلدی سے چہپ گئین پردہ مین یعنے تیرے ڈر سے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے یعنے خطاب کرکر اون
عورتونکو کہ ای دشمنون اپنی جانونکی آیا ہیبت رکہتی ہو اور ڈرتی ہو مجہسے اور ہیبت نہین رکہتی
تم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا عورتون نے کہ ہان ڈرتے ہین ہم تجہسے کہ تو نہایت سخت خو اور
نہایت سخت گو ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اور کلام کر اور نہ التفات کر انکے
جواب کی طرف ای بیٹے خطاب کے قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتہہ مین ہی ہرگز نہین
ملتا تجہسے شیطان اسحالت مین کہ تو چلنے والا ہوتا ہی راہ مین مگر کہ چلتا ہی شیطان اور راہ مین
غیر راہ تیری کے **ف** بلند تہین آوازین اون عورتونکی احتمال ہی کہ یہہ بلند کرنا آواز کا ہو پہلے
نہی کے بلند کرنے آواز کے سے اوپر آواز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور احتمال ہی کہ بلندی آواز
اونکی ہوئی ہو بسبب اجتماع اونکی آوازون کے نہ یہہ کہ کلام ہر ایک کا بانفرادہ بلند تہا آنحضرت
کی آواز سے کہتا ہے تینون کہ نہین ہی اس کلام مین دلیل اسپر کہ آوازین اونکی آنحضرت کی آواز سے
بلند تہین تاکہ وارد ہو اشکال ساتہہ قول اللہ تعالے کے **یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ**
فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الخ ای ایمان والو نہ بلند کرو تم آوازین اپنی اوپر آواز نبی کے بلکہ مراد یہہ ہی
کہ اونہون نے اوس حالت مین برخلاف عادت نسبت آوازی اپنی کے بلند کین تہین آوازین اپنی کلام کرنے مین
ساتہہ آنحضرت کے باعتماد حسن خلق آپکے ہمیشہ ہنسائے الخ یعنے ہمیشہ خوش رکہے کہ باعث ہی اسکے
دانتونکے کہلنے کا ولیکن بالضرور کچہہ سبب ہی اسکا اور ظاہر ہوا ہی کوئی امر عجب بسبب مطلع کہجی جکو

[illegible] ١٧

اوس پر تو نہایت سخت جواہم بعد رحمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کے ہی اور ملا علی رحمۃ اللہ علیہ

اسکے لکہا ہی یعنے تو تند کلام اور سخت دل ہی بخلاف آنحضرت کے کہ وہ نہایت خوش خلق ہیں

جسیکہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنے تحقیق تو البتہ خلق بڑے پر ہی

اور فرمایا وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ اور اگر ہوتا تو تند کلام سخت

دل تو البتہ پراگندہ ہو جاتے لوگ ترے گرد سے ۔ مگر کہ جاننا ہی شیطان راہ اور راہ میں جیر راہ تیرے

اور تیری ہیبت کا ایک شائبہ جمع نہیں ہوتا اور تیرے ساتھ نہیں ٹہرتا جسیکہ اوس حدیث میں کہا ہی

کہ شیطان بہاگتا ہی عمر کے سایہ سے لفظ فج ساتھ زبر فا اور تشدید جیم کے راہ کشادہ کو کہتے ہیں

گویا مراد یہ ہی کہ جب ایک راہ کشادہ ہوتی ہی اور ہوسکتا ہی کہ اوسکی ایک جانب سے گذر جاوے لیکن وہ تمام

اسکے واسطے ہیبت تیری نہیں چہوڑتی اوسکو کہ اسطرف آوے ۔ ع ح ۔ اور روایت کیا بخاری

اور مسلم نے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَاَةِ

اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَاَيْتُ قَصْرًا

بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهُ فَانْظُرَ

اِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلَيْكَ اَغَارُ یعنے داخل

ہوا میں بہشت میں پس ناگہاں ملا میں ساتھ رمیصا کے کہ بیوی ابو طلحہ کی تہی اور سنی میں نے آہٹ

پانو کی پس پوچہا میں نے کہ کون ہی یہ آہٹ والا پس کہا کہنے والے نے یعنے جبرئیل نے یا اور کسی فرشتہ نے

یا بہشت کے داروغہ نے کہ یہ بلال ہی اور دیکہا میں نے ایک محل کہ اوسکی جانب میں ہی ایک عورت

نوجوان یعنے مملوکہ یا حور پس کہا میں نے کہ واسطے کسکے ہی یہ محل اور جو کچھ کہ اسمیں ہی اور گرد اسکے

پس کہا ایک جماعت نے فرشتوں میں سے یا محل کے رہنے والوں میں سے کہ یہ عمر بن الخطاب کے لیے ہی

پس چاہا میں نے کہ داخل ہوں میں اوس محل میں پس دیکہوں میں طرف اوسکے یعنے اندر سے جسکہ دیکہا

میں نے اوسے پس یاد کی میں نے غیرت تمہاری یعنے شدت غیرت پس کہا عمر نے قربان ہوں تمپر باپ و

ماں میری یا رسول اللہ کیا تمہارے داخل ہونے پر غیرت کروں گا میں ۔ ف ۔ اور بعضی روایت میں

آیا ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا وَهَلْ رَفَعَنِيَ اللّٰهُ اِلَّا بِكَ وَهَلْ هَدَانِيَ اللّٰهُ اِلَّا بِكَ

یعنے اور نہیں بلند مرتبہ کیا ہی مجکو اللہ نے مگر سبب آپکے اور نہیں ہدایت کی مجکو اللہ نے مگر سبب

[illegible]

تھا اپنے ـ رُمَیْصَاءُ ساتھ پیش را اور زیر میم اور جزم ی کے اور صاد مہملہ ممدودہ کے بیوی تھی
ابو طلحہ انصاری کی اور ماں انس بن مالک کی اول مالک کے نکاح میں تھیں پھر ابو طلحہ کے نکاح میں
آئیں ع ج اور روایت کیا بخاری و مسلم نے کہ فرمایا بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُ النَّاسَ
یُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ وَعَلَیْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا یَبْلُغُ الثُّدِیَّ وَمِنْهَا مَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ
عَلَیَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَیْهِ قَمِیْصٌ یَجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ الدِّیْنَ یعنے اوسوقت کہ میں سوتا تھا دیکھا میں نے لوگوں کو کہ روبرو لائے جاتے ہیں اور دکھائے
جاتے ہیں مجھکو اور اونپر کرتے ہیں بعضے اونمیں ایسے ہیں کہ پہنچتے ہیں سینہ تک اور بعضے اونمیں
سے ایسے ہیں کہ کمتر ہیں اونسے اور روبرو لائے گئے عمر بن الخطاب اصحابی میں کہ اونپر تھا کرتہ کہ
کھینچتے تھے اوسکو یعنے زمین میں بسبب درازی کی اوسکے کہا بعضے صحابہ نے پس کیا تعبیر کی آپنے عمر کے
اس کرتہ کھینچنے کی فرمایا آنحضرت نے کہ تعبیر کیا میں نے اسکو ساتھ دین کے ف کمتر ہیں یعنے کوتاہ
اوتسے کہ سینہ سے اونچے تھے اسطرح تعبیر کیا ہی اسکو علما نے تعبیر کیا میں نے اسکو ساتھ دین کے یعنے قوی
ہوگا دین ایام خلافت اوکی میں باوجود درازی مدت زمانہ اور برکت اونکی کے اور فتوحات جو بنی آدم میں
اونکی حالت حیات میں ع ج اور فرمایا بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ
حَتّٰی اِنِّیْ لَاَرَی الرِّیَّ یَخْرُجُ فِیْ اَظْفَارِیْ ثُمَّ اَعْطَیْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا
فَمَا اَوَّلْتَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ یعنے اوسوقت کہ میں سوتا تھا لایا گیا میرے پاس ایک پیالہ دودھ کا
یعنے پیالہ دودھ کا بھرا ہوا مجھکو لاکر دیا پس پیا میں نے وہ دودھ یہانتک کہ تحقیق میں نے البتہ دیکھی سیرابی
کہ نکلتی ہی میرے ناخونمیں یعنے بسبب کثرت اوس دودھ کے پھر دیا میں نے بچا ہوا اپنا عمر بن الخطاب کو کہا بعضے
صحابہ نے کہ پس کیا تعبیر دی آپنے دودھ کی یا رسول اللہ فرمایا کہ تعبیر دی میں نے اوسکی علم ف بچا ہوا اپنا
الخ یعنے بہت سا خالص چھوٹا بچا ہوا اپنا عمر کو دیا پس نہیں منافی ہی اسکے کہ چھوٹا اونکا حاصل ہوا
صدیق کو بھی اسلیئے کہ وہ بہت تھوڑا تھا اور نہیں منافی ہی اسکے کہ چھوٹا اونکا عثمان اور علی رضی اللہ
عنہما کو بھی پہنچا اسلیئے کہ اونکے لیئے نہیں تھا صاف تعبیر دی میں نے اوسکی علم لکھا ہی علما نے کہ صورت
مثالیہ علم کی اوس عالم میں دودھ ہی جو کوئی خواب میں دیکھے دودھ پیتے تو تعبیر اوسکی یہہ ہی کہ علم خالص نافع
نصیب اوسکو ہوگا اور وجہ مشابہت کی درمیان دودھ اور علم کے یہہ ہی کہ دودھ اول غذا او بدن کی ہی اور

بسبب اصلاح دین کا اور علم اول خدا اور رسول کی ہی اور سبب اصلاح اوسکا مرجع خدا اور رسول
کیا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا بَینَا اَنَا نَائِمٌ رَأَیتُنِی عَلٰی قَلِیبٍ عَلَیہَا دَلوٌ فَنَزَعتُ مِنہَا مَا شَاءَ
اللہُ ثُمَّ اَخَذَہَا ابنُ اَبِی قُحَافَۃَ فَنَزَعَ مِنہَا ذَنُوبًا اَو ذَنُوبَینِ وَفِی نَزعِہٖ ضَعفٌ وَاللہُ
یَغفِرُ لَہٗ ضَعفَہٗ ثُمَّ استَحَالَت غَربًا فَاَخَذَہَا ابنُ الخَطَّابِ فَلَم اَرَ عَبقَرِیًّا مِنَ النَّاسِ
یَنزِعُ نَزعَ عُمَرَ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ یعنے اوس وقت کہ میں سوتا تہا دیکہا میں نے اپنے تئیں اوپر
کنوئیں کے کہ اوسپر ایک ڈول ہی پس کہینچا میں نے پانی اوس کنوئیں میں سے جسقدر چاہا اللہ نے پہر لیا
ڈول ابن ابی قحافہ نے یعنے ابوبکر صدیق نے پس کہینچا ابوبکر نے اوس کنوئیں میں سے ایک ڈول یا دو
ڈول اور بیچ کہینچنے ابوبکر کے سستی اور ناتوانی ہی اور اللہ بخشے ابوبکر کے لئے سستی اونکی پہر ہوگیا
وہ ڈول چرسا پس لیا اوسکو عمر ابن الخطاب نے پس نہیں دیکہا میں نے کسی قوی شخص کو لوگوں میں سے کہ کہینچتا ہو
کہینچنا عمر کا سا یہانتک کہ سیراب کئے لوگوں نے اونٹ اپنے اور بٹہائے اونٹ اپنے مقرر کئے اونٹوں کے لئے عطن
ف عبقری عین کے زبر اور قاف کے زیر سے وہ کوتوال کہ حاکم سا ہو اور اوسکے مقابلہ میں طوطے
ہیں کہ حاکم شہر اور امیر کا سا ہو اور کہا علماء نے کہ قلیب دیکہا تو طوطے تا معلوم ہو کہ ہمت اہل
دین کی موقوف اوپر معانی مطلوبہ کے ہی اور جو فرمایا نبی صلعم نے کہ ایک ڈول یا دو ڈول بیچ شک راوی کی
اور صحیح روایت دو ہیں کی ہی اشارہ ہی طرف قلت زمانہ خلافت اونکے کہ تہا اور دو برس ہی اور
دو سال تہر رسوال ہجرہ کے ڈول پانیکا بہرا ہوا اور ظاہر تر یہ ہی کہ لفظ او جیسے بولتے ہی پس یہ
احتیاج طرف تخطیہ راوی کے اور طرف شک و تردد اوسکے سستی اور ناتوانی ہی اسمیں نقصان اونکی رتبہ
ابوبکر کی نہیں ہی اور نہ بات کرنا فضیلت عمر رضی اللہ عنہ کا اونپر بلکہ خبر دینے ہی کمی مدت خلافت اونکی
سے اور کثرت انتفاع لوگوں کے سے عمر کی خلافت میں اور بعضوں نے تعبیر کیا ہی ضعف کو ساتہہ نرمی اور
حلم اونکے سستی و ناتوانی اونکے اور اللہ بخشے لیج اسمیں بات کرنا ہے ساتہ گناہ اور تقصیر کا طرف ابی بکر کے
نہیں ہی بلکہ یہ کلمہ یوں ہی زبان پر جاری ہوتا عادت لوگوں کی ہی کہ کہتے ہیں فلانے نے ایسا کیا خدا بخشے
اوسکو اور عطن کہتے ہیں اونٹوں کی بیٹہنے کی جگہ کو گرد پانی کے کہا قاضی نے کہ ساتہ کنوئیں کے اشارہ
طرف اس کے جو سبب ہی دین حق کا کہ اوسکے سبب زندہ ہوتے ہیں نفوس اور تمام ہوتا ہی امر معاش کے
اور کہینچنے پانی کا اشارہ ہی طرف اسکے کہ یہ امر حق پہنچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے طرف ابوبکر

اور اوسنے طرف عمر کے اور کہیں ابوبکر کا ایک ڈول یا دو ڈول اشارہ ہی طرف کوتاہی مدت خلافت
اونکیکے کہ بعد امراو نکے اتہہ مین برس یا دو برس ہیگا پہر منتقل ہوگا طرف عمر کے اور ہوی مدت خلافت
اونکیکے دس برس اور تین مہینے اور ضعف اونکا اشارہ ہی طرف اسکے کہ ہوگا اونکی ایام خلافت مین
اضطراب اور ارتداد اور اختلاف یا اشارہ ہی طرف اسکے کہ متواضع ہونگے اور مدارات لوگونکا
کرینگے اور سیاست اونکی کم ہوگی چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا واللہ یغفر لہ ضعفہ اور یہہ جملہ
دعائیہ معترضہ ہی ذکر کیا اسکو آنحضرت نے تاکہ جانا جاوے کہ یہہ معاف اور مغفور ہی اوسنے غیر جارح
ہی اونکے منصب مین آور ہوجانا ڈول کا چرس بیچ نوبت عمر کے اشارہ ہی طرف اسکے کہ ہوگی ایام
خلافت اونکی مین تعظیم دین کی اور ریول بالا اسلام کا اور اونکے کہنچنے مین قوۃ سے اشارہ ہی طرف
اسکے کہ کوشش کرینگے وہ بیچ ترقی دین کے اور پہیلانے اوسکیکے مشارق و مغارب مین ایسی کوشش کہ
نہین اتفاق ہوی کسیکو پہلے اونکے اور نہ بعد اونکے اور کہا نووی نے بیچ قول حضرت کے کہنچا مینے
اوسیقدر جا ہا اللہ نے پہر لیا اوسکو ابن ابی قحافہ نے اشارہ ہی طرف نیابت ابی بکر اور خلافت
اونکیکے بعد حضرت کے اور راحت پانی آنحضرت کے لسبب وفات کے بیچ دنیا سے اور مشقتون اوسکے سے
اور بیچ قول آنحضرت کے پہر لیا اوسکو ابن الخطاب نے ابی بکر کے ہاتہہ سے تا قول اونکیکے سیراب کئے
اونٹ اشارہ ہی طرف اسکے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قلع و قمع مرتدونکا کیا اور جمع کیا تفرقے
مسلمانونکا اور شروع ہوئین فتوح اور تمام و کامل ہوئے ثمرات اوسکے عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین ا
اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ اشارت ہی طرف انتفاع صغیر و کبیر کے بیچ زمانہ خلافت عمر کے
ع × ح × اور روایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ
یعنے بلاشبہ اللہ تعالی نے پیدا اور جاری کیا ہی حق اوپر زبان عمر کے اور دل اوسکے + اور روایت
کیا بیہقی نے بیچ دلایل النبوۃ کے کہ کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مَا کُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّکِیْنَۃَ
تَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ یعنے نہ تہے ہم اہل بیت یا جماعت صحابہ کہ بعید جانین اس بات کو
کہ سکینہ جاری ہوتی ہی اوپر زبان عمر رضی اللہ عنہ کے ہر بات یعنے عمر بولتے ہین ایسی
بات کہ آرام پکڑتے ہین اوسے نفوس اور مطمئن ہوجاتے ہین اوسے دل اور بعید اوسکے عجب
نہ کہ ڈالا گیا تہا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد سکینہ سے فرشتہ ہو کہ الہام

کرتا ہی حق اور کہا ابن مسعود نے کہ ہمیں دیکھا میں نے عمر کو کبھی مگر کہ ہوا ہی درمیان دونوں آنکھوں
اونکے فرشتہ کہ سیدھی راہ بتاتا ہی اونکو ع × اور روایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا یعنے دعا کی
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰہُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَہْلِ بْنِ ہِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ ثُمَّ صَلّٰی فِی
الْمَسْجِدِ ظَاہِرًا یعنے خداوندا عزیز اور غالب کر دین اسلام کو ساتھ ابو جہل بن ہشام کے یا ساتھ
عمر بن الخطاب کے یعنے مسلمان کر ایک کو ان دونوں میں سے تا سبب اونکے اسلام قوت پکڑے پس صبح
کی عمر نے یعنے بعد دعا کرنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پس گئے عمر اول روز میں آنحضرت صلعم کے
پاس پس لائے اسلام پھر نماز پڑھی آنحضرت نے مسجد میں آشکارا اور پہلے اسلام لانے اونکے کوئی
نماز آشکارا نہ پڑھ سکتا تھا اور آنحضرت چھپے ہوئے تھے دار ارقم میں روایت کی حاکم اور بیہقی نے
دلائل النبوۃ میں ابن عباس سے کہ ابو جہل نے کہا کہ جو کوئی قتل کرے محمد کو پس اوسکے لیے میرے ذمہ ہو
اونٹ سو اور ہزار اوقیہ چاندی پس کہا عمر نے الضمان صحیح یعنے تاوان یعنے ... صحیح
ہی پس کہا ابو جہل نے ہاں ... تغیر کے پس نکلے عمر باہر ملاقات ہوئے ایک شخص سے اور کہا کہاں کا
ارادہ رکھتا ہی تو پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ارادہ رکھتا ہوں محمد کے پاس جانیکا تا کہ قتل کروں اونکو کہا
اوس شخص نے کیا زور ہی تو نبی ہاشم سے کہا عمر نے کہ میں گمان کرتا ہوں تجھکو کہ اپنی دین سے نکل گیا تو کہا
اوس شخص نے کیا نہ خبر دوں میں تجھکو اس سے عجیب تر بات کی بہن اور بہنوئی تیرے اپنی دین سے نکل گئے
ساتھ محمد کے پس متوجہ ہوا عمر اپنی بہن کے مکان کی طرف اور وہ دونوں پڑھتے تھے سورہ طٰہٰ پس عمر ٹہر کر
سننے لگے پھر کھٹکھٹایا دروازہ اور بہن کے پاس گئے اور کہا کیسی تھی یہ آواز ... کی پس
ظاہر کیا اونکی بہن نے اسلام پس رات گذاری عمر رضی اللہ عنہ نے غمگین یہاں تک کہ اوٹھے بہن و بہنوئی
اونکے پڑھنے طٰہٰ ... پس جب کہ ... عمر نے کہا دی مجھکو کتاب تا کہ دیکھوں میں اوسکو پس جب کہ پڑھا
اوسکو اس آیت تک اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کہا نہ چاہیے یہ لائق ہی
اسکے کہ عبادت کیا جاوے سوای اوسکے اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پس
رات گذاری ... رہتے تھے ساعت بساعت واشوقاہ الی محمد یعنی عجیب شوق ہی مجھکو
محمد کی زیارت کا یہاں تک کہ صبح کی پس گئے اوسکے پاس خباب بن ارت اور کہا ای عمر تحقیق

رسول خدانے رات گذاری جاگ کر مناجات کرتے تھے اللہ عز وجل سے یہہ کہ غالب کر ہی اسلام کو بسبب
عمر کے یا بسبب ابی جہل کے اور مین امید رکھتا ہون یہہ کہ اونکی دعا نے سبقت کی ہو عمر کے حق مین پہر
نکلے عمر گلے مین ڈالکر تلوار اپنی پس جبکہ پہنچے طرف اوس مکان کے کہ اوسمین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے
نکلے طرف عمر کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور کہا ای عمر اسلام لا ورنہ البتہ اوتاریگا اللہ تجہپر جو کچہ کہ اوتارا
ولید بن مغیرہ پر یعنے عذاب پس کانپنے لگے مونڈہے عمر کے اور گر پڑی تلوار اونکے ہاتہہ سے اور کہا
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پہر کہا عمر نے کہ لات وعزی کو پوجتے تہے ہم پہاڑون
اور دالونکے اندر اور اللہ کو عبادت کرین ہم پوشیدہ قسم خدا کی نہین عبادت کرینگے ہم اللہ کو پوشیدہ
بعد آج کے دن کے اور کنیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ابو حفصہ ہی اسلام لائے سنہ چہہ مین نبوۃ سی اور
بعضون نے کہا کہ سنہ پانچمین بعد چالیس مردون اور گیارہ عورتونکے اور فاروق انکا لقب اسلیے ہوا کہ
ایک منافق جہگڑا ایک یہودی سے پس بلایا اوسکو یہودی نے طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بلایا
یہودیکو منافق نے طرف کعب بن اشرف کے کہ سردار تہا مشرکین قریش کا پہر دونو قضیے لائے طرف
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس حکم کیا آنحضرت نے واسطے یہودی کے یعنے حق پر وہی تہا اوسکو جتایا
پس نہ راضی ہوا منافق اور کہا کہ حکم بدینگے ہم عمر کو پس کہا یہودی نے عمر سے کہ حکم کیا میرے لیے آنحضرت
نے پس نہین راضی ہوا یہہ منافق حضرت کے حکم سے اور رجوع کی ہی طرف تمہارے پس کہا عمر رضی اللہ
عنہ نے واسطے منافق کے کہ اسیطرح ہی بات کہا منافق نے ہان پس کہا عمر نے کہ یہین ٹہری رہو تم
دو تو یہانتک کہ نکلون مین طرف تم دونوکے پس داخل ہوئے عمر اور لی تلوار اپنی پہر نکلے پس ماری
ساتہہ اوسکے گردن منافق کی یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا وہ اور کہا کہ اسیطرح کرونگا مین اوسکے لیے
کہ نہ راضی ہو ساتہہ حکم اللہ کے اور رسول اوسکے کے پس اوتری یہہ آیۃ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ
اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ
یعنے کیا نہ دیکہا تو نے طرف اون لوگون کے کہ گمان کرتے ہین یہہ کہ وہ ایمان لائے ساتہہ اوسچیز کے کہ اوتاری
گئی طرف تیرے اور اوسچیز کے کہ اوتاری گئی پہلے تجہسے چاہتے ہین یہہ کہ قضیہ فیصلہ کو لیجاوین طرف
سرکش کے ٭ اور کہا جبرئیل نے کہ عمر فرق کرنیوالے ہین درمیان حق اور باطل کے پس لقب مقرر
ہوا انکا فاروق ٭ ع ٭ صح ٭ اور کہا ترمذی نے کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے واسطے ابی بکر کے

١٦٦٢ يا خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو بكر اما انك ان قلت ذلك
فلقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما طلعت الشمس على
رجل خير من عمر يعنی اے بہتر لوگوں کے بعد رسول خدا صلے الله علیه وسلم کے پس کہا ابو بکر نے
آگاہ ہو اگر تحقیق تو نے اگر کہا تھا کہ بہتر ہیں لوگوں کا تو تحقیق سنا ہے میں نے آنحضرت سے کہ فرماتے
تھے نہیں طلوع ہوا آفتاب اوپر کسی شخص کے کہ بہتر ہو عمر سے ف یہ یا تو محمول ہے اوپر ایام
خلافت اونکے کہ اول ایام میں بہت سے بہتر تھے اور یا مراد یہ ہے کہ بعد ابی بکر کے بہتر ہیں یا مراد ان سے
عدالت ہیں یا طریق سیاست میں اور مانند اسکے کہیں گے واسطے تطبیق دینے کے درمیان حدیثوں کے
ع اور روایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب
یعنے اگر ہوتا بالفرض والتقدیر بعد میرے کوئی پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب ف گویا یہ
اس سبب سے ہے کہ عمر رضی الله عنه کو الہام ہوتا ہے اور القا کرتا ہے فرشتہ اونکے دل میں حق اور اونکو
ایک طرح کی مناسبت ہے ساتھ عالم وحی سے والله اعلم اور کہا مسلم نے ابن عمر رضی الله عنهما سے کہ
ان عمر قال وافقت ربي في ثلث قلت يا رسول الله لو اتخذنا من مقام ابرهيم
مصلى فنزلت واتخذوا من مقام ابرهيم مصلى وقلت يا رسول الله يدخل على
نسائك البر والفاجر فلو امرتهن يحتجبن فنزلت اية الحجاب واجتمع نساء
النبي صلى الله عليه وسلم في الغيرة فقلت عسى ربه ان طلقكن ان يبدله
ازواجا خيرا منكن فنزلت كذلك يعنی عمر رضی الله عنه نے کہا کہ موافقت کی میں نے پروردگار
اپنے کی تین چیزوں میں ایک تو یہ ہی کہ کہا میں نے یا رسول الله اگر کرتے ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز
تو بہتر ہوتا یعنے صلوۃ الطواف کی جگہہ وہ ہو کہ اوسکے گرد میں افضل ہو پس اوتری یہ آیت
اور ٹھیراؤ تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ اور دوسری چیز یہ ہی کہ کہا میں نے یا رسول الله داخل ہوتے ہیں اگر
بیبیوں پر نیک اور بد یعنی یہ مناسب انکی شان عظمت کے نہیں دیکھتا ہوں میں پس اگر حکم کرتے آپ
اپنی بیبیوں کو کہ پردہ میں رہیں اور لوگوں کے سامنے نہ آویں تو بہتر ہوتا پس اوتری آیت پردہ کی اور تیسرے
یہ کہ جمع اور متفق ہوئیں عورتیں آنحضرت کی بیچ حد غیرت کے پس کہا میں نے کہ اگر طلاق دیویں آنحضرت
تمکو اے بیبیوں تو امید ہے کہ پروردگار اونکا بدل دیگا اونکو تم سے بہتر پس اوتری یہ آیت

اسیطرح یعنے موافق اونکے کلام کے لفظ اور معنومین ف تین چیزونمین کہا حافظ عسقلانی نے
کہ یہانپر خاص تین چیزونکے ذکر کرنیسے نفی زیادتی کی نہین لازم آتی اسلیئے کہ کتنی ہی چیزونمین اونکو موافقت
ہوئی ہی چنانچہ مشہور اونمین سے قصہ قیدیون بدر کا اور نماز پڑہنے کا منافقون پر ہی اور اکثر جو موافقت
ہوئی ہین ہم اونمین سے پندرہ ہین کہا صاحب ریاض الصالحین نے کہ نو تو اونمین سے لفظی ہین اور چار
معنوی ہین اور دو توریت مین ہین مقام ابراہیم الخ مراد مقام ابراہیم سے وہ پتہر ہی کہ جسمین نشان
ہین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم کے کہ وقت بنانے خانہ کعبہ کے اوسپر کہڑے ہوکر بناتے تہے اوسمین
نشان اونکے قدم کے پڑگئے تہے روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نے عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتہہ پکڑا اور کہا یہہ
مقام ابراہیم علیہ السلام ہی پس کہا عمر نے کہ کیا نہ ٹہراوین ہم اسکو جگہہ نماز کی پس فرمایا آنحضرت نے
کہ نہین حکم کیا گیا ہون مین اسکا پس نہ غروب ہوا آفتاب یہانتک کہ اوتری آیت مذکورہ اور مراد
یہہ ہی کہ دو رکعت طواف کی وہان پڑہو کہ دو رکعتین پڑہنی بعد ہر طواف کے واجب ہین اور امر اس آیت
مین استحباب کے لیئے ہی اور بعضون نے کہا وجوب کے لیئے یعنے مطلق دو رکعتین پڑہنی تو واجب ہین
اور خاص مقام ابراہیم مین پڑہنی مستحب ہی پس اوتری آیت پردہ کی الخ یعنے وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ
مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ یعنی جب مانگو تم پیغمبر کی بیویونسے کچہہ چیز گہر کی تو مانگو اونسے
پردہ کے پیچہے سے اور یہہ حجاب کہ آنحضرت کی بیویون پر واجب تہا سوائے اوس ستر عورت کے ہی کہ تمام بیویون
پر واجب ہی اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ فقرہ مذکور ہی یعنے اونکے لیئے یہہ حکم تہا کہ بالکل لوگونکے سامنے
نہ آوین اگرچہ کپڑونمین پوشیدہ اور مستور ہون یہہ حکم خاص ازواج مطہرات ہی کے لیئے تہا اور اونکو
درست ہی کہ خوب طرح اپنے تئین ڈہانککر اگر نکلین تو درست ہی الخ قصہ غیرت کے مراد قصہ غیرت سے
وہی قصہ آنحضرت کے شہد پینے کا ہی حضرت زینب کے پاس کہ بالاجمال وہ قصہ یون ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو شہد پسند تہا زینب کے ہان کہیں سے شہد آیا تہا حضرت جو اونکی نوبت کے دن اونکے
ہان تشریف لائے تو اونہون نے حضرت کو شہد پلایا اور حضرت کچہہ زیادہ ٹہرے اونکے ہان بہ نسبت
اور دنون کے پس اس سے حضرت عایشہ وغیرہ کو رشک آیا اور اتفاق کیا حضرت عایشہ نے حفصہ سے کہ
آنحضرت جسکے پاس ہم مین سے آوین تو کہے کہ آپ مین سے بو مغافیر کی آتی ہی اور مغافیر ایک قسم ہی گوند کی
بدبودار پس آنحضرت نے شہد کو اپنے پر حرام کیا بلحاظ اسکے کہ یہہ بدبو اوسیکی ہو اور اون بیویون نے

سیا اسلیے تھا کہ آنحضرت دیکھے اور سعد سے کہ لیے بہتر نہ شہر میں جائے یہ قصہ ہے عصر کو عجم سے
اور حدیث میں مفصل مذکور ہے اور بدر میں زیادہ مت میں جو سیری جبر کہی ہے یہ لوگ بدر کے قرار اور کسی بات
ہی کہ حکم کیا مسئے عزوہ بدر کے قیدیوں کے قتل کرنیکا اور آنحضرت نے ابوبکر کے مشورہ سے فدیہ لیا اور چھوڑ دیا
پس آیت نازل ہوئی اور رائے عمر کی ٹھیک رہی اور کہا ابن مسعود نے فَضَلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ بِأَرْبَعٍ بِذِكْرِهِ الْأُسَارَى يَوْمَ بَدْرٍ أَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى لَوْلَا كِتَابٌ
مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَبِذِكْرِهِ الْحِجَابَ أَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهُ زَيْنَبُ وَإِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَ
الْوَحْيُ يَنْزِلُ فِي بُيُوتِنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ
حِجَابٍ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ أَيِّدِ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَأْيِهِ فِي أَبِي بَكْرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ أَوَّلَ النَّاسِ بَايَعَهُ یعنی فضیلت دیئے گئے لوگوں سے فضیلت دیئے گئے اوپر سب کے
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ساتھ چار چیزوں کے ایک تو ساتھ ذکر کرنے اونکے قیدیوں کو روز بدر کے حکم کیا عمر نے
اونکے قتل کرنیکا پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اگر نہ ہوتا لکھا ہوا یا حکم اللہ کی طرف سے سبقت لگیا
پہلے سے یعنی لوح محفوظ میں یا علم الٰہی میں ثابت نہ ہی کہ خطا کرنیوالا اجتہاد میں نہیں عذاب کیا جاویگا
یا یہ کہ اہل بدر معفور ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو البتہ پہنچتا تمکو بسبب اوس چیز کے کہ لیا تم نے یعنی فدیہ عذاب
بڑا اور فضیلت دیئے گئے عمر ساتھ ذکر کرنے اونکے پردہ کو کہ حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو
یہ کہ پردہ کریں پس کہا عمر سے زینب بنت جحش نے کہ ازواج مطہرات نہیں ہیں کہ تحقیق تو آیا حکم کرتا
ہی ہم پر ای بیٹے خطاب کے اور حال یہ کہ وحی اوترتی ہے ہمارے گھروں میں پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
اور جب مانگو تم آنحضرت کی بیویوں سے کچھ چیز فائدہ کی تو مانگو تم اونسے پردہ کے پیچھے سے اور اور فضیلت
دیئے گئے عمر ساتھ قبولیت دعاء آنحضرت کے اونکے حق میں کہ دعا کی خداوندا قوی کر دین اسلام کو ساتھ اسلام
لانے عمر کے اور اور فضیلت دیئے گئے عمر ساتھ رائے اپنی کے یعنی اجتہاد اپنے کے بیچ بیعت ابی بکر رضی
اللہ عنہ کے یعنی وقت خلیفہ ہونے اونکے تھے عمر پہلے آدمی سب سے کہ بیعت کی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یعنی
اول او نہوں نے بیعت کی پھر اور وں نے اتباع اونکے کی عمر نے بڑا تغیر دنیا میں پہلے آمرت کے
اور یہ جو او نہوں نے لیا ان امر کے کفارے کو اختیار اجتہادی ہو اونکو کہ لیا تھا آدمیوں نے فدیہ

بیہ سمجھکر کر لینا مال کا اونسے اسبب ہی تاکہ تقویت پاوین مومن لسبب اوسکے اور شاید کہ وہ ایمان
لاوین لسبب لینے کے فدا اوسکے اور یہہ رائی تھی ابوبکر کی اور اور بعضونکی کہ تابع ہوئے تھے اوسکے
صاحبان صفت جمال سے اور بعضے کہتے تھے کہ قتل ہی کرنا چاہیے اونکو اسلیئے کہ وہ پیشوا اور سردار ہین
کفر کے اور یہہ قول تھا عمر کا اور اونکا کہ موافق تھے اوسکے صاحبان صفت جلال سے اور ہرگاہ کہ تھے آنحضرت
مایل اپنے کمال سے طرف صفت جمال کے اختیار کیا قول صدیق کا فی الحال اور تفصیل اسکی ریاض
الصالحین مین حضرت عمر سے یون لکھی ہی کہ کہا جبکہ ہوا دن بدر کا فرمایا آنحضرت نے کہ کیا رائی ہی ان
قیدیونکے حق مین پس کہا ابوبکر نے یا رسول اللہ انہین چچا کے بیٹے اور کنبے کے بیٹے اور بھائیونکے بیٹے ہین
سوای اسکے نہین کہ لیوینگے ہم انسے فدیہ پس ہوگی ہمارے لیئے قوت مشرکون پر اور شاید ہی کہ ہدایت کرے
اونکو اللہ طرف اسلام کے اور ہووین ہمارے مددگار فرمایا حضرت نے پس کیا ہی رای تیری ای ابن
الخطاب کہا مینے یا رسول اللہ نہین مناسب دیکھتا مین وہ چیز کہ مناسب دیکھی ابوبکر نے ولیکن یہہ
پیشوا کفر کے اور سردار اوسکے ہین پس ماریں ہم اونکو اور ماریں گردنیں اونکی کہا عمر نے پس قصد
کیا آنحضرت نے اوس چیز کا کہ کہی ابوبکر نے اور نہ قصد کیا اوس چیز کا کہ کہی مینے اور لیا اونسے فدیہ پس
جبکہ صبح کی مینے آیا مین صبح کو آنحضرت کے پاس پس ناگہان آنحضرت اور ابوبکر بیٹھے ہوئے روتے
تھے کہا مینے یا نبی اللہ کس چیز سے روتے ہو تم اور یار تمہارے پس اگر رونا آوے روؤنگا مین والا تکلف
رونیکی صورت بناؤنگا مین لسبب رونے تمہارے کے پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق سامنے لایا گیا میرے عذاب
تمہارا قریب تر اس درخت سے اور ایک درخت اوسوقت بہت قریب تھا پس اوتاری اللہ تعالی نے
یہہ آیت مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ
الدُّنْیَا وَاللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ ط یعنے نہین لایق ہی نبی کے لیئے کہ ہون اوسکے لیئے قیدی یہانتک
کہ خونریزی کیجاوے زمین مین چاہتے ہو تم فایدہ دنیا کا اور اللہ چاہتا ہی آخرت کو ع اور
روایت ہی ابن ماجہ سے کہ فرمایا ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِیْ دَرَجَةً فِی الْجَنَّةِ قَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ
وَاللّٰهِ مَا کُنَّا نَرٰی ذٰلِكَ الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰی مَضٰی بِسَبِیْلِهٖ یعنی وہ شخص
بہت بلند ہی امت میری مین از روی مرتبہ کے بہشت مین کہا ابوسعید نے قسم خدا کی نہ تھے ہم کہ گمان
لیجاوین اوس شخص کو کہ کون ہی مگر عمر بن الخطاب پر یہانتک کہ گذر گئی عمر ساتھ راہ اپنی کے *

ف اور دوسری مرتبہ کی یعنی اس طرح آنحضرت نے مبہم فرمایا اور تعیین نہ کی کہ وہ شخص کون ہے
اور مقصود یہ تھا کہ تاکہ کوشش اور جد و جہد کریں لوگ طاعات میں تاکہ وہ مرتبہ پاویں اور وہ مرتبہ
ملا نہیں جاتا ہے مگر بسبب نہایت جد و جہد کے اور مواظبت کے طاعات و عبادات پر اور بسبب متصف
ہونیکے ساتھ اخلاق و کمالات کے یا ذکر کسی شخص کا ہوا ہو کہ متصف ہے ساتھ ان صفتوں کے
پس اشارہ کیا آنحضرت نے کہ جو کوئی متصف ہو ان صفات کے ساتھ یہی درجہ اوسکا گذر گیے ہم
یعنی وفات پا گئے اور بعض نے وہم کیا کہ اسکا وقوع ہوا ہو اونکے لئے بیچ آخر عمر میں اور اگر
کوئی کہے کہ لازم آتا ہے اس سے یہ کہ عمر افضل تھے ابوبکر سے تو جواب اسکا یہ ہے کہ قول آنحضرت
کلا ذاک الرجل اشارہ ہے طرف مبہم کے اور مقصود اسمیں یہ ہے کہ کوشش کرے طاعات میں ہر ایک
اوسکی امت میں سے تاکہ پہنچے اس مرتبہ کو اور نہیں پہنچتا ہے اس مرتبہ کو مگر کوشش کرنیکے عمل میں اور اچھے
اخلاق حاصل کرنیکے اور اجتہاد کرنیکے دین میں اور مواظبت کرنیکے بھلائیوں پر اور نہیں ثابت
کی جاتی ہے یہ خصال کسی میں جیسیکہ مشاہدہ کئے جاتے تھے عمر رضی اللہ تعالی عنہ میں ابتدائے عمر سے
انتہا تک اور اسی سبب سے گمان کیا اونہوں نے مشار الیہ عمر ہیں بعض اونکا واسطے پیشگی اسکی ماسد ہی خفا
لیلۃ القدر کا تو لیکن پس نہیں لازم آتا ہے اس سے یہ کہ ہوں عمر افضل ابوبکر سے بھی اور
حاصل کلام یہ کہ ہونا مراد اس شخص سے عمر امر ظنی ہے بسبب ہونیکے مدرکات الحرم پس نہیں دلالت
کرتی ہے حدیث اسپر کہ عمر افضل ہے ابوبکر سے اور جمہور کے نزدیک یہی ہے کہ عمر افضل نہ تھے
ابوبکر سے اور یہی اعتقاد ہے اہل سنت کا بعد اسکے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ عمر افضل تھے اپنے زمانہ کے
لوگوں میں حالت خلافت اپنی میں پس مرتفع ہوا اشکال اصل حدیث سی ہے بیچ ع ۵ روایت
کیا بخاری نے کہ کہا اسلم نے سَأَلَنِی ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهِ یعنی عمر فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا
رَأَیْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِینِ قُبِضَ كَانَ
أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتّٰی انْتَهٰی مِنْ عُمَرَ یعنی سوال کیا مجھسے ابن عمر نے بعض حال اونکا یعنی عمر کا پس
خبر دی میں نے اونکو پس کہا اسلم نے یعنی ہیچ سال اونکے کہ خبر دی حال عمر سے نہیں دیکھا ہے
کسیکو ہرگز بعد آنحضرت کے یعنی بعد وفات آنحضرت کے اوس وقت سے کہ وفات پائی آنحضرت نے
کہ ہووے وہ بہت کوشش کرنیوالا اور دینیوالا عمر سے یعنی اعمال خیر میں یہانتک کہ نہایت کو پہنچے

ف یعنی آخر عمر تک اور کہا ہی علما نے کہ یہہ محمول ہی اوپر زمانہ خلافت عمر کے تا ابو بکر رضی اللہ اس عموم سے نکل جاوین مدح ۔ اور کہا مسور بن مخرمہ نے لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ یَألَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ وَلَا كُلُّ ذَلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ المُسْلِمِينَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ مَنِّ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ ۔ یعنی جسوقت زخمی کئے گئے عمر ہونے عمر کہ درد ظاہر کرتے تہے پس کہا اونکو ابن عباس نے اور گویا کہ ابن عباس نسبت کرتے تہے عمر کو طرف جزع فزع کے اور ملامت کرتے تہے اونکو اوسپر اور تسلی دیتے تہے اونکو ای امیر المومنین اور نہیں یہہ سب جزع فزع کرنا چاہیے یعنی نہیں لایق کو پیچ جزع فزع اور بیقراری کے البتہ تحقیق صحبت رکہی تمنے آنحضرت سے پس اچہی صحبت رکہی تمنے اونسے یعنی ساتہہ رعایت حقوق و آداب کے پہر جدا ہوئے آنحضرت تمسے اسحالمین کہ وہ تمسے راضی تہے کہ فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر یعنے اگر ہوتا بعد میرے کوئی نبی تو البتہ ہوتا عمر پہر صحبت رکہی تمنے ابو بکر سے پس اچہی صحبت رکہی تمنے اونسے پہر جدی ہوئے وہ تمسے اسحالمین کہ وہ تمسے راضی تہے یعنی باین حیثیت کہ کیا تمکو امیر المومنین پہر صحبت رکہی تمنے مسلمانوں سے یعنی ایام خلافت اپنی کے مین پس اچہی صحبت رکہی تمنے اونسے کہ خوب عدل کیا اور بڑی سیاست ہوئی تمہاری اور البتہ اگر جدی ہووگے تم انسے البتہ جدی ہووگے تم انسے اسحالمین کہ وہ تمسے راضی ہین کہا عمر نے ای پر وہ چیز کہ ذکر کی تمنے آنحضرت کی صحبت سے اور اونکی رضا سے پس سوائی اسکے نہین کہ یہہ نعمت ہی خدا کی طرفسے کہ احسان رکہا مانہہ اوسکے مجہپر یعنے تفضل کیا مجہپر ساتہہ اوسکے بغیر کسب کے پس نہین پرواجانتا مین اوسکے کسب کو بلکہ شکر و حمد کرتا ہون مین اوسکی اور ای پر وہ وہ چیز کہ ذکر کی تمنے صحبت ابی بکر سے اور اونکی رضا سے پس سوائی اسکے نہین کہ یہہ نعمت ہی اللہ تعالی کی طرفسے کہ احسان رکہا

ساتھ اوسکے تھے اور اپنی آنکھ سے کچھ کچھ دیکھتے ہوں کی حضرت عمر کی نسبت تیرے اوپر ست اولی تر ہے
اسی قسم کی ہنسی کی آنکھیں ہو گئیں لیے مدد رہیں یہ کہ سو اتو الست اپنے حق کی گئے مولی دیکھا
اوسکو سیدنے ایک گرد دیکھو میں اوسکو یعنی اللہ کو اور اوسکے عداوت کو مدد وقت حروف کر رحمی کہہ
گئے اے یعنی امر زخم کے دکھے کہا ظاہر کرتے تھے ساتھ کرتے آہ وچہرہ کے اور آنکھ لوٹے کہ غیرہ
تھے کا غلام مارے بھی کرتا ہا اوسکو خادم مل جہاد کتر کے ورد سامنے ذی الحجہ کو سنہ ۲۴ تیئیسویں
سال ہجری کے داخل میں مکلیہ دلالت کرتا ہی کہ ہم اوسکو اشتیاق ہے راضی ہی اور ہم اوسسے راضی تہا
تم خاص دیکھے ہو ساتھ قول اللہ تعالی کے یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ
مرضیۃ الآیۃ یعنی اے نفس مطمئن رجوع کر تو طرف رب اپنے کے اسی حال میں کہ تو اسسے راضی ہی اور وہ
تجھسے راضی ہے اور موت تحفہ ہی مومن کا اسلیئے کہ یہی سبب ملنے مولی کے مقام اعلی میں کی حضوری ہے نعمت
رہا ہوں واقع ہونے نسوں کے سبب درمیاں ہمارے اسلیئے کہ یہ تیسرے مانند درواز دکھے کر ملاقی تہے
تحمیس و معہذا اپنی نفس پر بھی ڈرتا ہوں اور نہیں مدد قبول عدالت سے اس سبب سے کہ آگ میں ہی
جا لگ ہی یہ کہا انھوں نے سبب طلوع کے کہ واقع ہوا اوسکو اوسوقت بخوف قصور کرنے اسکے اللہ تعالی
کے حقوق میں کہ آتی تیغ الماثرید اور استیعاب میں ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ جسوقت کہ زخمی کئے گئے کہتے تہے
اوسی حال میں کہ سر اوسکا اوسکے بیٹے عبد اللہ کی گودی میں تہا ظلوماً لنفسی غیر انی مسلم اصلی
صلاتی کلہا و اصوم یعنی بڑا ہی ظلم کرنیوالا ہوں میں اپنے نفس پر سوا اسکے کہ میں مسلمان ہوں
پڑھتا ہوں نمازیں اپنی ساری اور روزے رکھتا ہوں یہ کہا مولف نے یعنی استیعاب کے مولف نے
کہ دفن کئے گئے عمر رضی اللہ تعالی عنہ دن اتوار کے دسویں محرم کو کہ جو مشہور ہی اور صحیح یہہ ہی کہ عمر
اونکی ترسٹھ برس کی تہی اور رہی خلافت اونکی ساڑہی دس برس اور نماز پڑھی اوسپر صہیب نے
اور روایت کی اوسسے ابوبکر نے اور باقی عشرہ مبشرہ نے اور خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین میں سے
رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جملہ کرامات انکی سے ریاض میں یہہ نقل کی ہی کہ جب مصر فتح ہوا تو آئے
وہاں کے حاکم ہوکر عمرو بن العاص کہا وہاں کے رہنے والوں نے کہ یہہ دریا نیل محتاج ہوتا ہی ہر سال میں طرف
ایک لڑکی باکرہ کے جو صورت لڑکیوں میں سے لیکر ڈالدیتے ہیں اوسکو بیچ اوسکے تو یہہ جاری نہیں
ہوتا اور خراب ہو جاتی ہیں شہر اور قحط پڑتا ہی لکہ بھیجے عمرو بن العاص نے یہہ خبر عمر رضی اللہ عنہ کو لکہا

اونہوں نے ایک پرچہ کہ اوسمین لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم طرف نیل مصر کے یہہ پیام پہنچے عمر بن الخطاب
بندہ خدا کی طرف سے ای بر بعد حمد وصلوٰۃ کے پس اگر جاری ہوتا ہی تو از خود تو نہیں حاجت ہمکو طرف تیرے
اور اگر جاری ہوتا ہی تو اللہ کے حکم سے تو جاری ہو بنام خدا اور کہلا بہیجا حضرت عمرؓ نے وابن العاص
کو ڈالدی تو اسکو نیل میں پس جاری ہوا نیل اوسرات سولہ گز پہر پڑہتا گیا ہر سال میں چہہ گز ہ ع

فصل بیچ مناقب ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ٭ روایت ہی بخاری اور مسلم سے کہ فرمایا
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً اِذَا عَيِيَ فَرَكِبَهَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ
لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ
فِيْ غَنَمٍ لَهٗ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰى شَاةٍ مِنْهَا فَاَخَذَهَا فَاَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا
فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ
اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ یعنے اوسوقت کہ ایک
شخص ہانکتا تہا ایک بیل کو ناگہان تہک گیا وہ شخص پس سوار ہوا اوسپر پس بولا بیل کہ ہم نہیں
پیدا کیے گئے ہیں اسکے لیے یعنے سوار ہونیکے لیے سوای اسکے نہیں کہ ہم پیدا کیے گئے ہیں واسطے
کہیت وکاشت زمین کے پس کہا لوگون نے یعنے جو کہ حاضر تہے ازراہ تعجب کے سبحان اللہ بیل بولتا ہی یعنے
باوجودیکہ وہ حیوانات بے زبان سے ہی پس فرمایا آنحضرت نے پس تحقیق میں ایمان لاتا ہون ساتہ اسکے
اور ایمان لاتے ہیں ابوبکر اور عمر اور نہیں تہے ابوبکر وعمر اوس جگہہ ٭ اور کہا ابوہریرہ نے اوسوقت
کہ ایک شخص تہا اپنی ریوڑ میں ناگہان حملہ کیا بہیڑیے نے ایک بکری پر ریوڑ میں سے پس پکڑا بہیڑی
نے بکری کو پس پہنچا بکری پر مالک اوسکا اور چہڑا لیا بکری کو بہیڑیے سے پس کہا اوس شخص سے بہیڑی
نے کہ پس کون نگہبان ہوگا اس بکری کا یعنے جسدن اس بکری کا دن سبع کے اوسدن کہ نہین ہوگا
کوئی چرانیوالا اوسکا سوا میرے پس کہا لوگون نے ازراہ تعجب کے کہ سبحان اللہ بہیڑیا بولتا ہی پس
فرمایا آنحضرت نے کہ ایمان لاتا ہون میں اسپر اور ابوبکر اور عمر اور نہیں تہے وہ دونو اوس جگہہ ٭
ف سوار ہونیکے لیے الخ اسمین دلیل ہی اسپر کہ سوار ہونا بیل پر اور بوجہ لادنا اوسپر
خوب نہیں ہی اور شیخ ابن حجر نے کہا کہ استدلال کیا گیا ہی ساتہ اسکے اسپر کہ جاری ہے استعمال کیے

جاوین مگر اوس چیز میں کہ جاری ہوئی ہی عادت ساتھہ استعمال کرنے اوسکے اوس چیز میں
اور احتمال رکھتا ہی کہ یہہ اشارہ ہی طرف اوسکے اور افضل کے یعنے بہتر یہہ ہی کہ جن چیزوں کے لئے
مدہ آئے ہیں اونمیں سے جو چیز مدہ ہو اوسمیں استعمال کی جاوین والا حقیقت حصر کی مراد نہیں
ہی کہ وہ فقط کہتی ہی میں استعمال کریں اسلئے کہ جیتا اون چیزوں میں سے کہ پیدا کئے گئے ہیں وہ
واسطے اوسکے جو کرنا اور کہا ما سی ہی بالاتفاق ساتھہ اسکے یعنے اسبات کے کہ کلام کرنا بیل کا
حق ہی اور جلد وہم وحال بالاتفاق مسلمانوں سے نہیں ہی اور ایمان لائے ہیں ابو بکر او عمر حاضر نہیں تھے
ذکر کرنا واسطے اشارہ کے ہی طرف قوت اور کمال ایمان انکے اگرچہ نہیں تہے ابو بکر او عمر رضی اللہ عنہما
اسکو جانا اور سنا اور صادر ہوا انسے ایمان لایا اسپر پس کیونکر فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ ایمان لائے ہیں اسپر ابو بکر او عمر جواب اسکا یہہ کہ مراد یہہ ہی کہ یہہ اسلام ہی کہ اونکا اعتقاد
ہے یہہ ہی کہ اگر مطلع ہوں وہ اسپر تو ایمان لاویں اسپر اور تردد و شک نکریں آمین اور یہہ نہیں
تہے ابو بکر یعنے اوس مکان میں کہ فرمایا حضرت نے یہہ کلام پس یہہ مبالغہ ہی بیچ بیچ اور قوت
ایمان انکے یعنے اگر وہ حاضر ہوتے تو احتمال تہا کہ تخصیص اونکے ذکر کی تقریب حضور اونکے ہوئی
اور شرح اونکے ذکر اونکا اس باب میں عام مانند کیا تو اونکو شرح حل ہوا مقصود میرا اور صریح دلیل ہوا
تشبیر کہ یہہ کہ بسبب کمال اور قوت ایمانی اونکے ہی وافہم اور لفظ یوم السبع ساتھہ جزم ب اور
مس اوسکے کے دو طرح روایت کیا گیا ہی اور متعدد اور مختلف آئی ہیں اوسکے بیانمیں اقوال
ائی پر ساتھہ جزم کے کہا ہی علمانے کہ مراد اوس سے فتنے ہیں کہ لوگ آسمیں جنگ کرینگے اور بکریاں
بیچ چراگاہ اونکے چھوڑ دینگے اور سبع اور سباع یعنے ترک اور مہمل چھوڑینگے آیا ہی جو کہ بغیر چرانے
والونکے چھوڑی جاوینگی گویا چرانیوالے اونکے بہیڑیئے ہونگے پس یہہ خبر دی بہیڑیئے نے ساتھہ جو
شدائد اور فسوں کہ واقع ہونگے اور بعضوں نے کہا کہ یوم السبع ساتھہ جزم کے نام ایک عید کا ہی
کہ ہوتی تہی جاہلیت میں یعنی حالت کفر میں کہ جمع ہوتے تہے اوسمیں واسطے موسم کے کہ مار رکہتا
تہا اونکو ہر چیز سے اور چھوڑ دیتی تہے اوسمیں مواشی کو پس کہاتے تہے اوسکو بہیڑیئے پس گویا خبر دی
بہیڑیئے نے کہ گذشتہ سستی کرا اوس روز کوں گہاس مکر بو کا ہوتا تہا کہ آج گہیانی اونکی کرتا ہی تو یار دیم
سیدہ کا کما ... دکوں ... نیا د اوس ... گا ... د ساتھہ ...

سمجھی

سکے ہی اور یہ بھی انہیں معانی کا احتمال رکہتا ہی اور راجع اونکی طرف ہو سکتا ہی ع ح
اور روایت ہی بخاری و مسلم سے کہ کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اِنِّی لَوَاقِفٌ فِی قَوْمٍ فَدَعَوْا
اللّٰہَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِہٖ اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِی قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَہٗ عَلٰی مَنْکِبِی
یَقُوْلُ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ اِنِّی لَاَرْجُوْ اَنْ یَجْعَلَکَ اللّٰہُ مَعَ صَاحِبَیْکَ لِاَنِّی کَثِیْرًا مَا کُنْتُ
اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُنْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ
وَعُمَرُ انْطَلَقْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ دَخَلْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ خَرَجْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَا
لْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ٭ یعنی تحقیق مین البتہ کہڑا تہا ایک
قوم میں یعنے حضرت عمر کی وفات کے روز پس دعا خیر کی اوس قوم نے واسطے عمر کے اس حالمین کہ تحقیق
رکہے گئے تہے عمر اپنی تخت پر یعنی نہلانیکے لیے بعد وفات کے اور حاضر تہی اور حاضر تہی اونپر ایک
جماعت اونکے یاروں میں سے ناگہان ایک شخص نے پیچہی میرے سے تحقیق رکہی کہنی اپنی میرے مونڈہی پر
کہتا ہی وہ شخص یعنے خطاب کرکر عمر کی طرف رحمت کرے تجکو اللہ بلاشبہ مین البتہ امید رکہتا ہون
یہ کہ کردے تجکو اللہ تعالے ساتہہ دونوں یاروں تیرے کے یعنے آنحضرت کے اور ابی بکر کے قریب یا جنت مین
اسواسطے کہ مین بہت تہا سنتا آنحضرت سے فرماتے تہا مین یعنی فلانے مکانمین اور ابو بکر اور عمر
اور کیا مینے اور ابو بکر اور عمر نے یعنی فلانا امر امور عبادت سے یا رسوم و عادت سے اور چلا مین اور ابو بکر
اور عمر یعنی طرف فلانے مکان کے اور داخل ہوا مین اور ابو بکر و عمر یعنی مسجد وغیرہ مین اور نکلا مین
اور ابو بکر اور عمر یعنی گہر وغیرہ سے کہا ابن عباس نے پس پیچہے پہر کر دیکہا مینے پس ناگہان وہ شخص علی
مرتضی رضی اللہ عنہ تہے ٭ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ اَہْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَاءَوْنَ اَہْلَ عِلِّیِّیْنَ کَمَا تَرَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ فِیْ اُفُقِ
السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ مِنْہُمْ وَاَنْعَمَا ٭ یعنی آنحضرت نی فرمایا بہشتی البتہ دیکہینگے
اہل علیین کو نیچے دیکہیگا بعض اونکا بعض کو یعنی مقام و مرتبہ اونکیکو نہایت بلندی مین جیسیکہ دیکہتے
ہو تم بہت روشن ستارہ کو کنارہ آسمانمین کہ ستارہ کنارہ آسمانمین بہت روشن معلوم ہوتا ہی
اور بلاشبہ ابو بکر و عمر اہل علیین میں سے ہونگے اور زیادہ ہین یعنی دونو درجہ اور رتبہ مین اور بڑہ گئے
دونوں مرتبہ مین اس سے کہ ہو وین وہ اہل علیین سے ٭ ف علیین ساتہہ کسرہ عین اور لام کے اور تشدید

یہ پہلی اور حرم دوسرا ہے کہ ایک مقام ہے ساتویں آسمان میں کہ ٹہرتی ہیں اوسکی طرف ارواحیں مومنوں کی
اور بعضوں نے کہا کہ نام ہے ایوان ملائکہ حفظہ کا کہ اوٹہا لیجاتے ہیں اوسکی طرف اعمال صالحہ کو اور لفظ
دُرّی ساتہ مد ڈال اور زیر کے تشدید کے اور پیش سے ہے تشدید کی ساتہ دُر کے معنی مروارید یعنی
موتی کسی اور صفائی کے ہے اور روایت ہے ترمذی اور ابن ماجہ سے کہ فرمایا ابوبکر وعمر سیدا
کہول اہل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین یعنی ابوبکر اور عمر
دو سردار ہیں ادہیڑ عمروں اہل جنت کے پہلوں میں سے اور پچھلوں میں سے سوا نبیوں کے اور پیغمبروں کے ف
وصف کرنا لوگوں کا ساتہ ادہیڑ ہونے کے باعتبار حال اونکے کے دنیا میں ہے ورنہ اہل جنت میں ادہیڑ نہیں
ہونگے لیکن مطلب یہہ ہیں کہ سردار اونکے ہیں کہ جو ادہیڑ مرے دنیا میں اور پہلوں سے مراد دنیا میں اگلی امتوں کے
پس ہونگے افضل اصحاب کہف اور مومن آل فرعون سے اور حضر علیہ السلام ہی بموجب قول اونکے کے
جنہونے ولی کہا ہے اونکو اور پچھلوں سے مراد ہیں اولیا اور علما اور شہدا اس امت کے اور رسول اور پیغمبروں
کی استثنا کر دینے سے نکل گئے عیسیٰ علیہ السلام اور ایسے ہی حضر علیہ السلام بموجب قول اونکے کہ نبی کہا
اونکو ہے ح اور روایت کی ترمذی نے کہ فرمایا اِنِّی لَا اَدرِی مَا بَقَائِی فِیکُم فَاقتَدُوا
بِالَّذِینَ مِن بَعدِی اَبِی بَکرٍ وَّعُمَرَ یعنی تحقیق میں نہیں جانتا ہوں کہ کتنی ہے زندگانی اور باقی
رہنا میرا درمیان تمہارے یعنی کم مدت تھی یا بہت پس پیروی کرو اون دو شخصوں کی کہ پیچھے میرے وہ خلیفہ
ہونگے کہ وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور روایت کیا ترمذی نے کہا انس نے کَانَ
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ المَسجِدَ لَم یَرفَع اَحَدٌ رَاسَہٗ غَیرَ اَبِی بَکرٍ
وَّعُمَرَ کَانَا یَتَبَسَّمَانِ اِلَیہِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیہِمَا یعنی تہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ
داخل ہوتے مسجد میں نہ اوٹہاتا کوئی یعنی صحابہ میں سے سر اپنا یعنی بارے ہیبت کے اور نہ مائل ہوتے
سوائے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے تہے یہہ دونوں کہ مسکراتے تہے دیکہکر طرف آنحضرت کے اور
مسکراتے تہے آنحضرت دیکہکر طرف دونوں کے ف یہہ حالت محبت اور عادت محبوبوں کی ہے
کہ جب آپس میں ایک کی دوسرے پر نظر پڑتی ہے تو بے اختیار مسکرانے لگتے ہیں اور شاد ہوجاتے ہیں
ح اور روایت کیا صاحب مرقات نے کہ کہا ابو ہریرہ نے کہ بیٹہے تہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس گویا کہ ہمارے سر پر مرغ ہوتے تہے یعنی مؤدب بے حس و حرکت بیٹہے تہے نہیں کلام

کرتا تہا کوئی ہم میں سے سوای ابوبکر اور عمر کے * اور روایت کیا ترمذی نے کہ کہا ابن عمر نے
إنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا فَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط یعنے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ایکروز یعنی حجرہ شریف سے اور داخل
ہوئے مسجد میں اور ابوبکر اور عمر ایک دو تو نمیں سے داہنی طرف آنحضرت کے تہے اور دوسرے بائیں
طرف آنحضرت کے تہے اور آنحضرت پکڑے ہوئے تہے ہاتہہ دونوں صاحبوں کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ اسطرح
اوٹہائے جاوینگے ہم یعنے قبروں سے اور نکلینگے طرف محشر کے روز قیامت کے * اور روایت کیا ترمذی نے
عبد اللہ بن حنطب تابعی سے أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ
هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا ابابکر صدیق اور عمر فاروق کو
پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ دو تو بمنزلہ شنوائی اور بینائی کے ہیں ف یعنی یہہ دونوں درمیان
مسلمانوں کے مشابہ کان اور آنکہہ کے ہیں یعنی بہ نسبت تمام اعضا کے شرف و نفاست میں اور یہہ
اس معنے سے ہی یہہ کہ بعضوں نے کہا مثل انکی دین میں بمنزلہ سمع اور بصر کے ہی جسد میں یا یہہ نسبت
میرے بمنزلہ سمع اور بصر کے ہیں کہ سنتا ہوں میں بواسطہ انکے اور دیکہتا ہوں میں بواسطہ انکے اور
یہہ مضمون راجع ہوتا ہی طرف معنی وزارت و وکالت کے یا مراد بیان کرنا شدت حرص انکے کا ہی وپر
سننے حق کے اور اتباع اوسکے اور مشاہدہ حق کے انفس آفاق میں ۱۲ ح * اور روایت کیا ترمذی نے
کہ فرمایا مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ
فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَئِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ
فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ یعنے نہیں ہی کوئی پیغمبر مگر کہ واسطے اوسکے ہوتے ہیں دو وزیر آسمان کے فرشتوں
میں سے کہ امداد و اعانت کرتے ہیں اوسکی عالم ملکوت کے اور دو وزیر ہوتے ہیں زمین والوں میں سے
پس لیکن دو وزیر میرے آسمان والوں میں سے پس جبرئیل اور میکائیل ہیں اور لیکن دو وزیر میرے زمین
والوں میں سے پس ابوبکر اور عمر ہیں * ف نہیں ہی کوئی پیغمبر الخ یعنے اوسکے یار ہوتے ہیں
کہ خدمت و نصرت اوسکی کرتے ہیں عالم ناسوت میں اور جب پیش آتا ہی اوسکو کوئی امر تو مشورہ
کرتا ہی اون سے جیسیکہ بادشاہ کو کوئی امر مشکل در پیش آتا ہی تو مشورہ کرتا ہی اپنی وزیر سے

آئی پرده ور ہیں اوپر آسمان والوں کے یعنی اسمیں دلیل ظاہر ہی اسپر کہ آنحضرت افضل ہیں جبرئیل اور میکائیل سے اور ای پرده ور ہیں اوپر زمین والوں کے یعنی اسمیں دلیل ظاہر ہی اسپر کہ ابوبکر و عمر افضل ہیں اور صحابہ سے حالانکہ صحابہ افضل ہیں سارے امت سے اور دلالت ہی اسپر کہ ابوبکر افضل ہیں عمر سے اسلئے کہ واو اگرچہ ہی مطلق جمع کے لیے ولیکن ترتیب اوسکی کلام حکیم میں ضرور ہی کہ اوسکے لیے اثر عظیم ہو جمع نہوا اور روایت کیا ترمذی اور ابو داود نے ابی بکرہ سے اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ یعنی ایک شخص نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خواب میں دیکھا میں نے کہ گویا ایک ترازو اوتری ہی آسمان سے پس تولے گئے آپ اور ابوبکر پس بھاری نکلے آپ اور تولے گئے ابوبکر اور عمر پس بھاری نکلے ابوبکر اور تولے گئے عمر اور عثمان پس بھاری نکلے عمر پھر اوٹھائی گئی ترازو پس غمگین ہوئے آنحضرت اس خواب دیکھنے سے اس شخص کے جیسے کہ راوی نے تفسیر کی ساتھ قول اپنے کے پس غمگین کیا آنحضرت کو یعنی اسکے دیکھنے نے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ یہ جو تو نے دیکھا خلافت نبوت ہی یعنی ان دونو صاحبوں کی خلافت خلافت نبوت ہی کہ اوسمیں اصلا آمیزش بادشاہت اور خلاف کی نہوگا پھر دیگا اللہ تعالی ملک جسکو چاہیگا اور جس شخص نے تولنا حضرت علی اور عثمان رضی اللہ عنہما کا نہ دیکھا گویا اسمیں اشارہ ہی اسکی طرف کہ ان دونو صاحبوں کے تفاضل میں اختلاف ہی سلف میں جیسے کہ کتب کلامیہ میں مذکور ہی اور غمگین ہوئے آنحضرت یعنی بسبب اسکے کہ معلوم کیا آنحضرت نے کہ تعبیر اسکی یہ ہی کہ بعد خلافت عمر کے ظہور فتنوں کا ہوگا اور درجے امور کے پست ہو جاوینگے تفصیل اس اجمال کی یہ کہ تعبیر دی آنحضرت نے اوٹھانے ترازو کی یہ کہ زمانہ خلافت کا خالص اور منتہی ہوگا ابوبکر اور عمر پر کہ اتفاق ہم اوپر اور بعد اوسکے آمیزش بادشاہت کی ہوگی اور کچھ خلاف اور بے انتظامی زیادہ ہوگی اور بعد ازخلافت چار یار کے بادشاہت ہوگی گزندہ جیسے کہ حدیث میں آیا ہی اور سمجھا اس تعبیر کا اوٹھ جانے میزان کے سے اسکے سبب سے کیا کہ اسمیں تولنا رعایت کیا جاتا ہی اول چیزوں کے کہ اسمیں برابر

ایک دوسرے کے ہین اور جب آستین بعید اور متبائن ہوئین تو آستین تو نا کچھ معنی نہین رکہتا پس اوٹھایا گیا اور برطرف کیا گیا آستین تو نا پس یہہ خواب دلالت کرتا ہی اوپر انحطاط امر خلافت کے بعد از ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کے اور معنے غالب آنے ہر ایک کے دوسرے پر میزان مین یہہ ہین کہ راجح مرجوح سے ہوجا ع ہ اور روایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ ہ یعنے خبر دی آنحضرت نے صحابہ کو کہ ظاہر ہوگا اور آویگا تمہارا ایک شخص اہل بہشت مین سے پس آئے ابوبکر پہر فرمایا کہ آویگا تمہارا ایک شخص اہل بہشت مین سے پس آئے عمر رضی اللہ عنہ ہ اور کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بَيْنَا رَأْسُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِي فِي لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ إِذْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ يَكُونُ لِأَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَأَيْنَ حَسَنَاتُ أَبِي بَكْرٍ یعنے اوس وقت کہ سر مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا میری گود مین تہا بیچ چاندنی رات کے ناگہان کہا مینے یا رسول اللہ کیا ہونگی کسیکے لیے نیکیان موافق گنتی آسمان کے ستارونکے فرمایا ہان وہ عمر ہی کہا مینے پس کیا حال ہی ابوبکر کی نیکیونکا فرمایا آنحضرت نے نہین ہین تمام نیکیان عمر کی مگر مانند ایک نیکی کے ابوبکر کی نیکیونمین سے **ف** یعنی ابوبکر کی نیکیان اونکی نیکیونسے کہین زیادہ ہین اور اگر فرض کیا جاوے کہ نیکیان عمر کی ابوبکر کی نیکیونسے زیادہ ہون تو بہی ابوبکر افضل ہین بسبب قوت حسنات اونکیکے از راہ کیفیت اور نفاست کے بسبب پائے جانے کمال اخلاص اور شہود معرفت کے جیسیکہ روایت کیا گیا ہی ایک حدیث مین کہ نہین ہی فضیلت ابوبکر کی تمہر بسبب کثرت نماز اور روزہ کے بلکہ بسبب اوس چیز کے کہ رکہی گئی ہی اونکے دلمین ذکر کیا ہی اس حدیث کو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے

فصل بیچ بیان فضیلت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہ روایت کی مسلم نے کہ کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِهِ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ أَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَّى ثِيَابَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ

هش له ولم تباله ثم دخل عمر فلم تهتش له ولم تباله ثم دخل عثمان
فجلست وسويت ثيابك فقال ألا أستحيي من رجل تستحيي منه
الملائكة وفي رواية قال إن عثمان رجل حيي وإني خشيت إن أذنت
له على تلك الحالة أن لا يبلغ إلي في حاجته یعنے تھے آنحضرت لیٹے ہوئے
اپنی گھر میں کھولے ہوئے رانیں اپنی یا کہا پنڈلیاں اپنی پس اذن چاہا ابوبکر نے آپکے لیے پس
اذن دیا آنحضرت نے انکو حالانکہ وہ اوسی حال پر تھے یعنی وہ کھلی پنڈلیاں وغیرہ پس باتیں کیں
ابوبکر نے یعنی بیٹھا ابوبکر کو دیر تک پھر اذن چاہا آنیکا عمر نے پس اذن دیا آنحضرت نے
عمر کو اور آنحضرت اوسی حال پر تھے پس باتیں کیں عمر نے پھر اذن چاہا عثمان نے یعنے اور آنے
کا پس بیٹھے آنحضرت اور درست کئے کپڑے اپنے پس جسوقت نکلے یعنی عثمان اور وہ کہ ساتھ
اونکے تھے یا تقدیر یہہ ہے پس جسوقت نکلی قوم کہا عائشہ نے کہ داخل ہوئے ابوبکر پس حرکت نکی آپنے
واسطے اونکے اور پرواہ نکی آپنے اونکی یعنے یونہیں بیٹھے رہے اور کچھ نہ سمیٹے پھر داخل ہوئے
عمر پس حرکت نکی آپنے واسطے اونکے اور نہ پرواہ کی اونکی آپنے پھر داخل ہوئے عثمان پس اوٹھ بیٹھے
آپ اور درست کئے کپڑے اپنے پس فرمایا آنحضرت نے کیا حیا کروں میں اوس شخص سے کہ حیا کرتے
ہیں اوس سے فرشتے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق عثمان ایک مرد
بہت شرمناک ہے اور تحقیق میں ڈرا اگر اذن دوں میں عثمان کو اسکا اوس حالت پر یعنی
حالت کھلے ہونے ران یا پنڈلی پر تو نہ پہنچے طرف میرے بیچ حاجت اپنی کے یعنی ڈر ہے مجھکو اگر
انکو اس حالت پر دیکھیگا تو بسبب کثرت شرم اور غلبہ ادب کے میرے پاس نہیں آسکیگا اور عرض
حال نہیں کرسکیگا ف کھولے ہوئے رانیں الخ کہا نووی نے کہ دلیل پکڑا ہے اس حدیث کو مالکیوں
وغیرہ نے کہ جو کہتے ہیں ران ستر نہیں حالانکہ یہہ حدیث دلیل نہیں ہوسکتی اسلئے کہ شک کیا ہے
راوی نے عضو کھلے ہوئی میں کہ آیا وہ رانیں تھیں یا پنڈلیاں پس نہیں لازم آتا ہے اوس سے
حرام جواز کھولنے ران کا اور جائز ہے یہہ کہ ہو مراد کھولنے ران کے سے کھولنا اوسکا قمیص سے ہوئے
ازار کے یعنے تہہ بند بندھا ہوا تھا اور دامن قمیص کا اوپر اوسکے سمٹا ہوا تھا جیسا کہ آگے
آتا ہے کلام عائشہ کا کہ متغیر ہے اسرار اور یہی ظاہر ہے آنحضرت کے احوال سے درحالت مخالطت

ساتھہ آل و اصحاب کے اور درست کی الخ اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ نہین تہے کہولے
ہوئے نفس ایک دونو عضوون مین سے بلکہ سوائے تہہ بند کے اور کُڑا نہ تہا اسلیئے نہ کہا وستر فخذہٗ
پس اوٹھہ گیا ساتھہ اسکے اشکال اور دفع ہوگیا استدلال مذکور واللہ اعلم بالاحوال اور کہا
نووی نے کہ اسمین فضیلت ظاہرہ ہی عثمان رضی اللہ عنہ کی اسلیئے کہ حیا اچہی صفت ہی صفتون
ملائکہ کے سے وہ انکے لیئے ثابت ہوئے کہا مظہر نے کہ اسمین دلیل ہی اوپر توقیر عثمان رضی اللہ عنہ کے
نزدیک آنحضرت کے لیکن اس سے کچہہ ابوبکر و عمر کے منصب مین نزدیک آنحضرت کے فرق نہین آتا
اور کم التفاتی آپکی بہ نسبت انکے لازم نہین آتی اسلیئے کہ محبت جب کامل اور بہت ہوتی ہی تو
تکلف اوٹھہ جاتا ہی جیسے کہا گیا ہی إِذَا حَصَلَتِ الْأُلْفَةُ بَطَلَتِ الْكُلْفَةُ
یعنے جب حاصل ہوتی ہی الفت جاتی رہتی ہی کلفت * کہتا ہو مین پس منقلب ہوگئی حدیث
کہ دلیل ہوئی ان دونو صاحبونکی فضیلت مگر چونکہ ظاہر سمجہی جاتی ہی اس سے تعظیم و توقیر عثمان
رضی اللہ عنہ کی ذکر کی یہہ اونکے مناقب کی فصل مین اور حقیقت مین جسمین جو صفت غالب ہوتی
ہی اوسکی رعایت آنحضرت فرماتے تہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین صفت حیا کی غالب تہی اس سے
لحاظ اونکا کرتے تہے اور اون صاحبون سے بے تکلفی تہی اونسے معاملہ بے تکلفی کا رکہتے تہے اور
اور ملائکہ نے جن مواضع مین حضرت عثمان سے حیا کی ہی انمین سے بعضون نے ایک جگہہ یہہ نقل کی ہی
کہ حضرت عثمان بیچ مدینہ کے ایک قصہ مین جو آگے پڑے تو انکا سینہ کہلا ہوا تہا ملائکہ پیچہے
ہٹ گئے پس حکم کیا انکو آنحضرت نے سینے کے ڈہانکنے کا پس عود کیا ملائکہ نے اپنی جگہہ پس
پوچہا اونسے آنحضرت نے سبب انکے ہٹ جانیکا اونہون نے کہا کہ بسبب عثمان کی حیا کے ہٹ
گئے تہے * ع * اور روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نے کہ فرمایا لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي
یعنی فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ * یعنے واسطے ہر پیغمبر کے رفیق یعنی ہمراہی اور یار مہربان ہی اور رفیق
میرا یعنے بہشت مین عثمان ہی * ف * یعنی فی الجنۃ جملہ معترضہ ہی درمیان مبتدا و خبر کے
کلام ہی طلحہ کا یا اور کسی راوی کا کہ قرینہ سے سمجہہ کر بیان کیا پہر یہہ نہین منافی ہی اسکے کہ ہو
اونکا کوئی اور بہی رفیق سوائے عثمان کے جیسے کہ وارد ہوا ہی ابن مسعود سے روایت طبرانی مین کہ
ہر نبی کے لیئے مخصوص ہی اوسکے اصحاب مین سے اور میرے مخصوص میرے اصحاب مین سے ابوبکر اور عمر

میں اِن آیتوں کے تمام ہوا اور یہی سبب تھے ایک حق ہوا اور آنحضرت کے کیسی دعو تج

اور روایت کی ترمذی نے کہا عبد الرحمن بن خباب نے شہدت النبی صلی اللہ علیہ

وسلم وهو يحث على جيش العسرة فقام عثمان فقال يا رسول الله علي مائة

بعير باحلاسها واقتابها في سبيل الله ثم حض على الجيش فقام عثمان فقال

علي مائتا بعير باحلاسها واقتابها في سبيل الله ثم حض على الجيش فقام

عثمان فقال علي ثلث مائة بعير باحلاسها واقتابها في سبيل الله فانا

رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل عن المنبر وهو يقول ما

على عثمان ما عمل بعد هذه ما على عثمان ما عمل بعد هذه یعنی حاضر ہوا

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں کہ وہ رغبت دلاتے تھے یعنی لوگوں کو اور

خرچ کرنے لشکر تبوک پر کہ اوسکو جیش العسرہ کہتے ہیں پس کھڑے ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ اور

عرض کیا یا رسول اللہ میرے ذمہ ہیں سو اونٹ مع جھولوں اور کجاووں اونکے یعنی سو اونٹ

مع سامان کے دونگا بیچ راہ خدا کے پھر رغبت دلائی آنحضرت نے لشکر کے سامان درست کرنے میں

یعنی اوسی کام میں یا اور دفعہ پس کھڑے ہوئے عثمان اور کہا میرے ذمہ ہیں دو سو اونٹ مع

جھولوں اور کجاووں اونکے بیچ راہ خدا کے پھر رغبت دلائی آنحضرت نے لشکر کے سامان درست

کرنے میں پس کھڑے ہوئے عثمان اور کہا میرے ذمہ ہیں تین سو اونٹ مع جھولوں اور کجاووں اونکے

بیچ راہ خدا کے کہا عبد الرحمن نے پس میں نے دیکھا آنحضرت کو کہ اوترتے تھے منبر سے اس حالت میں کہ کہتے تھے نہیں

ضرر کریگی عثمان کو وہ چیز کہ کرے یعنی تمام عمر میں بعد اس نیکی کے کہ کی ہے نہیں ضرر عثمان کو وہ چیز کہ کرے

بعد اسکے * ف جیش العسرة عسرہ کہتے ہیں تنگی کو پس جیش العسرہ اوسکو اسلیئے کہتے ہیں

کہ اوسمیں مسلمان بڑی تنگی اور سختی میں تھے بسبب اسکے کہ مسلمان تھوڑے تھے اور کافر بہت اور مسافت راہ

کی دور و دراز تھی اور تھا وہ غزوہ شدت گرمی میں اور ایام قحط میں اور زاد راہ اور مال کی کمی میں اور

سواری اور طعام بھی کم تھا کمی کہانے پینے کی ایسی ہی کہ پتے درختوں کے کہاتے تھے اور ادھر اونٹوں کے

نچوڑتے تھے اور سو بہر کرتے تھے غرض کل بے سامانی اور تنگی حد سے زیادہ تھی اوسمیں اسلیئے یہ نام ہوا

اوسکا اور دو سو اونٹ الخ یعنی سوائے اول سو کے اور ہیں سو اول قیمت جسکے وہم جاتا ہی

واللہ اعلم پس حضرت عثمان نے چہہ سو اونٹ اپنی ذمہ لازم کیے پہلی بار مین سو دوسری بار
بارمین دوسو تیسری بارمین تین سو اور بعضے روایت مین آیا ہی کہ غزوہ تبوک مین حضرت
عثمان نے ساری نوسو اونٹ دیے اور تمام کیا ہزار کو ساتہہ پچاس گہوڑون کے اور نہین ضرر
کریگی الخ یعنے یہہ نیکی مکفر ہی اونکی گناہون گذشتہ کی ساتہہ زیادتی براءیون آیندہ اونکے
جیسیکہ وارد ہوا ہی بیچ ثواب نماز جمعہ کے اور مکرر فرمایا یہہ تاکید کے لیے اور اسمین اشارہ
ہی طرف بشارت کے اونکے لیے ساتہہ خاتمہ بخیر ہونیکے۔ اور کہا مظہر نے یعنی نہین ضرر دیگا
اونپر یہہ کہ نکرین بعد اسکے قسم نوافل سے نہ فرایض سے اسلیے کہ یہہ نیکی کافی ہی اونکو تمام
نوافل سے ۔ع × اور روایت کیا احمد نے کہا عبد الرحمن بن سمرہ نے جاء عثمان الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالف دینار فی کمہ حین جہز جیش العسرۃ فنثرہا
فی حجرہ فرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقلبہا فی حجرہ وہو یقول ما ضر عثمان
ما عمل بعد الیوم مرتین یعنے لاے عثمان رضی اللہ عنہ آنحضرت کے پاس ہزار دینار اپنی
آستین مین اوسوقت کہ سامان تیار کیا آنحضرت نے یا عثمان نے لشکر تبوک کا پس بکہیرے ہزار
دینار حضرت کی گود مین پس دیکہا مین نے آنحضرت کو کہ اولٹ پلٹ کرتے تہے اونکو اپنی گود مین اور
فرماتے تہے نہین ضرر کرینگے عثمان کو وہ گناہ کہ کرین بعد عمل آجکے دن کے یعنے نہین ضرر کرینگے اونکو
گناہ سابق ولاحق دو بار فرمایا یہہ کلمہ ق ریاض مین عبد الرحمن بن عوف سے آیا ہی کہ کہا
حاضر ہوا مین آنحضرت کے پاس ایسحالمین کہ لاے عثمان بن عفان جیش العسرۃ مین نوسو اوقیہ سونیکے
اور یہہ اختلاف روایات وہم دلاتا ہی تناقض کا روایات مین اور تطبیق انمین اسطرح ہوسکتی
ہی کہ پہلے حضرت عثمان نے چہہ سو اونٹ معہ جہولون اور کجاوون کے دیے جیسیکہ پہلی حدیث مین
گذرا پہر لاے ہون ہزار دینار واسطے خرچ ضروری مسافرونکے پہر جبکہ مطلع ہوے اسپر کہ یہہ نہین
کفایت کرینگے زیادتی کی اونہون نے یہی کہ ہزار پورے کردیے اور زیادتی کی دینار نہین یہی کہ نوبت
سونیکی نوسو اوقیہ کی پہنچی ۔ع × اور روایت ہی ترمذی سے کہ کہا انس نے لما امر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببیعۃ الرضوان کان عثمان رسول رسول اللہ
علیہ السلام الی مکۃ فبایع الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

عثمان انطلق فی حاجة الله وحاجة رسوله فضرب باحدی یدیه علی الاخری فکانت ید
رسول الله صلی الله علیه وسلم لعثمان خیرا من ایدیهم لانفسهم یعنی حکم فرمایا
آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے بیعت کو ساتھ بیعة الرضوان کے تھے عثمان ایلچی رسول خدا صلی الله علیه و
سلم کے طرف اہل مکہ کے پس بیعت لی آنحضرت نے لوگوں سے پیچھے بیعت جانے عثمان کے پس بیعت کی
صحابہ نے حضرت سے اور عثمان رضی الله عنه وقت بیعت کے حاضر نہ تھے پس فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم
کہ تحقیق عثمان بیچ کام اللہ کے یعنی نصرۃ دین اوسکیکے اور کام رسول اوسکیکے ہیں پس مارا آنحضرت نے
ایک ہاتھ اپنا اوپر ہاتھ دوسرے اپنے کے پس تھا ہاتھ آنحضرت کا واسطے عثمان کے بہتر اور صحابہ کے
ہاتھوں واسطے اپنے یعنی پس نایب ہوا اونکا عثمان تہا سبب نقصان اوسکا تاکہ سبب کمال کا تہا
ف ساتھ بیعة الرضوان کے حدیبیہ میں تھی نیچے درخت کے سال حدیبیہ میں اور یہ نام اسکا اسلئے رکہا
گیا کہ نازل ہوئی اوسکی حق میں یہ آیت لقد رضی الله عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرة
یعنی البتہ تحقیق راضی ہوا الله مومنوں سے اوس وقت کہ بیعت کرتے تہے وہ تجھسے نیچے درخت کے اور طرف اہل مکہ
کے اسکو بھیجا تھا آنحضرت نے لوگوں کو حدیبیہ سے اہل مکہ کے پاس تاکہ حضرت آئے دین عمرہ کے لیے پس مشہور ہوگیا
کہ لوگوں نے عثمان کو مار ڈالا ایک ہاتھ اپنا اوپر یعنی ہاتھ اپنا نایب عثمان کے ہاتھ کا کیا اور عثمان رضی
کی طرف سے بیعت کی بعضے کہتے ہیں وہ ہاتھ کہ عثمان کے ہاتھ کا نایب کیا بایاں تھا اور بعضے کہتے ہیں
دایاں اور یہی صحیح ہی ۲۲ ع ۵ ح ۱۷ اور روایت کیا ترمذی اور نسائی اور دار قطنی نے کہا ثمامہ
بن حزن قشیری کہنے شہدت الدار حین اشرف علیہم عثمان فقال انشدکم الله
والاسلام هل تعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قدم المدینة ولیس بها ماء
یستعذب غیر بئر رومة فقال من یشتری بئر رومة فیجعل دلوه مع دلاء المسلمین
بخیر له منها فی الجنة فاشتریتها من صلب مالی وانتم الیوم تمنعونی ان
اشرب منها حتی اشرب من ماء البحر فقالوا اللهم نعم فقال انشدکم الله و
الاسلام هل تعلمون ان المسجد ضاق باهله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من یشتری بقعة آل فلان فیزیدها فی المسجد بخیر له منها فی الجنة فاشتریتها
من صلب مالی فانتم الیوم تمنعونی ان اصلی فیها رکعتین فقالوا اللهم نعم

قال انشدکم الله والاسلام هل تعلمون انی جهزت جیش العسرة من مالی قالوا اللهم نعم قال انشدکم الله والاسلام هل تعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان علی ثبیر مکة ومعه ابوبکر وعمر وانا فتحرک الجبل حتی تساقطت حجارته بالحضیض فرکضه برجله قال اسکن ثبیر فانما علیک نبی وصدیق و شهیدان قالوا اللهم نعم قال الله اکبر شهدوا ورب الکعبة انی شهید ثلاثا

یعنے حاضر ہوا مین حضرت عثمان کے گہر مین اوسوقت کہ اوپر سے جہانکا عثمان نے اوس قوم پر کہ اونکے گہر کو گہیر تہا اور قصد اونکے قتل کا رکہتے تہے پس کہا عثمان نے کہ سوال کرتا ہون مین تمسے بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مدینہ مین اور نہین تہا مدینہ مین کوئی پانی شیرین سواے پانی کنوئین رومہ کیکے پس فرمایا آنحضرت نے کون شخص ہی کہ خریدے بیر رومہ کو اور گردانے ڈول اپنا ساتہہ ڈولون مسلمین کے بدلے نیکی اور ثواب کے کہ اوس خریدنے والیکے لیے ہو اوس کنوئین سے یعنے خریدنے اور وقف کرنے اوسکے بہشت مین پس خریدا مینے اوسکو اصل اور خالص مال اپنی سے اور تم آجکے دن منع کرتے ہو مجکو اوسکے پانی پینے سے یہانتک کہ پیتا ہون مین دریا کے پانی سے یعنی پیتا ہون کہاری پانی کہ مانند پانی سمندر کے ہی شوری اور تلخی مین پس کہا لوگون نے خداوندا ہان جانتے ہین ہم مقرر خریدا انہون نے یعنے تصدیق عثمان کی کی اس کلام مین پہر کہا عثمان نے کہ پوچہتا ہون مین تمسے بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتی ہو تم کہ مسجد یعنی مسجد مدینہ کی تنگ ہوی مصلیون پر پس فرمایا آنحضرت نے کون شخص ہی کہ خریدے جگہہ اولاد فلانکی پس زیادہ کرے اوس جگہہ کو مسجد مین بدلے ثواب اور نیکی کے کہ اوس خریدنے والیکے لیے ہو خریدنے اور وقف کرنی اوسکے بہشت مین پس خریدا مینے اوسکو اصل اور خالص مال اپنے سے پس تم آجکے دن منع کرتے ہو مجکو اسسے کہ پڑہون مین دو رکعت نماز اوس جگہہ مین یعنے جو جای مسجد مین پس کہا لوگون نے یا الہی ہان جانتے ہین ہم کہا حضرت عثمان نے کہ پوچہتا ہون مین تمسے بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم کہ تحقیق مینے سامان درست کیا لشکر تنگی کا یعنے تبوک کا اپنے مال سے یعنے اور فرمایا حضرت نے میرے حقمین جو کچہہ کہ فرمایا کہ دلالت کرتا ہی اوپر حسن حال اور مآل میرے کے چنانچہ اوپر مذکور اوسکا ہوچکا ہی کہا لوگون نے یا الہی ہان جانتے ہین ہم کہا حضرت عثمان نے کہ پوچہتا ہون مین تمسے بحق خدا اور اسلام کے آیا جانتے ہو تم یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے تہے اوپر ثبیر مکہ کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہی اور ساتہہ آنحضرت کے

اوبکر اور عمر اور میں بھی کھڑے تھے پس ہلا پہاڑ یعنی پست ہوا سکے یہاں تک کہ گر پڑے اسکے بعضے پتھر اوسکے
پستی میں اور دامن کوہ میں پس ماری اوسکو آنحضرت نے لات اپنی فرمایا ٹہر اور سہل آپی میرا اسلئے
کہ نہیں ہی تجھپر مگر نبی اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید کہا لوگوں نے یا آلٰہی ہاں اسی طرح ہی کہا عثمان
نے الله اکبر گواہی دی انہوں نے قسم ہی پروردگار کعبہ کی کہ میں شہید ہونگا تین بار کہا یہ کلمہ ق
کنواں رومہ ایک نہر تھا ساتھ مدینہ کے اور جرم داوسکے اور بعضوں نے ہمرہ بھی کہا ہی کنواں ہی بڑا ایک
طرف مسجد قبلتین کے وادی عقیق میں کہ پانی اوسکا نہایت شیریں اور لطیف اور پاکیزہ ہی اور عوام اوسکو بیر
جنت کہتی ہیں پس مدینہ میں تشریف لائے جب حضرت عثمان رضی الله عنہ کے لئے سبب خریدنے اور وقف کرنے
اوسکے اور حضرت عثمان نے خریدا تہا اوسکو لاکہہ درہم کو اور گردانے ڈول اپنا ساتھ اپنے وقف کرنے
اوسکو اور کرے ڈول اپنا برابر مسلمانوں کے ڈولوں کے اور اپنی ملک سے نکالدی مخصوص اپنے لئے نرکہی اور اسمیں
دلیل ہی اوپر جواز وقف سقایات کے اور دلیل ہی اسپر کہ وقف کی ہوئی چیز وقف کرنیوالی کی ملک سے
نکل جاتی ہی اور اولاد فلاں سے مراد ایک جماعت انصار کی ہی کہ قریب مسجد کے رہتے تہے اور ایک زمین
رکھتے تہے کہ اگر اوسکو داخل مسجد کے کرتے تو مسجد فراخ ہو جاتی پس حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہی کہ جگہہ اوس
جماعت کی خریدے پس بیس ہزار یا پچیس ہزار درہم کو وہ جگہہ حضرت عثمان نے خریدی جیسکہ روایت کیا
اسکو دارقطنی نے اور روایت کی بخاری نے ابن عمر سے بلا کہ تہی آنحضرت کے عہد میں بنائی گئی تہی اینٹ
کی اور چہت اوسکی کہجوروں کی ٹہنیوں کی تہی اور ستون اوسکے کہجور کے لکڑیکے پس نہ زیادہ کیا اوسمیں ابوبکر
نے کچہہ اور زیادہ کیا اوسمیں عمر نے اور بنایا اوسکو آنحضرت کے عہد کی بنا پر ساتہہ اینٹ اور ٹہنیوں
کہجور کے اور پہیر ستون چوبی لگائے پہر تغیر کی حضرت عثمان نے پس بہت کچہہ زیادہ کیا اوسمیں اور بنائی
دیوار اوسکی منقش پتہر کی اور چہت اوسکی ساکہو کی اور دو شہید یعنی حقیقی اسلئے کہ قتل کئے گئے
ساتہہ ظلم کے اور مرتبہ شہادت ہر صورت سے اور وہ عمر و عثمان ہیں پس نہیں منافی ہی اسکے یہ کہ آنحضرت
اور صدیق تہے حکمی ہیں اسلئے کہ سبب اوسکی موت کا اثر زہر قدیم کا تہا تین بار کہا حضرت عثمان نے
یہ کلمہ یعنی الله اکبر واسطے زیادتی مبالغہ کے بیچ ثابت کرنے حجت کے دتمبول کرانے اور ارادہ نحو کے
اقرار کرنے اوسکے اور کے صدق پر اور جرأت کرنے اوسکے اوپر فساد اور ہلاک کرنے اوسکے ×
ع ... اور روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نے کہا مرہ بن کعب نے سمعت رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم وذکر الفتن فقربہا فمر رجل مقنع فی ثوب فقال ہذا یومئذ
علی الہدی فقمت الیہ فاذا ہو عثمان بن عفان قال فاقبلت علیہ بوجہہ
فقلت ہذا قال نعم یعنی سنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حالت مین کہ ذکر کیا آنحضرت
نے فتنونکا یعنی جنگ و آشوب کا کہ پیدا ہونگے بعد آنحضرت کے امت مین پس نزدیک کیا آنحضرت نے اون فتنونکو
یعنے فرمایا کہ نزدیک ہی وقوع اونکا پس گذرا ایک شخص کپڑا اوڑہی ہوے سر پر پس فرمایا آنحضرت
نے یہہ شخص اوس روز کہ فتنہ واقع ہوگا راہ راست پر ہوگا مرہ بن کعب کہتے ہین پس اوٹہا مین اور گیا طرف
اوس شخص کے تا دیکہون کہ کون ہی وہ کہا مرہ نے پس ناگہان وہ شخص عثمان بن عفان تہے کہا مرہ نے پس متوجہ
کیا مینے طرف آنحضرت کے موہنہ عثمان کا یعنے دکہایا مینے آنحضرت کو موہنہ عثمان کا پس کہا مینے یہہ شخص
ہدایت پر ہوگا اوس دن فرمایا آنحضرت نے ہان * اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ نے کہ فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ سے اکدن یا عثمان انہ لعل اللہ یقمصک قمیصا فان
ارادوک علی خلعہ فلا تخلعہ لہم * یعنی اے عثمان تحقیق شان یہہ ہی کہ شاید خدا تعالی پہناوے
تجکو ایک کرتہ یعنی خلعت خلافت پس اگر چاہین لوگ اوپر کرنے تجپر اوپر اوتار ڈالنے کرتہ کے پس
نہ اوتارنا تو اوسکو واسطے اونکے ف * نہ اوتارنا الخ یعنی اگر قصد کرین لوگ تیرے معزول کرنیکا
تو نہ معزول کرنا تو اپنی نفس کو خلافت سے واسطے اونکے بسبب ہونے تیرے حق پر اور ہونے اونکے باطل
پر اور اسی حدیث کے سبب سے معزول نکیا عثمان نے اپنے نفس کو جس وقت کہ محاصرہ کیا لوگون نے اونکو
روز دار کے ہر چند کہ بجد ہوے لوگ اور یہہ اول فتنہ ہی کہ دین اسلام مین واقع ہوا انا للہ وانا الیہ
راجعون * ع ج * روایت ہی ترمذی سے کہ کہا ابن عمر نے ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فتنۃ فقال یقتل ہذا فیہا مظلوما لعثمان * یعنے ذکر کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فتنہ کا پس فرمایا کہ مارا جاویگا یہہ اوس فتنہ مین بظلم کہا یہہ واسطے عثمان کے اور اشارہ کیا
طرف اونکے * اور کہا ابو سہلہ عثمان کے مولی نے قال لی عثمان یوم الدار ان رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم قد عہد الی عہدا وانا صابر علیہ * یعنی کہا واسطے میرے عثمان
نے روز دار کے کہ تحقیق آنحضرت نے کی تہی مجکو وصیت یعنی یہہ کہ معزول نکرنا تو اپنی تئین جیسا کہ اوپر حدیث
مین گذرا یا وصیت کی تہی صبر و تحمل کرنیکی تو مین نے حفظ کیا یہہ اور نہ لڑنیکی اوس وقت اور مین تحمل کرنیوالا ہون

اوس عہد یعنی وصیت مراد رکھتا ہیں اوسے والا بعضے اصحاب وغیرہ سے کہا تھا کہ تم طلحہ
وقت جو باہر نکلو اور لڑو اوسے کہ مجال تمہارے مقابلہ کی نہیں پاوینگے الخ اور کہا عثمان تابعی
نے جاء رجل من اهل مصر يريد حج البيت فرأى قوما جلوسا فقال من هؤلاء
القوم قالوا هؤلاء قريش قال فمن الشيخ فيهم قالوا عبد الله بن عمر قال يا ابن عمر اني سائلك
عن شيء فحدثني هل تعلم ان عثمان فر يوم احد قال نعم قال هل تعلم انه تغيب
عن بدر ولم يشهد قال نعم قال هل تعلم انه تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهدها قال
نعم قال الله اكبر قال ابن عمر تعال ابين لك اما فراره يوم احد فاشهد ان الله عفا عنه
واما تغيبه عن بدر فانه كانت تحته رقية بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم
وكانت مريضة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لك اجر رجل ممن شهد بدرا
وسهمه واما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان احد اعز ببطن مكة من عثمان
لبعثه فبعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب
عثمان الى مكة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده اليمنى هذه يد عثمان فضرب
بها على يده فقال هذه لعثمان ثم قال ابن عمر اذهب بها الآن معك آیا ایک شخص
اہل مصر سے یعنے کہ مصر اہل میں کا ارادہ رکھتا تھا حج کعبہ کا پس دیکھا ایک جماعت کو بیٹھے ہوئے
پس کہا اوسنے کہ کون ہیں یہ قوم کہا بعضے لوگوں نے کہ یہ قریش ہیں یعنے اکابر اونکے کہا اوس شخص
نے پس کون ہے شیخ یعنے عالم معتبر اور معتقد انمیں کہا اونہوں نے کہ شیخ انمیں عبد اللہ بن عمر ہیں
کہا اوس شخص نے ای ابن عمر تحقیق میں پوچھتا ہوں تجھ سے کچھ پس جواب دو مجھکو کیا جانتے ہو تم کہ عثمان
بھاگ گئے تھے روز احد کے یعنے ادہر بھاگ گیا کفار کے مقابلہ سے بہت راہ کہا ابن عمر نے ہاں بھاگے
کہا اوس شخص نے کیا جانتے ہو تم کہ عثمان غایب تھے غزوہ بدر سے اور وہاں حاضر ہوئی تھی اور ساتھ
اونہوں نے دولت اہل بدر کی کہا ابن عمر نے ہاں حاضر ہوئی عثمان وہاں کہا اوسنے کیا جانتے ہو تم
کہ عثمان غایب تھے بیعۃ الرضوان سے کہ حدیبیہ میں ہوئی اور نہ حاضر ہوے وہاں کہا ابن عمر نے ہاں حاضر
نہ تھے بیعت رضوان میں پس جب سنکر ابن عمر سے التصدیق اوس شخص کی کی تو کہا اوسنے اللہ
اکبر کہا ابن عمر نے کہ آ بیان کروں تجھ سے حقیقت حال کی ای رہا گیا عثمان کا روز احد پس گواہی

پس گواہی دیتا ہوں میں کہ خدا تعالی نے معاف اور درگذر کیا اوسے اور امیر غایب ہونا عثمان
رضی اللہ عنہ کا بدر سے بسبب اسکے تہا کہ تہیں اونکے نکاح میں رقیہ آنحضرت کی بیٹی اور تہیں وہ بیمار
پس فرمایا عثمان کیواسطے آنحضرت نے کہ تیرے لیئے ثواب ایک شخص کا ہی اون لوگوں میں سے کہ حاضر
ہوئی بدر میں اور حصہ اوسکا ہی اور امیر غایب ہونا عثمان کا بیعۃ الرضوان سے اسکا سبب یہ تہا کہ
اگر ہوتا کوئی بہت عزت والا یعنے کثرت کی جہت سے باقی صحابہ میں سے اندر مکہ کے عثمان سے
تو البتہ بہیجتے آنحضرت اوسکو پس بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کو اور تہی بیعت رضوان
حدیبیہ میں پیچہے جانے عثمان کے مکہ کو پس اشارہ کیا آنحضرت نے ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنی کے اصحاب میں
کہ کہا یہہ ہاتہہ میرا نایب ہی عثمان کے ہاتہہ کا پس مارا دایاں ہاتہہ اپنا اوپر بائیں ہاتہہ اپنی کے
اور کہا یہہ بیعت یا یہہ ہاتہہ واسطے عثمان کے ہی یا اونکی طرف سے ہی پہر کہا ابن عمر نے کہ لیجا ساتہہ
اپنے ان کلمات کو کہ تیرے سوالونکے جواب میں کہی میں نے ف کہا اوسنے اللہ اکبر یہہ کہا اوسنے
از راہ تعجب کے اور بسبب ثابت ہونے اعتراض کے عثمان رضی پر اور وہ شخص اعتقاد فاسد رکہتا تہا
عثمان رضی کے حق میں اور درگذر کیا اور یہہ بات معلوم ہی ہی کہ جو چیز معاف ہوئی وہ خارج ہے
عیب میں شمار کرنے سے اور ابن عمر نے جو یہہ کہا گویا اشارہ کیا اس آیت کیطرف اِنَّ الَّذِیْنَ
تَوَلَّوْا مِنْكُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعَانِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا وَلَقَدْ
عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ٭ تحقیق جنہوں نے پیٹہ پہیری تم میں سے دن ملنے دو
جماعتوں کے سوا اسکے نہیں کہ ڈگایا اونکو شیطان نے بسبب بعضے قصوروں اونکے کے اور البتہ تحقیق
درگذر کیا اللہ نے اونسے بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا بردبار ہی ٭ جاننا چاہیئے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے روز احد کے ایک جماعت کو ایک جگہہ ٹہرایا اور حکم کیا تہا کہ اپنی جگہہ سے نہ
ہٹیں پس کافروں نے جو شکست پائی اوس جماعت نے پیچہا کا قصد کیا اور بقصد لینے غنیمت کے
نکلے اور کار جنگ ابتر ہوا پس حق سبحانہ تعالی اونکی شکایت کرتا ہی پہر فرماتا ہی کہ عفو کیا
خدا تعالی نے اونسے اور یہہ مخصوص حضرت عثمان ہی کیلیئے نہ تہا جو کوئی داخل اس تقصیر کے
تہا خدا تعالی نے عفو کیا اوس سے ٭ اور تیرے لیئے ثواب ایک شخص کا ہی الخ یعنے تو حکم حاضر کا
رکہتا ہی دنیا و آخرت میں پس غایب ہونا اونکا بدر سے نہیں ہی نقصان اونکے حق میں

رر اور رہا غائب اونکا ماسد غائب ہونے حضرت علی کے سوگ ہی کرا دیکو خبر گیری اہلبیت
لیے حضرت چھوڑ گئے تھے لیکن یہ نہیں معلوم کہ آنحضرت نے اونکے لیے بھی حصہ غنیمت میں نکالا تھا یا
نہیں واللہ اعلم ✽ اور حضرت رقیہ بیمار ہوئی تھیں مدینہ میں اور حضرت عثمان کو آنحضرت نے اونکی خبرگیری کے
لیے چھوڑا تھا اور حضرت رقیہ نے مدینہ میں وفات پائی ✽ اور یہ علامت تھی آنحضرت کی کمال محبت
کی عثمان سے کہ اپنی ایک بیٹی انکے نکاح میں دی بعد دوسری بیٹی ام کلثوم بعد وفات رقیہ کے اور اسی
نسبت سے انکو ذی النورین کہتے ہیں اور فرمایا آنحضرت نے کہ اگر ہوتی میری اور بیٹی تو نکاح کر دیتا میں
اونکا ایسے ✽ اور ریاض میں ہی ابن عباس سے کہا فرمایا آنحضرت نے اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَیَّ
اَنْ اُزَوِّجَ کَرِیْمَتَیَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اخرجه الطبرانی یعنی اللہ نے وحی کی ہی میرے طرف
تیرے سہ کہ نکاح کر دوں اپنی دو پیاری بیٹیوں کا یعنی رقیہ اور ام کلثوم کا عثمان سے روایت کی یہ
طبرانی نے ✽ اور بعد اسکے اور کئی روایتیں ایسی ہی ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہیں ✽
البتہ سمجھے لے یعنے نجاشی عثمان سے لیکن حکم نہ پایا کوئی عزت والا ایک برابر جی کر گئی بعضے صحابہ
محبت اپنی جا بیٹے بعد رسیاں کر کر کہ یا رسول اللہ نہیں ہی میسر لیے تو ہم کہیں کہ وہ کرین اور نجات
کریں تیرے بستی ہاں ہو کر پس بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کو بیچ طرف مکہ کے تا سر گروہ
آنحضرت کی طرف سے گفتگو کریں اور اونکو آنحضرت کے تعرض کرنے سے باز رکھیں پس استقبال کیا
اونکا اونکے اہل اور گروہ نے اور آگے آئے سے لیچلے اونکو سوار کر کر اور اپنی پناہ میں کیا اونکو کہ کوئی
تعرض نکرنے اونسے اور کہا اونہوں نے کہ طواف کرو خانہ کعبہ کا واسطے عمرے اپنی کے پس کہا
عثمان نے نہ تا کہ میں طواف کروں آنحضرت کی صحبت میں ✽ اور تھی بیعت رضوان کہ یعنی جب
مشہور ہوئی خبر مسلمانوں میں کہ مشرک لڑنیکو آتے ہیں مسلمانوں سے تو مستعد کیا آنحضرت نے مسلمانونکو لڑنیکے
لیے اور بیعت لی اونسے بیچے ایک درخت کے [illegible] کہ بھاگیں نہیں ✽ اور بعضوں نے کہا بلکہ آئی
خبر یہ کہ عثمان قتل کیے گئے ✽ لیے ان کلمات کو الخ یعنے پس بیعت صبر کریں گی ہمکو بلکہ یعنی کو صبر
کریگی یا [illegible] ہی کرا جو بیٹے کلمات حق اور مفصل بیان کر دیے ہیں انکو اپنی ساتھ لیا اور
جھوٹا اعتقاد [illegible] اپنا عثمان کی شان میں ✽ ح ✽ ع اور روایت ہی بخاری اور مسلم نے کہ روا
کیا الی حبلہ ہوا احبال کیسے جعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشر الی عثمان دکون عثمان

يتغير فما كان يوم الدار قلنا الا تقاتل قال لا ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم عهد الى امرا فانا صابر نفسي عليه یعنے شروع کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ سرگوشی کرتے تہے عثمان سے یعنی چپکے سے کچہہ فرمایا اور وہ حال فتنہ کا ہوگا کہ اونپر برپا ہوگا
اور قتل کرینگے لوگ اونکو اونکو صبر کرنا چاہیئے اونکو اوسمین اور رنگ عثمان کا متغیر ہوتا تہا یعنے سفیدی
اور سرخی سے طرف زردی کے پس جسکہ ہوا واقعہ دن دار کا کہا ہمنے کیا نہ لڑین ہم اسنے کہا عثمان نے
نہ لڑو اسلیئے کہ آنحضرت نے وصیت کی ہی طرف میرے ایک امر کی پس مین روکنی والا ہون اپنی نفس کو
اوس امر پر ہے اور روایت کیا بیہقی نے کہ روایت ہی ابی حبیب تابعی سے انه دخل الدار و
عثمان محصور فيها وانه سمع ابا هريرة يستاذن عثمان في الكلام فاذن له فقام
فحمد الله واثنى عليه ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انكم
ستلقون بعدي فتنة واختلافا او قال اختلافا وفتنة فقال له قائل من
الناس فمن لنا يا رسول الله او ما تامرنا به قال عليكم بالامير واصحابه وهو
يشير الى عثمان بذلك یعنی وہ داخل ہوئی عثمان رضہ کے گہر مین اسی حالمین کہ عثمان رضہ گہیرے
گئیے تہے گہر مین اور تحقیق ابو حبیب نے سنا ابوہریرہ کو کہ پروانگی مانگتے ہین عثمان سے کلام کرنے مین
یعنے اونکی خدمت مین یا گہیرنیوالونمین سے جو حاضر تہے اونسے کلام کرنیکے لیئے اذن چاہا پس
اذن دیا عثمان رضہ نے ابوہریرہ کو کہ کہو کیا کہتے ہو پس کہڑے ہوئے ابوہریرہ اور حمد کی اللہ کی
اور ثنا کی اوسپر یعنے جیسے کہ خطبہ کے لیئے کرتے ہین پہر کہا ابوہریرہ نے کہ سنا مینے آنحضرت کو فرماتے
کہ تحقیق تم دیکہوگے پیچہے میرے بلائین کہ اوسمین آزمایش تمہاری ہوگی اور بہت اختلاف اور جنگ
کرکے آپسمین یا فرمایا آنحضرت نے پہلے لفظ اختلاف کا اور پہر فتنہ کا برعکس پہلی روایت کے پس
کہا آنحضرت سے کہنی والے نے لوگونمین سے پس کون ہی ہمارے لیئے یا رسول اللہ یعنی کسکی متابعت
کرین کہ اوسکی متابعت مین ہمارا فائدہ ہو نہ نقصان یا کہا اوس کہنے والینے پس کیا حکم کرتے ہو ہمکو
فرمایا آنحضرت نے کہ لازم ہی تمکو متابعت امیر کی اور یاروں اوسکے اور آنحضرت اشارہ
کرتی تہے طرف عثمان کے ساتہہ اسکے یعنے لفظ امیر کے کہنی مین اشارہ کیا عثمان کیطرف کہ وہ حاضر تہے
اوس مجلس مین ف مسلمان ہوئے حضرت عثمان رضہ ابتدا اسلام مین حضرت ابوبکر کے

زانو پر پہلے داخل ہوئے آنحضرت کے دار ارقم میں اور ہجرت کی طرف حبش کے دو ہجرتیں اور
تھے وہ گورے میانہ قد خوبصورت گھنی داڑھی والے شہید ہوئے محرم کے اول روز میں سنہ چوبیس ۲۴
میں اور قتل کیا اوسکو اسود مجوسی نے کہ اسکا مضر تھا اور بعضوں نے کہا اور کوئی تھا قاتل اوسکا اور عمر
اونکی تیسری گئے وہ ہفتہ کی رات بقیع میں اور اوسدن عمر اونکی ساٹھ برس کی تھی اور بعضوں نے کہا اور اسی
برس کی اور تھی خلافت اونکی بارہ برس چند روز کم اور روایت کیں اونسے حدیثیں خلق کثیر
نے ۔ **فصل** پہلی بیچ مناقب تینوں صاحبوں کے یعنی ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی
اللہ تعالیٰ عنہم کے ۔ روایت کیا بخاری نے کہ روایت ہے انس سے اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اثْبُتْ
أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ ۔ یعنی تحقیق آنحضرت چڑھے کوہ احد پر کہ نام
پہاڑ مشہور کا ہے مدینہ مطہرہ میں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھے ساتھ آنحضرت
کے پس ہلا احد یعنی بسبب خوشی سرفرازی کے آنحضرت کے پس لات ماری آنحضرت نے پہاڑ کو ساتھ پاؤں اپنی
اور فرمایا ٹھیر تو اے احد پس نہیں ہے اوپر تیرے مگر نبی اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید یعنی عمر اور عثمان
اور روایت ہے بخاری اور مسلم سے کہ کہا ابو موسیٰ اشعری نے كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا أَبُوبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى
بَلْوَى تُصِيبُهُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ
اللهَ ثُمَّ قَالَ اللهُ الْمُسْتَعَانُ ۔ یعنی تھا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک باغ میں باغوں مدینہ کے
سے یعنی وہ باغ تھا کہ مسمیٰ بیر اریس ہی پس آیا ایک شخص یعنی ابوبکر نے نہیں چاہا اوسکو کہ کوئی
ہی پس کھلوایا اوسنے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کھولدے واسطے اوسکے دروازہ اور بشارت
دے اوسکو بہشت کی یعنی بہت خوشی کی پس کھولا میں نے واسطے اوسکے دروازہ پس ناگہاں وہ ابوبکر

ابو بکر تہے پس بشارت دی مینے اونکو ساتہہ اوس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا ابو بکر نے اللہ کا
یعنے اس نعمت بشارت پر پہر آیا ایک اور شخص اور دروازہ کہلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے کہ کہول کہ اسکے لیے دروازہ اور بشارت دی اسکو بہشت کی پس کہول دیا مینے دروازہ
اوسکے لیے پس ناگہان وہ شخص عمر تہے پس خبر دی مینے اونکو ساتہہ اوس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر
کیا عمر نے خدا تعالی کا پہر کہلوایا دروازہ ایک اور شخص نے پس فرمایا حضرت نے مجکو کہ کہول کہ دروازہ
اسکے لیے اور بشارت دی اوسکو بہشت کی ساتہہ بلاء عظیم کے کہ پہنچیگی اوسکو پس کہولا مینے
پس ناگہان وہ عثمان تہے پس خبر دی مینے اونکو ساتہہ اوس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عثمان
نے اللہ تعالی کا پہر کہا اللہ سے طلب مدد کی کیجاتی ہی کہ صبر عطا کرے تلخی اوس بلا پر اور اور مصیبتوں کی
اور روایت ہی ترمذی سے کہ کہا ابن عمر نے کُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ
اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ یعنے کہتے تہے ہم اصحاب میں کہ آنحضرت زندہ تہے
ابو بکر اور عمر اور عثمان راضی ہو اللہ اونسے یعنے اس ترتیب سے ان تینونکو باہم ذکر کرتے تہے ہم
وقت ذکر کرنے انکے اور بیان کرنے امر انکے اور یہہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت کے تہے اور مشہور
بیچ صحابہ کے درمیان میں اور ممتاز و مذکور تہے درمیان اونکے اور روایت ہی ابو داود سے کہ
روایت کی جابر نے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیَ اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ صَالِحٌ کَاَنَّ
اَبَا بَکْرٍ نِیْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنِیْطَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَنِیْطَ عُثْمَانُ
بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ
الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِہِمْ بِبَعْضٍ فَہُمْ وُلَاۃُ
ہٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ بِہٖ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دکہلایا گیا خواب میں آجکی رات ایک مرد صالح یعنے ایک مرد صالح نے خواب میں دیکہا یعنی مینے
خواب میں دیکہا گویا کہ ابو بکر لٹکائے گئے اور پیوست کیے گئے ہیں ساتہہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
لٹکائے گئے اور پیوست کیے گئے عمر ساتہہ ابی بکر کے اور لٹکائے گئے عثمان ساتہہ عمر کے کہا جابر نے
پس جب اوٹہے ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کہا ہم نے یعنے اجتہاد سے اور ظن غالب سے
اما مرد صالح کہ آنحضرت نے فرمایا رسول خدا خود ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور ایسے تعلق اور اتصال

بعض اوسکا اور بعض کے معنے اسکے یہہ ہیں کہ یہہ والی اوس کام کے ہیں کہ بھیجا حق تعالیٰ نے
ساتھہ اوس کام کے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنی خلفا اوسکے بیچ جاری کرنے احکام دین
اور ترغیب کے ساتھہ ترتیب مذکور کے **فصل** بیچ مناقب علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے ۔ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ
أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی رضی اللہ عنہ کے کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہی موسی سے مگر دقیا ہی کہ
کوئی نبی نہیں ہی بعد میرے **ف** بمنزلہ ہارون کے ہی یعنی اخوت میں اور قرب مرتبہ میں اور بیچ
مددگار ہونیکے امر دین میں جیسا کہ کہا شارحین نے اور تورپشتی رحمہ نے کہا کہ یہہ حدیث
آنحضرت نے اوسوقت فرمائی تھی کہ خلیفہ کیا تھا علی رضی اللہ عنہ کو اپنی اہل وعیال پر اور آپ
غزوہ تبوک کو تشریف لیگئے تھے کہ آخری غزوہ آنحضرت کا تھا پس منافقوں نے طعن کیا کہ اوسکو
حقیر اور سبک جانکر آنحضرت چھوڑ گئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو یہہ سنا ہتھیار باندہ کر
نکلے یہانتک کہ آنحضرت سے ملے اسی اثنا میں کہ آنحضرت اوترے ہوئے تھے موضع جرف میں لیکن عرض
کیا کہ یا رسول اللہ منافق ایسا ایسا کچھہ کہتے ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ جھوٹ کہتے ہیں نہیں چھوڑا
ہی میں نے تمکو مگر واسطے محافظت اونکے کہ چھوڑا ہی میں نے اونکو پیچھے اپنے پس پہر جاؤ تم اور
خلیفہ رہو میرے میرے اہلبیت میں اور اپنے اہل میں کیا نہیں راضی ہی تو اے علی کہ ہووے
تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے کہ جب موسی میقات کو گئے ہارون کو خلیفہ کیا اپنی قوم میں اور
اسی حدیث کے سبب جھٹے ہیں شیعہ اور دلیل پکڑا ہی اسکو انہیں کہ خلافت بعد آنحضرت کے حق علی کا ہی اور
آنحضرت نے وصیت کی اونکو خلافت کی پس واضح ہی کہ رافضی نے یہہ سمجھکر نسبت کفر کی کی تمام
صحابہ کو نسبت مقدم کرنے غیر علی کے کہ وہ ابوبکر ہیں اور بعضوں نے نسبت کفر کی حضرت علی کیطرف بھی
کی ہی اسلیئے کہ یہہ نہیں قایم ہوئے واسطے طلب حق اپنے کے پس نہیں شک ہی ایسے احمقوں کے کفر میں
اسلیئے کہ جھوٹ کا فر کہا تمام امت کو خصوصا صدر اول کو پس بالکل باطل کیا شریعت کو
اور ڈہا دیا اسلام کو اور اونکی دلیل پکڑنیکا جواب اہل سنت وجماعت کے یہہ کہتے ہیں کہ دلیل میں
ہی اونکے نہ آنے میں ملک ظاہر حدیث ہی یہی کہ علی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت نے خلیفہ کیا بیچ مدت تشریف

دہی

رکہتے اپنی کے غزوہ تبوک مین جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے ہارون کو خلیفہ اپنا کیا مدت غائب رہنی اپنی
مین واسطے مناجات کے طور پر اور نہین تہے ہارون خلیفہ بعد موسیٰ کے اسلیئے کہ وفات ہارون کی
چالیس برس پہلے وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی
مدت مین خلیفہ کیا ابن ام مکتوم کو لوگون کی امامت کرنیکے لئے نماز مین پس علی رضی اللہ عنہ خبرگیری
پیغمبر علیہ السلام کے اہلبیت کی کرتے تہے اور ابن ام مکتوم امامت لوگون کی اگر خلافت مطلق ہوتی
تو امامت نماز کے لئے بہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرماتے بلکہ اولی اور اہم تہا تہے اور
کہا طیبی نے چونکہ اسمین تشبیہ تہی اور وجہ تشبیہ کی سمجھی نہین جاتی تہی کہ آنحضرت نے کاہی مین تشبیہ
دی اونکو ساتہہ ہارون علیہ السلام کے پس بیان کیا آنحضرت نے اوسکو ساتہہ قول اپنے کے لا نبی بعدی
الخ یعنی ہارون پیغمبر تہے اور تو پیغمبر نہین ہی یعنی اتصال اونکا ساتہہ حضرت کے نہین ہی جہتہ
نبوت سے پس باقی رہا اتصال جہت خلافت سے اسلیئے کہ وہ قریب نبوت کے ہی مرتبہ مین یا تو ہو
حالت حیات اونکی مین یا بعد وفات اونکیکے لیکن نکل گیا وہ اتصال کہ ہو بعد وفات اونکیکے
اسلیئے کہ ہارون مرے پہلے وفات موسیٰ علیہ السلام کے پس متعین ہوا یہہ کہ تہے خلیفہ حالت حیات
آنحضرت کی مین وقت جانے آپکیکے طرف غزوہ تبوک کے انتہے اور خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ خلافت
جزئیہ حضرت کی حیات مین نہین دلالت کرتی ہی اوپر خلافت کلیہ کے بعد وفات حضرت کیکے
خصوصًا جبکہ معزول ہوئے ہون اوس خلافت سی ہی بسبب رجوع کرنے آنحضرت کے طرف مدینہ کے
ح ٭ ع ٭ اور روایت کیا مسلم نے کہ کہا زر بن حبیش نے کہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وَالَّذِي
فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ اِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ اَنْ لَا
يُحِبَّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ یعنے قسم ہی اوس خدا کی کہ پہاڑا دانہ کو
یعنے اوگایا اور نکالا اوس سے درخت اسلیئے کہ دانہ اوگنے مین پہاڑا جاتا ہی اور پیدا کیا تمام ذی
روح کو تحقیق شان یہہ ہی کہ البتہ حکم کیا اور وصیت کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف میرے
یہہ کہ دوست نہین رکہیگا مجہکو مگر مومن اور دشمن نہین رکہیگا مجہکو مگر منافق **ف** مگر مومن کامل
یعنے مومن کامل محب محبت مشروع مطابق واقع کے رکہیگا بغیر زیادتی اور نقصان کے تاکہ نکل
جاوین نصیری اور خارجی پس جسنے دوست رکہا حضرت علی کو اور بغض رکہا شیخین سے مثلا

مثال اس کی دوستی رکھی اوسے دوستی شروع کی پس ہمیں نقص وارد ہوگا ساتھ اوس شخص کے کہ
دوست رکھی حضرت علی کو اور بعض رکھے حضرت ابوبکر او عمر سے پس محبت شروع حضرت علی رضی اللہ
عنہ کی علامت ایمان کی ہی اور عداوت اونکی نشانی نفاق کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے دوست رکھا مجھکو اور دوست رکھا ان
دونوں کو یعنے حسن حسین کو اور انکے باپ کو اور ماں کو ہوگا ساتھ میرے بیچ درجہ میرے کے دن قیامت
کے اور روایت کی ابن عدی نے انس سے کہ دوستی ابوبکر او عمر او عثمان کی ایمان ہی اور بعض
رکھنا انسے نفاق ہی اور روایت کی ابن عساکر نے جابر سے کہ دوستی ابوبکر او عمر کی ایمان
ہی اور بعض انکا کفر ہی اور دوستی انصار کی ایمان سے ہی اور بعض انکا کفر ہی اور
جسنے برا کہا میرے اصحاب کو پس اوپر اوسکے لعنت ہی خدا کی اور جسنے محافظت کی میرے حکم کی اونکی
حق میں پس میں محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کے الخ اور روایت کیا بخاری اور مسلم نے
سہل بن سعد ساعدی سے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ
ھٰذِہِ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَ
یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّھُمْ یَرْجُوْنَ اَنْ یُعْطَاھَا فَقَالَ اَیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالُوْا
ھُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَشْتَکِیْ عَیْنَیْہِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَیْہِ فَاُتِیَ بِہٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عَیْنَیْہِ فَبَرَءَ حَتّٰی کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ بِہٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاہُ
الرَّایَۃَ فَقَالَ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُقَاتِلُھُمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ
عَلٰی رِسْلِکَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِھِمْ ثُمَّ ادْعُھُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْھُمْ بِمَا
یَجِبُ عَلَیْھِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰہِ فِیْہِ فَوَاللّٰہِ لَاَنْ یَّھْدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّکَ
مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن غزوہ خیبر کے
کہ دونگا میں یہ نشان کہ علامت سرداری کی ہی کل کو ایک شخص کو کہ فتح کریگا اللہ تعالے قلعہ خیبر کو
اوسکے ہاتھوں پر یعنے لشکر اوسکے دوست رکھی گا وہ شخص خدا اور رسول خدا کو اور دوست رکھی گا
اوسکو خدا اور رسول خدا کا پس جب صبح کی لوگوں نے یعنے صحابہ نے تو آئے آنحضرت کے پاس صبحکو

اسحالمین کہ سب صحابہ امید رکہتی تہے کہ دیا جاوے نشان اونکو پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہان ہین
علی بن ابی طالب کہا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ وہ شکایت رکہتی ہین اپنی آنکہونکی یعنی اونکی آنکہین
دکہتی ہین یعنے بسبب عذر کے حاضر نہین ہوے فرمایا آنحضرت نے بہیجو کسیکو طرف اونکے کہ بلالاوے
اونکو پس لائے گئے علی رضی اللہ عنہ پس آپ نے دہن ڈالا آپنے اونکی آنکہونمین پس تندرست ہوے علی
یعنے آنکہونکی طرف سے یہانتک کہ گویا نہ تہا اونکے کچہہ درد پہر دیا اونکو نشان پس کہا علی رضی اللہ
عنہ نے کہ یا رسول اللہ لڑونمین اونسے یہانتک کہ ہون وہ مانند ہمارے یعنے مسلمان ہون فرمایا
آنحضرت نے جا اور گذر نرمی اور آہستگی سے یہانتک کہ اوترے تو اونکی زمین مین پہر بلا اونکو طرف
اسلام کے یعنی اول اور خبر دی اونکو ساتہہ اوس چیز کے کہ واجب ہی اونپر حق خدا سے اسلام مین
پس قسم خدا کی یہہ کہ ہدایت کرے خدا تعالے بسبب تیرے ایکمرد کو بہتر ہی اس سے کہ ہوں تیرے لیے چارپائے
سرخ اور اونٹ سرخ ف غزوہ خیبر الخ خیبر آٹہہ منزل ہی مدینہ سے جانب شام کے
اور یہہ غزوہ سنہ سات مین تہا دونگا مین یہہ نشان کل کو الخ آیا ہی کہ صحابہ کو تمام شب نیند
نہ آئی اس شوق اور انتظار مین دیکہئے یہہ نعمت کل نصیب کسکے ہوویں فرمایا آنحضرت نے کہ کہان
ہین علی بن ابیطالب اور وہ پیچہے رہ گئے تہے بسبب آنکہونکے دکہنے کے بعد ازان اثناء راہ مین یا
بعد پہنچنے کے خیبر مین آنحضرت سے جا ملے پہر بلا اونکو طرف اسلام کے الخ اور یہاں یہہ محذوف
ہی کہ پس اگر انکار کرین وہ اوس سے تو پس طلب کر جزیہ پس اگر انکار کرین تو قتال کر اونسے
یہانتک کہ مسلمان ہون حقیقۃً یا حکماً یعنے جزیہ دینا قبول کرین یا مثل مسلمان ہونیکے فرمان
بردار ہونا ہی پس قسم خدا کی الخ حضرت نے جو رہنمائی کی حضرت علی کو واسطے بلانے کفار
کے طرف اسلام کے اونکی تاکید کے لیے یہہ بات قسم کہا کر ارشاد فرمائی اسلیے کہ یہہ اکثر سبب
ہوتا ہی اونکی ایمان کا بغیر قتال اونکے کہ متفرع ہوتا ہی اوسپر حصول غنایم کا قسم
سرخ چارپایون وغیرہ سے پس ہدا کرنا ایک مومن کا بہتر ہی معدوم کرنے ہزار کافر
کے سے جیسیکہ تصریح کیا ہی اسکو ابن ہمام نے اول کتاب النکاح مین ۲ ح ۲ ع اور روایت
کی ترمذی نے عمران بن حصین سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ عَلِیًّا مِنِّی
وَاَنَا مِنْہُ وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ یعنے علی مجہسے ہی اور مین علی سے اور علی دوست

اور ناصر ہر مومن کا ہی ✱ ف علی محبت سی اوسکی یہہ کنایہ ہی کمال اتحاد اور اخلاص اور یکجہتی
اور سارے کاک سب میں ✱ اور علی دوست اور ناصر ہر مومن کا ہی آئیں اسی واسطہ ہی طرف اس
آیت کے اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ؕ یعنی دوست اور مددگار تمہارا اللہ ہی اور رسول اوسکا اور وہ مومن کہ
مہیا کرتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوۃ اور وہ رکوع کرنیوالے ہیں ✱ح✱ اور روایت کیا
ترمذی نے زید بن ارقم سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ
یعنی جو شخص کہ میں دوست اوسکا پس علی دوست اوسکا ہی ✱ ف یعنی جسکو میں دوست
رکہتا ہوں پس علی دوست رکہتا ہی اوسکو اور باقی شرح اسکی تفصیل آگے مذکور ہوگی انشاء اللہ
تعالی ✱ اور روایت کیا ترمذی نے کہا عمر نے آخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ اٰخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ
وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحَدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ
اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ یعنی بہائی چارہ کروایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان
یاروں اپنے کے پس آئی علی ایسی حالمیں کہ آنسو بہاتی تہیں آنکہیں اونکی پس کہا علی نے کہ بہائی چارہ
کروایا آپنے درمیان یاروں اپنے کے اور بہائی چارہ کروایا آپنے درمیان میرے اور درمیان
کسیکے پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تو بہائی میرا ہی دنیا اور آخرت میں یعنی مجکو کیا
حاجت ہی کہ کسی اور سے بہائی چارہ کرواوں ✱ ف یعنی دو دو اصحابوں میں اسطرح دینی
بہائی چارہ کروایا جیسا کہ ابو درداء اور سلمان فارسی دینی بہائی ہوے اسیطرح اور اصحاب اور
یہہ تاریخ بعد مدینہ منورہ کے آنیکے ہوا ✱ع✱ اور روایت کیا ترمذی نے کہ کہا حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ وَاِذَا سَكَتُّ
ابْتَدَاَنِيْ ✱ یعنی تہا میں جب مانگتا آنحضرت سے کچہ دیتے مجکو اور جب خاموش رہتا تہا دیتے
مجکو بے سوال کئے ✱ اور روایت کیا ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا یعنے میں گہر حکمت کا ہوں اور علی دروازہ
اوسکا ✱ ف اور ایک

مین گہر علم کا ہون اور علی دروازہ اوسکا اور ایک روایت مین یہہ زیادہ ہی کہ پس جو شخص چاہی علم
پس چاہیی کہ آوی وہ علی کے دروازہ سے اور معنی یہہ ہین کہ علی ایک دروازہ ہی دروازون علم
کے سے ولیکن خاص انکے ذکر کرنیسے ایکطرحکی تعظیم انکی نکلی اور واقع مین حضرت علی ایسے ہین
اسلیے کہ وہ بہ نسبت بعضے صحابہ کے بہت بزرگی اور علم رکہتے ہین اور اون حدیثون سے کہ دلالت
کرتی ہین اسپر کہ تمام صحابی بمنزلہ دروازونکے ہین یہہ حدیث ہی اَصْحَابِی كَالنُّجُومِ بِاَیِّھِمْ
اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ یعنے صحابی میرے مانند ستارونکے ہین جسکا اونمین سے اقتدا کیا تمنے ہدایت
پائی تمنے ٭ اور چونکہ متحقق ہو چکی ہی یہہ بات کہ تابعین نے لئیے ہین طرح بطرح کے علوم شرعیہ قسم
قرارت اور تفسیر اور حدیث اور فقہ سے تمام صحابہ سے نہ فقط حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی سے پس جانا گیا
عدم انحصار بابیۃ کا حضرت علی کے حق مین لیکن ہان مختص ہونا ساتہہ باب قضا کے توالبتہ ہوسکتا ہی
کہ وارد ہوا ہی اونکی شان مین اِنَّہٗ اَقْضَاکُمْ بلاشبہ علی بڑے قاضی ہین تم مین جیسی کہ اُبَیِّ رضی اللہ
عنہ کے حقمین آیا ہی اِنَّہٗ اَقْرَاُکُمْ یعنے وہ بڑے قاری ہین تم مین اور معاذ بن جبل کے حقمین آیا ہی
اِنَّہٗ اَعْلَمُکُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ یعنی تحقیق معاذ بہت جانتے ہین تم مین حلال وحرام کو ٭ کہا طیبی
کہ شاید شیعہ تمسک کرتے ہین اس تمثیل سے یہہ کہ لینا علم کا اور حکمت کا آنحضرت سے مختص ہی ساتہہ
علی کے نہین ہاتہہ لگ سکتا وہ کسی اور کے واسطہ سے سوای واسطہ علی رضی اللہ عنہ کے اسلیے کہ گہر مین
نہین داخل ہوتے مگر اوسکے دروازہ سے واللہ تعالے نے فرمایا وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِھَا یعنے
اور آؤ تم گہرونمین اونکے دروازونسے حالانکہ نہین ہی اونکے لیے حجت اسمین اسلیے کہ گہر جنت کا
فراختہ نہین ہی حکمت کے گہر سے اور اوسکے آٹہہ دروازے ہین اور اصل اس حدیث کی اسلیے
الصلت عبد السلام بن صلاح ہروی سی ہی کہ شیعہ ہی ولیکن ہی سچا اور اس حدیث مین اختلاف
کیا ہی محدثون نے بعضون نے تصحیح کی ہی اور بعضون نے تحسین اور بعضون نے ضعیف کہا اور بعضون
نے کہا منکر ہی اور کہا یحیی بن معین نے کہ کچہہ اصل نہین ہی اسکی اور ایک جماعت نے موضوع کہا ہی
اسکو لیکن کہا حافظ ابو سعید نے کہ یہہ حسن ہے باعتبار طرق کے نہ صحیح ہی اور نہ ضعیف اور نہ
موضوع ٭ ع ٭ ح ٭ اور کہا جابر نے دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِیًّا
یَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاہُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاہُ مَعَ ابْنِ عَمِّہٖ فَقَالَ

[illegible] ۱۲ منہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ بلایا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے علی کو دن غزوہ طائف کے پس سرگوشی کی اون سے پس کہا لوگوں نے یعنی منافقوں
نے یا عوام صحابہ نے البتہ تحقیق دراز ہوئی سرگوشی آنحضرت کی ساتھ چچا کے بیٹے اپنے کے پس فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں خاص کیا میں نے اونکو ساتھ سرگوشی کے ولیکن اللہ نے سرگوشی کی
اون سے ہ ف یعنی پہنچایا میں نے اونکو اللہ تعالی کیطرف سے جو کچھ کہ حکم کیا تہا مجھکو اوسکے پہنچانیکا
بطریق سرگوشی کے پس اس صورت میں گویا سرگوشی کی اون سے اللہ نے میں نے نہیں کی پس یہ مانند
قول اللہ تعالی کے ہی وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمَىٰ یعنے اور نہیں کنکریاں
پہینکیں تونے جبکہ پہینکیں تونے ولیکن اللہ نے پہینکیں ہ اور ظاہر یہ ہی کہ اس سرگوشی میں حضرت نے
کچھ مصلحت اوس سے دینی اور آیندہ اوسکے اسرار دینیہ میں سے کہ متعلق ہیں ساتھ اخبار
دمہ کے کہی ہوں نہ یہ کہ دین کی بات اوسے حکم سے کہی اور اوروں سے چہپائی اسلیے کہ ثابت
ہو چکا ہی صحیح بخاری میں کہ حضرت علی سے پوچھا گیا کہ آیا تمہارے پاس کوئی چیز ہی کہ جو قرآن
میں نہیں اونہوں نے کہا قسم ہی اوسکی ذات کی کہ پہاڑا دانہ اور پیدا کیا جاندار نہیں ہی ہمارے
پاس مگر وہ چیز کہ قرآن میں ہی مگر سمجھ کہ دیا جاتا ہی آدمی کتاب الہی میں اور جو کچھ کہ صحیفہ
میں ہی کہ اوسمیں دیت وغیرہ کے احکام لکھے تہے ہ ع ہ اور روایت کیا ترمذی نے کہ کہا
ابو سعید نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ
يُجْنِبُ هٰذَا الْمَسْجِدَ غَيْرِي وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ
صُرَدٍ مَا مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرُكَ
یعنے اے علی روا نہیں ہی واسطے کسیکے کہ جنب ہو اوسکو جنابت ہو کہ گذرے اس مسجد میں سوا میرے سے
اور سوائی تیرے کہا علی بن منذر نے میں کہا میں نے واسطے ضرار بن صرد کے کہ کیا ہیں معنے اس حدیث کے
کہا ضرار نے نہیں حلال ہی کسیکو کہ راہ مقرر کرے اس مسجد کو اور گذرے اسمیں حالت جنابت میں
سوائی میرے اور سوائی تیرے ہ ف ہ اتفاقا دروازہ آنحضرت کا اور دروازہ علی مرتضی کا
اور گذر گاہ اونکی مسجد نبوی میں واقع ہوئی تہی ہ اور کہا جزری نے کہ یہ حدیث ضعیف ہی
باتفاق محدثین کے ہ ح ہ ع ہ اور روایت کی ترمذی نے کہ کہا ام عطیہ نے بعث رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا فیہم علی قالت فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھو رافع یدیہ یقول اللھم لا تمتنی حتی ترینی علیا بھیجا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ اونمین علی رضی اللہ عنہ بھی تھے کہا ام عطیہ نے پس سنا مینے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے اسحالمین کہ اوٹھائے ہوئے تھے دونو ہاتھ اپنے دعا کے لیے فرماتے تھے یعنی وقت پہنچنے اونکے
یا نزدیک توقع آنے اونکے یا الٰہی نہ مار مجھکو یہانتک کہ دکھا دیتو مجھکو علی کو کہ سلامتی سے پھر کر آوین
ف دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت محبت رکھتے تھے حضرت
علی سے اور رنج ہوتا تھا آپکو اونکی مفارقت سے ۔ ح ۔ اور روایت کی ترمذی اور احمد نے کہ کہا ام
سلمہ نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یحب علیا منافق ولا یبغضہ مؤمن
یعنی نہین دوست رکھتا علی کو منافق اور نہین دشمن رکھتا اونکو مومن یعنی مومن کامل ۔ اور روایت
کیا احمد نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من سب علیا فقد سبنی یعنی جسنے
برا کہا علی کو یعنی اونکے نسب کی جہت سے پس تحقیق برا کہا مجھکو ۔ ف یعنی جسنے اونکو برا کہا گویا مجھکو
برا کہا پس مقتضا اس حدیث کا یہہ ہی کہ ہو برا کہنا علی رضی اللہ عنہ کا کفر یا یہہ محمول ہو تہدید و وعید پر
یا مبنی ہو حلال جاننے پر واللہ اعلم بالحال اور یہہ حدیث حاکم نے بھی روایت کی ہی اور روایت
کی طبرانی نے ابن عباس سے من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس
اجمعین یعنی جسنے برا کہا میرے اصحاب کو اوسپر لعنت ہی اللہ کی اور فرشتونکی اور سب لوگونکی
اور طبرانی کی ایک روایت مین آیا ہی حضرت علی سے من سب الانبیاء قتل ومن سب
اصحابی جلد یعنی جو کوئی برا کہے انبیا کو قتل کیا جاوے اور جو کوئی برا کہے میرے یارونکو اونکو
درّے لگائی جاوین ۔ ح ۔ اور روایت کی احمد نے کہ کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا مجھکو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فیک مثل من عیسیٰ ابغضتہ الیہود حتی بہتوا امہ واحبتہ
النصاریٰ حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی لیست لہ ثم قال یہلک فی رجلان
محب مفرط یقرظنی بما لیس فی ومبغض یحملہ شنانی علی ان یبہتنی
یعنی تجھمین ایک مشابہت ہی عیسیٰ سے دشمن رکھا اونکو یہود نے یعنی بہت یہانتک کہ تہمت لگائی
اونکی یعنی حضرت مریم کو تہمت زنا کی لگائی اور دوست رکھا اونکو نصاریٰ نے یعنی بہت یہانتک

کرادیا اور اونکو اوس منزل و مرتبہ پر کہ لائق نہیں ہی اونکی لیے کرادیا انکو اللہ یا ابن اللہ کہا پھر کہا
حضرت علی نے کہ ہلاک ہونگے یعنے گمراہ ہونگے میرے حق میں اور بسبب میرے دو شخص ایک محبت رکھنے والا
حد سے زیادہ تعریف کریگا میری ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں ہی مجھمیں یعنے تفضیل دیگا مجھکو تمام صحابہ
یا انبیا پر یا اللہ کہیگا مجھکو یا مدح ماحت لعنت پہنچے اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اوسکو دشمنی میری
اسپر کہ بہتان کریگا مجھپر تہمت اس سے معلوم ہوا کہ محبت اوسیقدر محمود ہی کہ حد سے نہ بڑھے
اور موافق قاعدہ عقل و شرع کے ہو اور محبت جو حد سے زیادہ ہو گمراہی کیطرف کھینچ لیجاتی ہی اور راہ
مستقیم عدالت سے باہر ڈالتی ہی اور منسوب طرف گمراہی کے کرتی ہی اور متصف ساتھ اس صفت کے
اہل سنت و جماعت ہی ہیں کہ دونو طرفوں افراط و تفریط کے اس باب میں محفوظ ہیں حفظہم اللہ
لوگ کہ گرد تعصب کی جنکے چہرہ حال پر نہیں بیٹھی ہی حاصل یہ کہ سرمایہ سعادت دو چیزیں ہیں محبت
خاندان نبوت کی اور تعظیم اصحاب کی ہر شخص کو سعی کرنی چاہیئے کہ یہ دونو چیزیں جمع کرے توجہ
اعتدال سے رزقنا اللہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا یُحِبُّنِی اَقْوَامٌ حَتّٰی
یَدْخُلُوا النَّارَ فِی حُبِّی وَیُبْغِضُنِی اَقْوَامٌ حَتّٰی یَدْخُلُوا النَّارَ فِی بُغْضِی یعنے دوست رکھینگے
مجھکو کتنی لوگ یہانتک کہ داخل ہونگے دوزخ میں میری محبت میں اور بعض کینہ رکھینگے مجھسے کسی ایک لوگ
یہانتک کہ داخل ہونگے دوزخ میں میری دشمنی میں اور ثعلبی نے روایت کی کہا کہا علی رضی اللہ عنہ نے
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ كُلَّ مُبْغِضٍ لَنَا وَكُلَّ مُحِبٍّ لَنَا غَالٍ یعنی یا اللہ لعنت کر ہر دشمن ہمارے کو اور ہر
حد سے زیادہ دوست رکھنے والے ہمارے کو انتہی اور روایت کیا احمد نے کہ روایت ہی براء
بن عازب اور زید بن ارقم سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا نَزَلَ بِغَدِیْرِ خُمٍّ اَخَذَ
بِیَدِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ
قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰی فَقَالَ
اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ
عَادَاهُ فَلَقِیَهٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ هَنِیْئًا یَا ابْنَ اَبِیْ
طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَیْتَ مَوْلٰی كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ یعنی جب اوترے آنحضرت
غدیر خم پر پکڑا ہاتھ علی مرتضی رضی اللہ عنہ کا پھر فرمایا کیا نہیں جانتے تم کہ میں نزدیک تر اور دو

تر ہوں ساتھ مومنوں کے اونکے نفسوں سے یعنی جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہی اور ایک روایت میں آیا ہی
کہ یہ تین بار مکرر فرمایا عرض کیا صحابہ نے کہ مقرر فرمایا آنحضرت نے یعنی بعد اسکے کہ علی العموم مومنونکو
فرمایا ہر مومن کو بھی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہیں جانتے تم کہ میں اولی اور اقرب ہوں ساتھ ہر مومن کے
اوسکے نفس سے کہا صحابہ نے مقرر آپ ایسے ہی ہیں پس فرمایا آنحضرت نے بارخدایا جو شخص کہ ہوں میں دوست
اوسکا پس علی دوست اوسکا ہی خداوندا دوست رکھ اوس شخص کو کہ دوست رکھے علی کو اور
دشمن رکھ اوسکو کہ دشمن رکھے علی کو پس ملاقات کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
بعد اسکے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے واسطے علی رضی کے کہ خوشحالی ہی تمہارے لیے یا جیتے رہو جیتی رہنا
گوارا ای بیٹے ابوطالب کے صبح کی تم نے اور شام کی تم نے یعنی ہوی تم ہر وقت میں دوست ہر مرد اور
عورت مسلمان کے ف جب اوترے غدیر خم پر یعنی وقت پھرنے کے حجۃ الوداع سے اور غدیر خم نام ہی
ایک بستی کا کہ تین کوس ہی جحفہ سے درمیان مکے اور مدینہ کے اور غدیر خم کہتے ہیں پانی کے تالاب کو
اور اوس وقت میں صحابہ بہت کثرت سے آنحضرت کے ساتھ جمع تھے اور پھر فرمایا یعنی بعد اسکے کہ جمع
کیا صحابہ کو اور ایک روایت میں آیا ہی کہ آنحضرت نے ایک منبر بنایا اونٹوں کے کجاووں کا اور اوسپر چڑھ
کر فرمایا کیا نہیں جانتے تم الخ میں اولی اور اقرب ہوں الخ یعنی میں حکم نہیں کرتا ہوں مومنونکو
مگر اوس چیز کا کہ اوسمیں بھلائی اور درستی دنیا اور آخرت اونکی ہے بخلاف اونکے نفسوں کے کہ کبھی
طرف شر اور فساد کے بھی بلاتے ہیں اور دوست کہا الخ اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا اَحِبَّ
مَنْ اَحَبَّہٗ وَاَبْغِضْ مَنْ اَبْغَضَہٗ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہٗ وَاَدِرِ الْحَقَّ مَعَہٗ
حَیْثُ دَارَ یعنی دوست رکھ اوسکو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اوسکو کہ دشمن رکھے اونکو
اور مدد کر اوسکی کہ مدد کرے علی کی اور نہ مدد کر اوسکی کہ نہ مدد کرے علی کی اور پھیر حق کو ساتھ علی کے جس طرف
کہ پھیرے وہ جانا چاہیے کہ شیعوں نے جو تمسک کیا ہی ساتھ بعضی روایتوں کے حضرت علی کے احق ہونے
پر ساتھ خلافت کے اونمیں سے یہہ حدیث اونکے نزدیک قوی دلیل ہی کہتے ہیں کہ یہ صریح دلیل ہی
اونکی افضلیت اور احقیت خلافت کی اور کہتے ہیں کہ مولی یہاں بمعنی اولی ساتھ امامت کے ہی
بدلیل قول آنحضرت کے الست اولی بکم نہ بمعنی ناصر و محبوب کے والا نہ احتیاج تھی صحابہ کے جمع کرنیکی اور اونکے
خطاب کرنیکی اور اس مبالغہ کرنیکی اور دعا کرنیکی حضرت علی کے لیے اسلیے کہ جانتے تھے لوگ پہچانتے

اسکوت صحابہ اور السنی ساتھ ہوتی ہی مگر امام معصوم مسرور من القاعدہ کے لیے لیس ہو کی علی رضی
اللہ عنہ کے نبی وصی ہونا کہ جیسے آنحضرت کے نبی تھی امامت پر لیس نص صریح ہی اوکی خلافت پر اور
ایک یہ حدیث صحیح ہی روایت کیا ہی اسکو ایک جماعت نے مانند ترمذی اور نسائی اور احمد کے اور ان
اسکے بہت سی روایات کیا ہی اسکو سولہ صحابیوں نے اور ایک روایت احمد کی میں آیا ہی کہ سنا ہی اسکو آنحضرت
سے تیس صحابیوں نے اور گواہی دی اونہوں نے اسکی علی رضی اللہ عنہ کے لیے اوس وقت کہ نزاع کی گئی
خلافت میں ساتھ اونکے امام خلاف اونکی میں اور بہت اسناد وہین صحاح اور حسان اور التفات
نہیں کرنا چاہیے اوسکے قول پر کہ کلام کیا ہی اسکی صحت میں اور نہ اون بعضو کے قول پر کہ کہا ہی
اونہوں نے کہ جملہ اللہم وال من والاہ موضوع ہی اسلیے کہ وارد ہوا ہی طرق متعددہ سے کہ تصحیح کیا ہی
اسکی اکثر نے ذہبی نے کہ اقوال اسح ابن حجر فی الصواعق آور بعد اسکے کہا و لکن ہم کہتے ہیں
سی الطرق الزام کے کہ اونہوں نے اتفاق کیا ہی اوپر کہ اعتبار تواتر کا ہی بیچ دلیل امامت کے
کہ جبتک حدیث متواتر نہو تو ساتھ اوسکے استدلال حجت امامت پر نکرنا چاہیے اور لیکن یہ
حدیث متواتر نہیں ہی باوجود خلاف کے اسمیں اگرچہ وہ خلاف مردود ہی ملکہ طعن کیا ہی سو اسمیں
بعضے ائمہ حدیث نے اور عادل اونکے ہیں کہ رجوع ہی اونکی طرف اس امر میں مانند ابوداود سجستانی
اور ابو حاتم رازی اور سواے اونکے آور روایت نہیں کیا ہی اسکو جیسے اہل حفظ و اتقان میں سے
کہ جو حدیث کی طلب میں بہت مشہور ہوتے تھے مانند بخاری اور مسلم اور واقدی اور سواے اونکے اکابر
اہل حدیث سے اور یہہ بات اگرچہ مخل نہیں ہی صحت حدیث میں لیکن دعوی تواتر کا اسی
حدیث میں عجیب ہی اور اونہوں نے شرط کیا ہی تواتر کو حدیث امامت میں پس سوچا جائے
اسکو اور اہل سنت و جماعت نے رد کیا ہی ساتھ تقریر طویل کی ہی اس جگہہ میں حاجت حصول
تقریر وہ مذکور ہی اور ہم تھوڑا سا اوسمیں سے بطور اختصار کے ذکر کرتے ہیں کہ کہا ہی اہل سنت نے
کہ نہیں مانتے ہم کہ ہوے یہاں معنی حاکم و والی کی ہی بلکہ معنی محبوب و ناصر کے ہی اسلیے کہ لفظ مولی
کئی معنے آتے ہیں معتق اور جیس اور متصرف امر میں اور ناصر اور محبوب اور متعین کرنا بعض معنی
کا معانی مشترکہ میں سے بلا دلیل کے اعتبار نہیں رکھتا اور ہم اور شیعہ متفق ہیں اسپر کہ صحیح ہی مراد
رکھنا محبوب اور ناصر کیونکہ علی رضی اللہ عنہ سید ہمارے اور پیارے اور مددگار ہمارے ہیں اور سیاق

جواب

حدیث بہی دلالت اس معنی پر کرتا ہی اور ہونا مولی کا بمعنے امام کے معہود و معلوم نہین ہی لغت مین اور
اور نہ شرع مین اور کسینے لغت کے اماموںمین سے نہین ذکر کیا ہی کہ مفعل بمعنے افعل کے آتا ہی اور کہتے
ہین کہ یہہ چیز اولی ہی فلانی چیز سے اور یہہ نہین کہتے ہین کہ مولے ہی اوس سے پس غرض موالات کی بیان
کر نیسے تنبیہہ ہی اوپر پرہیز کرنیکے اونکے بغض سے اسلیئے کہ اسکے بیان کرنیمین بڑی بزرگی اونکی ثابت
ہوی اسلیئے اسکے پہلے فرمایا الست اولی بالمومنین من انفسہم اور دعا بہی پہر اسی جہت سے ہی *
اور بعضے طرق مین ذکر اہلبیت نبوت کا عموما اور ذکر علی رضی اللہ عنہ کا خصوصا آیا ہی جیسا کہ طبرانی
وغیرہ کے نزدیک ساتہہ سند صحیح کے آیا ہی اور یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رغبت دلانی اور تاکید کرنی انکی
محبت پر ہی اور یہہ بہی کہتے ہین کہ سبب اسکا یہہ ہی کہ بعضے صحابہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتہہ یمن مین تہے
اونہون نے کچہہ شکایت اونکی کی بعضے امور مین اور اونکی کسی بات کا انکار کیا تہا از انجملہ بریدہ اسلمی
اور صحیح بخاری مین آیا ہی اور ذہبی نے تصحیح اسکی کی ہی کہ پس چہرہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
متغیر ہوا اور فرمایا ای بریدہ الست اولی بالمومنین من انفسہم الخ اور صحابہ کو بہی جمع کیا اور تاکید
اس بات مین کی اور کہا شیخ ابن حجر نے کہ مانا ہمنے کہ مولی بمعنی اولے کے ہی لیکن یہہ کہان لازم آتا ہی
کہ اونکے ساتہہ امامت کے مراد ہی بلکہ ساتہہ قرب اور اتباع کے جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ
بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ بالاشتبہ قریب تر لوگونکے ساتہہ ابراہیم کے البتہ وہ لوگ ہین کہ پیروی
کی اونکی * اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر اوپر نفی اس احتمال کے نہین رکہتے ہین ہم اور یہہ بہی مانا ہمنے
کہ مراد اونکے ساتہہ امامت کے ہی لیکن کوئی دلیل نہین ہی اوپر امامت فی الحال کے بلکہ مآل ہین اور نتیجہ
وقت عقد بیعت اونکیکے مراد ہوا اور تقدیم تینون خلفا کی باجماع ہی اور علی رضی اللہ عنہ بہی اوس
اجماعین داخل مین اور بقرینہ اور رد اتنوںکے کہ مصرح ہین ساتہہ خلافت ابی بکر کے بعد آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے اور یہہ حدیث کیونکر نص ہوا امامت پر اسیطرح مین کہ دلیل نہین لائی اسکو حضرت
علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ اور نہ غیر اونکے وقت حاجت کے ساتہہ اسکے بلکہ دلیل لائے
اسکو علی رضی اللہ عنہ وقت خلافت اپنی کے پس سکوت حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دلیل لانیسے امام
خلافت اپنی تک دلیل ہی اسپر کہ جانا اونہون نے کہ نص اسمین اوپر خلافت اونکیکے کہ متصل بعد وفات
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہو نہین ہی اور باوجود اسکے علی رض خود تصریح کی ہی کہ کوئی نص

اہل سنت کی ہی بحضرت ہی اور خلافت ثابت کرتے اور یہ خلافت صدیق اکبر کی جیسا کہ اخبار صحیحہ میں آیا ہی اور صحیح
بخاری وغیرہ میں آیا ہی کہ حضرت علی اور عباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے مرض موت میں
تو عباس نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ چلو کہ ہم ان سے پوچھیں خلافت کو اگر ہم میں ہو تو جان لیں ہم اور اگر
اوروں میں ہو تو کہیں علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں پوچھتے کہ اگر منع کریں پس اگر یہ حدیث نص ہوتی
تو عباس رضی اللہ عنہ کو کیا حاجت تھی حضرت کی طرف رجوع کرنے کی اور پوچھنے کی اور ایسے
ہی کیونکر کہتے کہ اگر ہم میں ہو تو جان لیں ہم اور اگر اوروں میں ہو تو وصیت کریں ان کے ساتھ بہتری کی
اور یہ بات بھی کم زیادہ کرتے تھے اور یہ مقول جاتا تمام صحابہ کا خبر کو تمام مخبر کو اور چھپانا اونکا
اوسکو باوجود جاننے کے اونکو ایسی بات ہی کہ عقل نہیں تجویز کرتی اوسکو پس صحابہ بڑی قوت رکھتے
ابوبکر ہی باور کہتی ہے اوسکو اور جانتے تھے اوسکو اور باوجود اسکے جب اونہوں نے کچھ تعرض نکیا اور دلیل
لائے اسکو معلوم ہوا کہ وہ جانتے تھے کہ مراد اس سے خلافت علی رضی اللہ عنہ کی نہیں ہی اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور غدیر کے خطبہ پڑھنا اور اسکا یہ کیا حق ابی بکر اور عمر رضی کا
کیا کام ہوتے پس کوئی شخص شیعہ کی اخبار میں آیا ہی دلالت بات ہوا ہی کہ آنحضرت نے رغبت دلائی
ہی اور دوستی اہلبیت ہی کے لیکن فرق ہی درمیان محبت اور خلافت کے اور شیعہ کہتی ہیں کہ دور کہتے
تھے صحابہ اس نص کو لیکن اونہوں نے اتباع کیا اسکا اور فرمانبرداری کی ساتھ اسکے اور اظلم
اور فساد اور انکار کرے اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہ طلب کیا اور دلیل لا کر کیا لیکن
سے تھا اور یہ کذب اور افترا ہی اسلئے کہ علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکھتے تھے اور کثرت لی امداد
اور شجاعت کو کیا کہنا ہی اور باوجود اسکے حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اونہوں نے نص سنی ہو
اور اوسکو دلیل نلاویں اور عمل اوسپر نکریں یہ بات محالات سے ہی اور جب ابوبکر رضی اللہ عنہ دلیل
لائی ساتھ حدیث الائمۃ من قریش کے کیونکر کہا صحابہ نے کہ نص خاص علی رضی اللہ عنہ کے لیے واقع
ہی احتجاج ساتھ اس عموم کے کیونکر کرتے ہوتم [illegible] بیہقی امام ابو حنیفہ سے لائے ہیں کہا اصل عقیدہ
شیعہ کا یہ ہی کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گمراہ کہتے ہیں اور رد انص قایل ہیں اونکی تکفیر
کے اور کہتے ہیں کہ سب صحابہ سوا چند کے کافر ہو گئی ہیں دیانت ہی اور رضا ابوبکر نا قلان سے کہا
کہ جس خبر کی طرف گئی ہیں رد نص سے اسکے باطل کرنا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہی اسلئے

کہ جب چہپایا نصوص کا اور ظلم و افترا اور جہوٹ بیچ اہل اسلام

واقع ہوا تو اور کچہ کہ حدیثین اور اخبار اونسے روایت کی گئین جہوٹ اور باطل ہوئین بلکہ تعصب

رجوع کرتا ہی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف کہ اونکی صحبت مین ایسے لوگ آئے اور حضرت

علی مرتضی کی طرف بہی کہ اونہون نے سستی اور تقصیر کی بیچ طلب حق اور تائید اوسکیکے اور یہہ کلام

شیخ ابن حجر کا ہی صواعق محرقہ مین کہ اونہون نے بہت طول وطویل ذکر کیا ہی وہان اور جو کچہ کہ اونمین

سے مینے بطریق اختصار کے یہان ذکر کیا ہی کافی ہی وباللہ التوفیق بیچ ح * اور روایت کیا

نسائی نے بریدہ اسلمی سے کہ کہا خطب ابوبکر وعمر فاطمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انہا صغیرۃ ثم خطبہا علی فزوجہا منہ یعنے پیغام بہیجا خطبہ کا یعنے نسبت کا ابوبکر اور عمر نے

فاطمہ رضی اللہ عنہا سی پس رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چہوٹی ہی پہر پیغام

بہیجا فاطمہ کا علی رضی اللہ عنہ نے پس نکاح کردیا حضرت نے فاطمہ کا علی سے رضی اللہ عنہما ف

وہ چہوٹی ہی اور ایک روایت مین آیا ہی فسکت یعنی چپ ہورہے حضرت اور شاید کہ یہہ محمول ہو

اوپر جمع کے یعنی ایکبار سکوت کیا تہا اور پہر دوسری بارمین یہہ فرمایا ہو کہ وہ چہوٹی ہی پس نکاح

کردیا الخ کتاب مواہب لدنیہ مین لکہا ہی کہ کہا انس نے کہ آئے ابوبکر پہر عمر پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

اور پیغام حضرت فاطمہ کے نکاح کا دیا پس چپ ہورہے حضرت اور دونو صاحبونکو کچہ جواب نہ دیا پہر گئے

وہ دونو حضرت علی کے پاس اور اونسے کہا کہ تم پیغام دو اسکا کہا حضرت علی نے پس آگاہ کیا

اون دونو نے مجکو ساتہہ اس امر کے پس اوٹہا مین کہینچتا ہوا چادر اپنی یہانتک کہ آیا مین نبی صلے

اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا مینے کہ نکاح کردو مجسے فاطمہ کا فرمایا آنحضرت نے کہ تیرے پاس

کچہ ہی کہا مینے کہ ایک گہوڑا ہی میرا اور ایک زرہ ہی فرمایا کہ گہوڑا تو تجکو ضرور ہی یعنی جہاد

وغیرہ کیلیے لیکن زرہ اپنی بیچ ڈال پس بیچی مینے زرہ چارسو اسی درہم کو پہر لایا مین حضرت کے

پاس وہ درہمین اور رکہین حضرت کی گود مین پس ایک مٹہی بہری حضرت نے اونمین سے اور فرمایا

کہ اے بلال خرید لا ہمارے لیے انکی خوشبو اور حکم کیا اہلبیت کو یہہ کہ جہیز تیار کرین فاطمہ رض کا پس

تیار کیا گیا اونکے لیے ایک پلنگ بنا ہوا ازگ خرما کے بان کا اور تو شک چمڑیکی کہ بہرا اوسکا

لیف خرما کا تہا اور فرمایا حضرت نے علی کو کہ جب آوے تیرے پاس فاطمہ تو نہ بات کرنا تو کچہ

سامنے کر آؤں میرے پاس پھر آئیں فاطمہ ہمراہ ام ایمن کے سامنے کی بیٹھیں گھر کی ایک جانب میں
اور میں تھا ایک جانب میں پھر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے ہوئے کہ یہاں بھائی میرا یعنی علی
ہی کہا ام ایمن نے کہ موجود ہی بھائی انکا کیا نکاح کیا آپ نے اسکا اپنی بیٹی سے فرمایا ہاں اور پکار کے
اندر آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا فاطمہ رض کو کہ لا میرے پاس پانی لیس اوٹھیں فاطمہ
شرم سے مارے حیا کے کہ گرتی تھیں گھر میں اور لائیں پانی پس پیا حضرت نے اوسکو اور کلی ڈالی اوسمیں
پھر فرمایا فاطمہ رض کو کہ آگے آ پس آگے آئیں وہ پس چھڑکا پانی حضرت نے اوکے سینہ اور سر پر اور کہا
اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُہَا بِکَ وَذُرِّیَّتَہَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یعنی یا اللہ سلامتی میں تیری پناہ
میں دیتا ہوں اسکو اور اسکی ذریت کو شیطان راندہ ہوئے سے پھر فرمایا فاطمہ رض کو کہ پیٹھ پھیر
منہ پھیری اوس نے پس پانی ڈالا حضرت نے درمیان دونوں مونڈھوں اوسکے پھر کیا ایسا ہی واسطے
علی رضی اللہ عنہ کے پھر کہا حضرت علی کو کہ داخل ہو اپنے اہل کے پاس ساتھ نام خدا کے اور برکت کے
نقل کیا ابو حاتم نے اور احمد نے کتاب مناقب میں اور بیچ حدیث انس کے نزدیک ابی الخیر قزوینی
حاکمی کے یہ ہی کہ طلب نکاح کی ساتھ فاطمہ کے علی رض نے بعد اسکے کہ طلب نکاح اوسکی کی ابو بکر
و عمر نے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ملائکہ حکم کیا ہی مجکو میرے رب نے اسکا کہا انس نے
کہ پھر بلایا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد چند روز کے اور فرمایا مجکو کہ اے انس نکل اور بلا لا
میرے پاس ابو بکر صدیق اور عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن
ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور سعید اور اور کتنے ایک لوگوں کو انصار میں سے کہا انس نے کہ بلا
لایا میں اوکو پس جبکہ جمع ہوئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیٹھے اپنی اپنی جگہ پر
اور علی رضی اللہ عنہ کہیں گئے ہوئے تھے آنحضرت کے کام کے لیے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِہٖ الْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِہٖ الْمُطَاعِ بِسُلْطَانِہٖ الْمَرْہُوْبِ مِنْ عَذَابِہٖ وَ
سَطْوَتِہٖ النَّافِذِ اَمْرُہٗ فِیْ سَمَائِہٖ وَاَرْضِہٖ الَّذِیْ خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِہٖ وَمَیَّزَہُمْ
بِاَحْکَامِہٖ وَاَعَزَّہُمْ بِدِیْنِہٖ وَاَکْرَمَہُمْ بِنَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ اسْمُہٗ وَتَعَالَتْ عَظَمَتُہٗ جَعَلَ الْمُصَاہَرَۃَ سَبَبًا لَاحِقًا وَاَمْرًا
مُفْتَرَضًا اَوْشَجَ بِہِ الْاَرْحَامَ وَاَلْزَمَ الْاَنَامَ فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَہُوَ الَّذِیْ خَلَقَ

مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا فَاَمْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَجْرِيْ اِلٰى قَضَآئِهٖ
وَقَضَآءُهٗ يَجْرِيْ اِلٰى قَدَرِهٖ وَلِكُلِّ قَضَآءٍ قَدَرٌ وَلِكُلِّ قَدَرٍ اَجَلٌ وَلِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ
يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ ط ترجمہ تعریف خاص اسی کو ہی جو تعریف کیا
گیا ہی اپنی نعمت کر عبادت کیا گیا ہی اپنی قدرت کر فرمان برداری کیا گیا ہی اپنی بادشاہت کر خوف
بٹھایا گیا ہی لوگونکی دلونمین اپنی عذاب اور قہر کر جاری ہی حکم اوسکا آسمانون اور زمینونمین جسنے
پیدا کیا ہی مخلوق کو اپنی قدرت سی اور تمیز سکھائی اونکو اپنی حکمون کر اور عزت دی انکو اپنی دینکر
اور بزرگی دی اونکو اپنی نبی بہیج کر کہ نام ایک اونکا محمد ہی رحمت ہو خدا کی اونپر اور اونکی اولاد پر اور سلام
بلاشبہ خدا برکت والا ہی نام اوسکا اور بلند ہی بزرگی اوسکی کر دیا اسمین رشتہ نکاح کو سبب
کا اور ضرور یہ کیا اوس نے رحمونکو اور لازم کیا پیدایش کو پس کہا اوسنے کہ غالب ہی ہر کلام کرنیوالے سے
یعنے اللہ تعالیٰ کہ وہ ایسا خدا ہی کہ پیدا کیا پانی سی آدمی کو پس کیا اوسکو نسب والا اور سسرال والا اور
ہی تیرا رب قادر سو حکم اوسکا جاری ہی طرف قضا اوسکی کے اور قضا اوسکی جاری ہی طرف مقدار اوسکی کے
اور واسطے ہر قضا کے قدر ہی اور واسطے ہر قدر کے ایک مدت ہی اور واسطے ہر مدت کے ایک کتاب ہی نابود کر دیتا
ہی اللہ جو چاہتا ہی اور رہنے دیتا ہی جو چاہتا ہی اور اوسکے پاس اصل کتاب ہی یعنی لوح محفوظ۔ نقد
پہر فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ عز وجل نے حکم کیا ہی مجکو یہہ کہ نکاح کر دوںمین اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ
بیٹے خدیجہ کی ہی علی ابن ابیطالب سے پس گواہ رہو تم کہ مینے نکاح کیا اونکا اوپر چار سو مثقال
چاندی کے اگر راضی ہو ساتہہ اسکے علی بن ابیطالب پہر منگایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طباق خشک
کہجوروں کا اور رکہا اوسکو آگے ہمارے پہر فرمایا کہ لوٹ لو پس لوٹا ہمنے پس جسوقت کہ ہم لوٹ رہے تھے
ناگہان آئے علی رضی اللہ عنہ پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس مسکرائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سامنی علی
رضی اللہ عنہ کے پہر فرمایا کہ تحقیق اللہ عز وجل نے حکم کیا ہی مجکو یہہ کہ نکاح کر دوں تجسے فاطمہ رضی اللہ
عنہا کا چار سو مثقال چاندی پر آیا راضی ہی تو ساتہہ اسکے پس کہا علی نے کہ تحقیق راضی ہوا مین ساتہہ
اسکے یا رسول اللہ کہا انس نے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا وَاَسْعَدَ
جَدَّكُمَا وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَاَخْرَجَ مِنْكُمَا كَثِيْرًا طَيِّبًا یعنے جمع کری اللہ پریشانی تم دونوکی
اور اچہا کری نصیبہ تم دونو کا اور برکت نازل کرے تم دونون پر اور نکالے تم دونوں سے اولاد بہت

11 اکرہ * کہا اس نے لیس قسم اللہ کی الت کعبۃ ڈالی الدنے اون دروازون او لاد بتما کر دو ع
ح * اور رواب کی روی ہے کہا ابن عباس نے اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ
بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ یعنے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھہ بند کرنے
دروازون کے سوای دروازہ علی کے ف یعنی بعضے صحابون کے گہر کے دروازے مسجد نبوی میں تہے حضرت
نے فرمایا کہ دروازے مسجد کیطرف سے بند کرلو تاکہ کوئی عورت حائضہ اور کوی مرد جنبی مسجد میں آنے نہ پاوے
نہ آوے مگر دروازہ علی رضی اللہ عنہ کا کہلا رہا کہ جنابت اونکو اما مسجد میں درست تہا اور یہہ خصوصیت
اونکی تہی لیس فرمانے انحضرت کے اور بعین انتقال آنا ہی مسجد اوس جہت سے کہ جو گذری سابق
ای کہ تین کہ انحضرت نے حکم کیا ساتہہ دروازون کے بند کرنیکا سوی دروازہ ابی بکر کے اسلیے کہ اوسمیں تصریح
ہی اسکی کہ حکم کیا انحضرت نے اونکو دروازون کے بند کرنیکے کیے حالت مرض الموت انہی میں اور یہہ
ہی نہیں لیس حمل کیجاوے یہہ حدیث حالت بیماری کے پہلے زمانہ پر اور اسی سے واضح ہوتا ہی قول علماء
کا کہ اوس حدیث میں اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کے علاوہ یہہ کہ وہ حدیث صحیح تر ہی اس سے اور
مشہور تر اسلیے کہ وہ بخاری مسلم کی ہی اور نہیں ترمذی نے روایت کی ہی اور کہا یہہ حدیث غریب
ہی اور اوس میں اسناد کیا منقول ہے لیکن روایت کیا احمد اور ضیا نے زید بن ارقم سے یہہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسمیں حکم کیا گیا ہوں ساتہہ بند کرنے ان دروازون کے سوائے دروازہ
علی کے اور ریاض میں ہی روایت کیا اسکو احمد نے زید بن ارقم سے کہ کہا تہے واسطے ایک جماعت کے
اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں سے دروازے جاری مسجد میں کہا زید نے پس فرمایا انحضرت نے ایکدن کہ
بند کردو یہہ دروازے سوای دروازہ علی کے پس کہا زید نے کہ گفتگو کی اسمیں لوگون نے پس کہڑے ہوئے
انحضرت خطبہ کے لیے اور حمد و ثنا کی اللہ کی پہر فرمایا اما بعد پس تحقیق میں حکم کیا ہوں ساتہہ بند کرنے
ان دروازون کے سوائے دروازے علی کے پس گفتگو کی اسمیں گفتگو کرنے والے تمہارے نے اور تحقیق میں نے
قسم اللہ کی نہیں بند کیا کچہہ اور نہ کہولا میں نے اونکو یعنی از خود ولیکن حکم کیا گیا میں ساتہہ ایک چیز کے
پس پیروی کی میں نے اوسکی اور ابن عباس اور جابر سے ہی یہہ حدیث روایت کی گئی ہی لیکن صحیح نہیں
ہی مگر وہ ہی روایت کہ نقل کی گئی ہی صحیحین میں ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے لَا یَبْقَیَنَّ بَابٌ فِی الْمَسْجِدِ اِلَّا سُدَّ

مسجد میں گر کہ بند کیجاویں سوائے دروازہ ابو بکر کے اور اگر صحیح ہی ہو حدیث علی رضی اللہ
عنہ کے حق میں تو حمل کیجاوے تنگی دونو حدیثوں اوپر دو حالوں مختلف کے واسطے تطبیق دینے کے
درمیان دونو حدیثوں کے واللہ اعلم ع ف امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ
قریشی ہیں کنیت تھی اونکی ابو الحسن اور ابو تراب اور وہ اول اسلام لائے ہیں مردوں میں اور
اختلاف ہی انکے سن میں اوسدن بعضوں نے کہا کہ پندرہ برس کے تھے اور بعضوں نے کہا آٹھہ برس کے
اور بعضوں نے کہا دس برس کے حاضر ہوئے ساتھہ آنحضرت کے تمام غزووں میں سوائے تبوک کے کہ اون دنوں میں
انکو آنحضرت خلیفہ کر کر چھوڑ گئے تھے اپنی اہل میں اور اوسمیں فرمایا انکے لیے کہ کیا نہیں راضی
تو یہہ کہ ہووے تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسی سے اور تھے حضرت علی نہایت گندم گون بڑی آنکھوں کے
قریب تر طرف ٹھنگنے پن کے اور پیٹ آپکا بڑا تہا اور بال بہت اور چوڑی تھی ڈاڑھی اور کشادہ تہا
دہن آپکا اور سر اور ڈاڑھی آپکی سفید تھی خلیفہ ہوئی وہ دن شہید ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ کے کہ روز
جمعہ کا تہا اور اوٹھارویں تاریخ ذی الحجہ کی بیچ سن پینتیس کے اور زخمی کیا اونکو عبد الرحمن بن ملجم مرادی
نے کوفہ میں جمعہ کی صبح کو سترھویں تاریخ رمضان کی سن چالیس میں اور وفات ہوئی آپکی بعد تین
رات کے زخمی کرنے سے اور غسل دیا اونکو دونو صاحبزادوں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نے اور عبد اللہ
بن جعفر نے اور نماز اونکی پڑھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اور دفن کیا اونکو وقت سحر کے اور عمر انکی
ہوئی ترسٹھہ برس کی اور بعضوں نے کہا پینسٹھہ برس کی اور بعضوں نے کہا ستر برس کی اور بعضوں نے
کہا اٹھاون برس کی اور رہی خلافت اونکی چار برس اور نو مہینے مدع **باب** بیچ بیان
مناقب عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے **ف** کہ وہ ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ
اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح اور سعید بن زید
ہیں یہہ دس تن صحابہ میں سے مشہور ہیں ساتھہ عشرہ مبشرہ کے بسبب بشارت دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے انکو ساتھہ جنت کے اور یہہ سب قریشی ہیں اور اونکے لیے تقدم اور مناقب اور حدیثیں ہیں کہ
اوروں کے لیے ویسی نہیں ہیں اور جاننا چاہیے کہ یہہ بشارت خاص انہیں کے لیے نہیں ہی بلکہ اور
ہونے اوسکے اہلبیت کے لیے بھی کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور
سوائے اونکے اور اصحاب کے لیے بھی ہی اور [illegible] بعضی حدیثیں ایسی ہیں کہ جنمیں سب عشرہ مبشرہ

مذکور ہیں اور بعضی ایسی ہیں کہ جمیع متفرق مذکور ہیں اور ایسیں آتا وہ جو طرف اسکے کہ افضل
ہیں بعد خلفاء اربعہ کے باقی عشرہ مبشرہ ہیں جسکی تصریح کی اسکی سیوطی نے کتاب نقایہ میں صحیح ع
اور روایت کیا بخاری نے کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے یعنی وقت وفات اپنی کے اور وصیت کرنیکے ساتھ
خلافت کے اصحاب شوریٰ کو کہ مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ
تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ
وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ یعنے نہیں ہے کوئی لائق تر ساتھ اس کام کے یعنی خلافت کے ان
چند شخصوں سے کہ وفات پائی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ اون سے تھے راضی پس نام لیا عمر نے
عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہم کا ف وہ جو وصی تھے تو راضی تھے
نہایت راضی تھے کہ ہر ایک کو معلوم تھا سلامتہ یا مراد رضامندی رضا مخصوص ہی کہ جسکے سبب سے
مستحق ہوں خلافت کے اسلئے کہا کہ حضرت سب صحابہ سے راضی تھے لیکن ان سے نہایت زیادہ راضی
تھے تا زیست اور وصیت کے سبب ہوئے ان کے عشرہ مبشرہ سے اور حضرت عمر نے جو ان چھہ ہی کو ذکر کیا
عشرہ مبشرہ میں سے تو اسلئے کہ آپ اور ابو بکر تو ان میں افضل تھے سب جانتے تھے کیا حاجت تھی
اونکی ذکر کرنیکی اور ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ جنکو آنحضرت نے امین امت اور امین حق الامین کہا تھا
اسلئے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے فوت ہو گئے تھے اور سعید بن زید کو اسلئے نہ ذکر کیا
کہ وہ انکے چچا کے بیٹے اور بہنوئی تھے متہم ہونیکے لیے اونکو نہ ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا
تھا اون میں سے پہچانا چاہیے کہ امامت ثابت ہوتی ہے یا تو ساتھ عقد ہونے اوسکے اہل حل وعقد
سے لایق خلافت کے لئے عقد کیجا دے واسطے ابی بکر کے اور یا امامت ہوتی ہے بسبب تصریح کرنے امام کے
اور خلیفہ کرنے ایک کو جو کہ لایق اوسکے ہو واسطے عمر کے اور جائز ہے بسبب کرنا مفضول کا باوجو
د ہونے اوسکے کہ وہ افضل ہو اوس سے بسبب اجماع علما کے بعد خلفاء راشدین کے اوپر امامت
مفضول کے ولیکن میں سے باوجود موجود ہونے افضل کے اوس سے اسلئے کہ غیر افضل کبھی خوب قدرت
رکھتا ہے قیام کرنیکا امور دین کی اور خوب جانتا ہے تدبیر ملک کی اور خوب خبر گیری کرتا ہے رعیت کی اور خوب
مضبوط ہوتا ہے فتنہ کے دفع کرنے میں اور نہیں ہے شرط کرنا عصمت کا امام میں اور ہونا اوسکا ہاشمی
اور ظاہر ہونا معجز کا اوسکے ہاتھ پر کہ جس سے جانا جاوے صدق اوسکا پس یہ جو ان باتوں شیعہ کی ہے اور

تھا لات اونکی سبی ہی اور توطلیہ اور تمہید ہی اونکی گمراہیونکی کہ از انجملہ باطل جاننا خلافت غیر علی کا ہی
باوجود ہونی ان چیزونکے حضرت علی کرم اللہ وجہہ مین بہی ع * اور روایت کیا بخاری نے کہ کہا قیس
بن ابی حازم نے رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ
یعنے دیکھا مینے ہاتہ حضرت طلحہ کا شل یعنے معطل کا رہی اور شل ہوگیا تہا اسلیے کہ بچایا تہا ساتہہ اوسکے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دن احد کے * ف طلحہ رضی اللہ عنہ نے روز احد کے اپنی تئین آنحضرت کی سپر
کیا تہا اور اونکی بدن مین کچہہ اوپر اسّی زخم لگے تہے یہانتک کہ عضو مخصوص اونکا بہی زخمی ہوگیا تہا
اور صحابہ جب ذکر روز احد کا کرتے تو کہتے کہ وہ دن پورا دن طلحہ کا تہا اور طلحہ بیٹے عبد اللہ کے ہین
کنیت انکی ابو محمد قرشی قدیم الاسلام ہین حاضر ہوئے سب غزوونمین سوای بدر کے کہ حضرت نے کسی کام
کیلئے بہیجا تہا اونکو اور تہے یہہ گندم گون بہت بال والے خوبصورت قتل کیے گئے دن جمل کے پنجشنبہ
کو بیسوین تاریخ جمادی الثانی کی سن ۳۶ چہتیس مین اور دفن کیے گئے بصرہ مین اور عمر انکی چونسٹہہ برس کی
ہوئی او ر روایت کیا بخاری اور مسلم نے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دن غزوہ
احزاب کے کہ اوسکو غزوہ خندق بہی کہتے ہین مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ
أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ یعنے کون ہی
کہ لاوے میرے پاس خبر قوم کی یعنے کفار کی کہا زبیر نے کہ مین لاتا ہون خبر قوم کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق ہر نبی کے لیے مددگار ہوتی ہین اور مددگار میرا زبیر ہی ف احزاب جمع حزب
کی ہی معنی گروہ کے کہ قریش اور یہود بنی قریظہ اور بنی نضیر جمع ہوکر اور آپسمین اتفاق کرکر آنحضرت سے
سی لڑنیکے لیے آئے تہے کفار بارہ ہزار تہے اور مسلمان تین ہزار قریب ایک مہینہ کے گرد مدینہ کے پڑی
اور آنحضرت نے گرد مدینہ کے خندق کہود لی تہی اور مسلمان بہت تنگ دل تہے اور صف جنگ نہین
ہوئی فقط کچہہ پتہراو اور تیر اندازی ہوتی تہی پہر اللہ تعالے نے ہزار ملائکہ مدد کے لیے بہیجے اور ہوا
تند کہ اوسنے تمام خیمہ وغیرہ اونکے اوکہیڑ ڈالے اور شکست ہوئی کفار کی پس اوسمین آنحضرت نے
فرمایا کہ کوئی ہی کہ خبر قوم کی لاوے اور جانا اونمین دشوار تہا کہ با خبر تحقیق لاوے پس اوسحالت مین
کہا زبیر نے کہ مین لاتا ہون خبر قوم کی اور زبیر بیٹے عوام کے کنیت انکی ابو عبد اللہ قرشی اور مان انکی
صفیہ بیٹی عبد المطلب کی پہوپہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہین اور زبیر قدیم الاسلام ہے ۱۶ سولہ برس کی

عمر میں اسلام لائے اور عذاب دیا اونکو اونکے چچا نے دہوئیں کا تاکہ اسلام چہوڑ دیں لیکن نہ چہوڑا اونہوں
نے اور حاضر تہے وہ تمام غزووں میں آنحضرت کے ساتہ اور اللہ کی راہ میں اول تلوار انہوں نے کہینچی ہی اور
ثابت رہے آنحضرت کے ساتہ روز احد کے اور تہے گورے دراز قد کچھ مائل دبلے پن کی طرف قتل کیا اونکو عمرو بن
جرموز نے صفوان میں کہ نام ایک موضع کا ہی درمیان بصرہ میں سن چھتیس میں اور عمر اونکی چونسٹھ
برس کی تہی اور دفن کئے گئے وادی سباع میں پہر نقل کی گئی طرف بصرہ کے اور قبر اونکی مشہور ہی اوسمیں
ع و اور روایت کیا بخاری اور مسلم نے زبیر سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مَن یاتی بنی
قُرَیظَةَ فیاتینی بخبرهم فانطلقت فلما رجعت جمع لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابویه فقال فداك ابی وامی یعنی کون ہی کہ جاوے بنی قریظہ کے پاس کہ ایک قبیلہ ہی یہود کا رہنے والے
گرد مدینہ کے پس لاوے میرے پاس خبر اونکی پس چلا میں پس جبکہ خبر لیکر پہرا میں جمع کئے میرے لئے آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے پس فرمایا فدا ہوں تیرے باپ میرا اور ماں میری ف حلانا یعنی بلا کر
لانا پہر خبر اونکی کا چاہتے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب غزوہ احزاب کے متوجہ ہی قریظہ کیطرف ہوئے
اور مدت دراز تک اونکو گہیرے رکہا اور پہر صلح ہائی پس تہنا ت وقت ہائی غزوہ احزاب میں بنی قریظہ
تہے وہاں خبر اونکی منگائی تہی پس زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس جب خبر لیکر پہرا میں فرمایا فدا ہوں تیرے اوپر
تحسین تعظیم ہی اونکی قدر کی اور اظہار ہی اونکے عمل کا اور یہہ اسلئے ہی کہ انسان نہیں کہتا ہی ایسا
مگر اوسکے لئے کہ تعظیم کرتا ہی اوسکی اور روایت کیا گیا ہی زبیر سے کہ کہا اونہوں نے کہ جمع کئے
میرے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ نے دو بار احد میں اور بنی قریظہ کی جنگ میں اور آیا ہی
کہ زبیر نے اپنی بیٹی عروہ سے کہا ای بیٹے میرے نہیں ہی کوئی عضو میرا مگر کہ زخمی کیا گیا ہی ساتہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے مع ... اور کہا علی رضی اللہ عنہ نے مَا سَمِعتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
جَمَعَ ابویه لاحد الا لسعد بن مالك فانی سمعته یقول یوم احد یا سعد ارم
فداك ابی وامی یعنی نہیں سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کئے ہوں ماں باپ اپنے
کسیکے لئے مگر واسطے سعد بن مالک کے پس تحقیق سنا میں نے حضرت سے وہاں دن غزوہ احد کے یعنے سعد کو حکم
کہ وہ تیر مارتے تہے کافروں کو ای سعد پہینک تیر قربان ہوں تیرے ماں باپ میرے ف مراد سعد بن
مالک سے سعد بن ابی وقاص ہیں اسلئے کہ نام ابی وقاص کا مالک ہی اور ترمذی کی روایت میں

جمع کرنا ماں باپ کا آنحضرت سے زبیر کے لیے بھی ثابت ہوا اور یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا کہ
فرمایا پس تطبیق اسمین اور زبیر کی خبر مین یہہ ہی کہ حضرت علی کو اطلاع ہنو زبیر کے لیے فرمانیکی اور ظاہر یہہ ہی
کہ مراد علی رضی اللہ عنہ کی یہہ ہو کہ آنحضرت سے بلا واسطہ کسیکے یہہ کہتے نہین سنا مینے اور یہہ منافی نہین ہی
اسکے کہ مطلع ہوئے ہون وہ زبیر کے حق مین کہنے پر بواسطہ غیر کے کہا مولف نے کہ کنیت سعد کی ابو اسحاق ہی
زہری قریشی ہین قدیم الاسلام کہ اسلام لائے ستر(ہ) برس کی عمر مین اور کہا سعد نے کہ تہا مین ثالث اسلام
مین یعنی دو شخصونکے بعد مین اسلام لایا اور اول تیر جنہی ہی مارا ہی جہاد مین اور حاضر ہوئے ہین سعد
تمام غزوونمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور تہے سعد مستجاب الدعوات مشہور تہے اسمین کہ ڈرتے
تہے لوگ اونکی بد دعا سے اور امید رکہتے دعای خیر کی بسبب مشہور ہونے قبولیت دعا اونکے لوگون کے
نزدیک اور یہہ اس سبب سے تہا کہ آنحضرت نے فرمایا اسکے حق مین اَللّٰهُمَّ سَدِّدْ سَهْمَهُ وَأَجِبْ
دَعْوَتَهُ یعنے یا اللہ کامل تیر انداز کر اسکو اور قبول کر دعا اسکی ۱۲ اور جمع کیے آنحضرت نے انکے
لیے اور زبیر کے لیے ماں باپ اپنے کہ فرمایا دونوںکے لیے فداک ابی وامی اور نہین کیا یہہ کسیکے لیے
سوای ان دو نونکے اور تہے یہہ گندم گون اور بدن پر بال بہت تہے مرے اپنی قصر مین عقیق کے
قریب مدینے کے پہر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ مین اور نماز پڑہی انکی ابن الحکم نے کہ وہ ان ایام
مین حاکم تہا مدینہ کا اور دفن کیے گئے وہ بقیع مین سنہ پچپن مین اور عمر اونکی تہی کچہہ اوپر ستر
برس کی اور عشرہ المبشرہ مین سے انکا انتقال سبکے بعد ہوا ہی اور حاکم کیا تہا انکو کوفہ کا عمر اور
عثمان رضی اللہ عنہما نے اور روایت کین حدیثین انسے خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے ع
اور روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ فرمایا لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ
أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ یعنی واسطے ہر امت کے ایک امانت دار ہی کہ بیچ حقوق خدا اور خلق
اور نفس کے خیانت نہین کرتا اور امانت دار اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہی ف
خاص کیا انکو ساتھہ امانت داری کے باوجودیکہ امانت داری اور صحابہ مین بہی تہی اسلیے کہ غالب
تہی انمین یہہ صفت بہ نسبت اوروںکے یا یہہ صفت امین غالب تہی بہ نسبت انکی اور صفتوں
کے اور انکی مدح مین کتنی ہی روایتین آئی ہین اور انکی نصایح مین سے یہہ ایک نصیحت
کیا خوب ہی بَادِرُوا السَّيِّئَاتِ الْقَدِيمَاتِ بِالْحَسَنَاتِ الْحَادِثَاتِ

كَلَا رُبَّ مُسْتَضْعَفٍ لِثِيَابِهٖ مُدَنِّسٍ لِدِينِهٖ أَلَا رُبَّ مُكْرِمٍ لِنَفْسِهٖ وَهُوَ لَهَا
مُهِينٌ یعنے اگلی برائیوں ریکیان سی بڑہدو آگاہ ہو کہ بعضے سفید پوش میلا رکہتے ہیں اپنے
دین کو آگاہ ہو تو بعضے اکرام کرنیوالے ہیں اپنے نفس کے حال آنکہ وہ اوسکو حرام و ذلیل کرنیکے
اوسکو کہا مولف نے کہ وہ ابو عامر بن عبد الله بن الجراح فہرانی قریشی ہیں اسلام لائے ساتھ عثمان
بن مظعون کے اور پہلے ہجرت کی طرف حبش کے اور پھر طرف مدینہ کے اور حاضر ہوئے جہادوں میں
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ثابت رہے آنحضرت کے ساتھ روز احد کے اور کڑیاں خود
کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک میں گڑہ گئیں تہیں روز احد کے اوہوں نے
دانتوں سے پکڑکر کہینچ لئے کہ دو دانت آگے کے اونکے گر پڑے تہے بہید دراز قد دبلے کشادہ
دست کم گوشت تہے طاعون عمواس میں بیچ اردن کے سنہ اٹہارہ میں اور مدفن کئے گئے
بیسان میں اور عمر تہی انکی اٹہاون برس کی ہوئی ۱۲ ع ×
اور روایت کیا مسلم نے ابی ہریرہ سے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى
حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ
اَوْ شَهِيْدٌ یعنے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تہے غار حرا پر آنحضرت ہی اور ابو بکر
اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر پس ہلا پتہر حرا کا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ٹہیر جا اسلئے کہ نہیں ہی تجہپر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید **ف** مراد شہید سے علی و عثمان
اور طلحہ اور زبیر ہیں کہ یہ سب شہید ہوئے ہیں اور شہادت طلحہ اور زبیر کی بیچ واقعہ جنگ جمل کے
ہی یعنی جنگ میں ملکہ باہر اوس سے اور راہ ظلم کے مارے گئے اور حدیث ثابت ہی ہی کہ جو کوئی
قتل کیا جاوے اور راہ ظلم کے تو وہ شہید ہی ۱۲ **ا و** ر روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نے
کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ
فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ
وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ یعنے ابو بکر بہشت میں ہی اور عمر بہشت میں اور عثمان

بہشت مین اور علی بہشت مین اور طلحہ بہشت مین اور زبیر بہشت مین اور عبد الرحمن بن عوف بہشت مین اور سعد بن ابی وقاص بہشت مین اور سعید بن زید بہشت مین اور ابو عبیدہ بن الجراح بہشت مین ٭ **ف** سعید بن زید بہنوئی ہین حضرت عمر رضکے کہ فاطمہ بہن حضرت عمر کی انسے منسوب تہین اور بسبب فاطمہ کے اسلام لائے حضرت عمر سنہ اکیاون ہجری مین وفات ہوئی اونکی اور مدفون ہوئے وہ بقیع مین کچہہ اوپر ستر برس کی عمر تہی اونکی اور ایک وجہ وجہون شہرت اور امتیاز ان دس بزرگوارون کیسے اوپر بشارت جنت کے یہہ ہی کہ انکی بشارت ایک حدیث مین واقع ہوئی اور اور بہی کئی وجہین علمانے لکہی ہین والا بشارت مخصوص اور منحصر انہین مین نہین ہی اور ونکیلیے بہی آئی ہی اور یہان ایک نکتہ ہی کہ اوسپر متنبہ ہونا چاہیئے کہ ذکر خلفا اربعہ کا جس جگہہ حدیثون مین واقع ہوا ہی سبکا یا بعض کا اسی ترتیب سے ہوا ہی اور اس سے حقیت مذہب سنت جماعت کی ثابت ہوتی ہی اور یہہ گمان کرنا کہ راوی ترتیب کو تغییر دیکر موافق اعتقاد کے لائے ہین لیس حاشا وکلا کہ وہ تہوڑی تغیر اور تقدیم و تاخیر کی رعایت کرتے ہین کہ جہان مقصود مین فرق نہین آتا یہان کیونکر تغیر کرینگے جسطرح ہی اوسیطرح ادا کرتے ہین ٭ ح ٭ ع ٭ اور روایت کیا احمد اور ترمذی نے کہ فرمایا اَرْحَمُ اُمَّتِی بِاُمَّتِی اَبُوبَکْرٍ وَاَشَدُّہُمْ فِی اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ وَاَصْدَقُہُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُہُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَاُہُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَاَعْلَمُہُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَفِی رِوَایَۃٍ وَاَقْضَاہُمْ عَلِیٌّ یعنے مہربان ترین امت میری کا میری امت پر ابو بکر ہی کہ نرمی و لطف و پند سے لوگونکو خدا کی طرف بلاتے ہین اور پہنچاتے ہین اور سخت ترین امت کا بیچ کار دین خدا کے عمر ہی کہ تشدد و سختی سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہین اور بہت سچا اونکا حیا مین عثمان ہی اور بہت فرائض دان اونکا زید بن ثابت ہی اور بہت پڑہنے والا قرآن کا اور بہت ماہر تجوید قرآن مین اونکا ابی بن کعب ہی اور بہت جاننے والا اونکا حلال و حرام کو معاذ بن جبل ہی اور ہر امت کے لیئے امین ہی اور امین اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہی اور ایک روایت مین ہی بڑا حکم حق کرنیوالا اونکا علی ہی ٭ **ف** صفت حیا کو عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتہہ ایک

طرحکی خصوصیت اور امتیاز رہا اور حیا بڑی ساتھ ایمانکی ہی اور رہا تہا اہت سبحا اسلیے
کہا کہ حیا کبہی بحکم طبیعت بشری کے بہی ہوتی ہی اگرچہ بحکم شرع حق و درست ہو لیکن حیا
صادق و معتدد وہی ہی کہ موافق شریعت کے اور مطابق حق کے ہو * اور بہت واقف
دال لحج ہے علم فرائض و حرات زید بن ثابت خوب جانتے تہے اور بڑے فقہائے صحابہ
میں سے تہے اور لکہنے والے وحی کے اور جمع کرنیوالے اور لکہنے والے قرآن کے ہیں تہے ابوبکر
وعثمان رضی اللہ عنہما کے زمانہ خلافت میں * اور ابی بن کعب بہی کاتب وحی تہے اور اول
سے صحابہ میں سے تہے کہ جنہوں نے قرآن یاد کیا تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
انکو سید القرا کہتے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سید الانصار رکہا تہا
اور عمر رضی اللہ عنہ انکو سید المسلمین کہتے تہے اور جب سورۃ لم یکن الذین نازل ہو
تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے حکم کیا مجکو کہ اسکو تجہپر پڑہوں اور
تجہے سناؤں اونہوں نے کہا کہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہی حضرت نے فرمایا ہاں تیرا نام لیا
ہی پس وہ روئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہی رونے لگے اور وفات ہوئی انکی مدینہ
میں سنہ اونیس میں حدیثیں روایت کیں انسے خلق کثیر نے * اور معاذ بن جبل انصاری
میں سے ہیں اور اون ستر تو میں کے تہے کہ حاضر ہوئے عقبہ کو اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے بہائی چارہ کروا دیا تہا انمیں اور عبد اللہ بن مسعود میں اور بعضوں نے
کہا انمیں اور جعفر بن ابی طالب میں اور بہیجا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو
معلم اور قاضی کر کے یمن میں اور یہہ اوسوقت میں اٹہارہ برس کے تہے طاعون عمواس
میں وفات پائی سن اٹہارہ میں اور عمر انکی اٹہاسی برس کی ہوئی اور اوسوقت کہتی تہے
خداوندا یہہ رحمت ہی تیری تیرے بندوں پر حصہ اوسکا معاذ کو اور اوسکے اہل وعیال
کو اس سے محروم نرکہہ اور آیا ہی کہ وقت جانیکے اس عالم سے کہتے تہے خدا کو
قصدا کر جانے تو قسم ہی تیری عزت کی جانتا ہی تو کہ میں تجکو دوست رکہتا ہوں یا یہہ
اور طرح کہا واللہ اعلم اور کہا ابن مسعود نے کہ ہم تشبیہ دیتے تہے معاذ کو ابراہیم
خلیل اللہ کے ساتہہ بیچ مضمون اس آیت کے كَانَ اُمَّةً قَائِمَةً لِّلّٰهِ حَنِيفًا

یعنی تباہ و دمنزل جماعت سے فرمان بردار اسد کا بیزار دینون باطل سے اور فتوی دیا کرتے تھے
معاذ آنحضرت کے زمانہ مین اور ابوبکر کے زمانہ مین اور جب یمن مین گئے تو کہتے تہے عمر رضی اللہ عنہ
کہ خالی چہوڑا معاذ نے اہل مدینہ کو فقہ سے اور حاضر ہوئے وہ جنگ بدر اور اور جہادون وغیرہ مین
اور وقت رحلت کے کہا اپنے یارونکو جس وقت کہ وہ رونے لگے کیون روتے ہو اور کس چیز نے رولایا
تمکو کہا لوگون نے کہ روتے ہین ہم علم پر کہ منقطع ہوتا ہی بسبب مرنے تمہارے کے کہا علم و ایمان
قایم ہین روز قیامت تک لو تم حق کو جس سے کہ ہو اور رد کرو باطل کو جس چیز کہ ہو اور مناقب
انکے بہت ہین زیادہ از حد اور یہ امت کے لیے امین ہی الخ اور ایک روایت مین ہی کہ
ہر پیغمبر کے لئے امین ہی اور امین میرا ابوعبیدہ ہی اور انکے کمال زہد پر دلالت کرتا ہی یہہ
قصہ انکا جو ریاض الصالحین مین مذکور ہی کہ کہا زبیر نے جبکہ آئے عمر بن الخطاب شام
مین اوس سے بڑے بڑے امرا پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کہان ہین بہائی میرے لوگون نے کہا کون
کہا عمر نے ابوعبیدہ کہا لوگون نے کہ اب آتی ہین تمہارے پاس پس جبکہ آئے وہ اونکی پاس
اوترے عمر سواری سے اور گلے لگایا اونکو پہر اونکے گہر مین گئے پس نہ دیکہی عبیدہ کے گہر مین مگر ایک
جہوٹی سی تلوار اور سپر اور کجاوہ اور اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا ابوعبیدہ کو کہ ہمکو اپنے گہر لیچلو پس آئے اونکے گہر مین پس نہ پایا کچہہ کہا کہان ہی اسباب
تمہارا نہین دیکہتا ہون مین مگر ایک نمدہ اور رکابی اور تلوار حال آنکہ تم امیر ہو آیا تمہارے
پاس کچہہ کہانا ہی پس اوٹہے ابوعبیدہ اور گہر کے اندر گئے اور لی آئے وہان سے کئی چہوٹے
چہوٹے ٹکڑے روٹی کے پس روئے عمر رضی اللہ عنہ اور کہا فریب دیا ہم سبکو دنیا نے سوائے
تیرے ای ابوعبیدہ اور یہہ قرشی ہین بیعت والے ساتہہ آنحضرت کے فہر بن مالک مین جمع
ہوتے ہین حاضر ہوئے یہہ تمام مشاہد مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روز جنگ بدر کے
اپنی باپ کو خدا اور رسول کی محبت مین قتل کیا اور ثابت رہے آنحضرت کے ساتہہ روز احد کے اور
کہینچے دو حلقے خود کے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رخسارہ مبارک مین گڑ گئے تہے اپنے
دانتون سے اور دو دانت انکے گر پڑے لیکن نکالنے کے زور سے اور اونہون نے ہی طاعون عمواس
مین وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مین اور انکی نماز پڑہی معاذ بن جبل نے اور فرمانے

[illegible]

حضرت عمر اپنی وفات کے دن کہ اگر ابو عبیدہ بن جراح ہوتے تو سپرد کرتا میں یہہ کام وکو
یعنی امر خلافت کو با اختیار کو اونکے مشاورت کے یا بہہ تفویض کرتا میں واللہ اعلم اور
حکم حق کر سوا الحق اور کہا جلائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اونکی مشاورت اور فتوی بن حکم نہیں
کرتے ہے اور اگر حضرت علی موجود ہوتے تو وہ توقف کرتے اور ظاہر یہہ ہی کہ یعنی قضا
کے ہیں جو جانے والا احکام حکموں قضیوں کا کہ محتاج ہر طرف قضا کے اور اس روایت
سی افضلیت حضرت علی کی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم پر ثابت نہیں ہوتی کیونکہ فضل جزئی
منافی فضل کلی کے نہیں ہی اونکی شان میں اور بہت نصوص آئے ہیں چنانچہ یہہ آیت صریح
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر دلالت کرتی ہی لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ
مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ
وَقَاتَلُوا یعنی نہیں برابر ہو سکتا تم میں سے کوئی اوسکے کہ خرچ کیا مال اپنا اللہ کے راہ میں پہلے فتح
کے اور جہاد کیا وہ بڑے درجے والے ہیں اون لوگوں سے کہ خرچ کیا بعد فتح کے اور جہاد کیا یہ
مفصل اسکا آیتوں کے حصہ میں اوپر ہو چکا ہی یہہ خاص ابوبکر کے شان میں نازل ہوئی ہی کہ
پہلے فتح مکہ کے انہوں نے اپنا مال جہاد میں صرف کیا اس سبب سے فرمایا اللہ تعالے نے کہ انکے برابر کوئی
نہیں ہو سکتا اور بہت روایتیں انکی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں حاصل یہ کہ حدیثیں مشاجر
ہیں اور دلیلیں متناقض لیس اعتبار اوسکا ہی کہ جسپر اتفاق کیا جمہور صحابہ اور اجماع
کیا اوسپر اہل سنت نے اور وہ یہہ ہی کہ بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے افضل حضرت ابوبکر ہیں باعتبار
کثرت ثواب کے اور پہر عمر اور پہر عثمان اور پہر علی رضی اللہ عنہم ح ع اور روایت کیا
ترمذی نے زبیر سے كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ
إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ یعنی تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر
دو زرہیں روز احد کے لیس اوٹہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور متوجہ ہوے طرف ایک بڑے پتہر کے
کہ وہاں تہا تو اوسپر چڑہیں اور دیکہیں طرف کفار کے اور اونچی سے دکہائی دیں اپنے یاروں کو پس
نہ چڑہ سکے بہ سبب بوجہ زرہوں کے پس بیٹہے طلحہ نیچے آنحضرت کے یہاں تک کہ چڑہے اور

زرہ پکڑا آنحضرت نے پس سنا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے واجب کی طلحہ نے ف
دو زرہیں پہنی حضرت نے بسبب مبالغہ کرنیکے بیچ امتثال قول اللہ تعالے کے خُذُوا حِذرَکُم یعنے
لو تم بچاؤ اپنا کہ زرہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ استعمال ہتھیاروں کا
اور لینا اسباب محافظت کا جنگ میں منافات ساتھ توکل کے نہیں رکھتا ہی اور ہوسکتا ہی کہ ایسے
امور واسطے تعلیم امت کے کرتے ہوں واجب کی طلحہ نے یعنے جنت جیسا کہ ایک روایت میں ہی اور معنے
یہہ ہیں کہ اونہوں نے ثابت کی بہشت اپنی لیے بسبب اس عمل کے یا بسبب اوس چیز کے کہ کی اوسدن کہ
اپنی اوپر جو گہوں اوٹھائی کہ اپنے تئیں آنحضرت کی سپر کیا یہانتک کہ تیر لگے اونکے بدنمیں اور زخمی
ہوا تمام بدن اونکا یہانتک کہ معطل ہوگیا ہاتھ اونکا اور زخم لگے اونکے کچھ اوپر اسّی حتی کہ
ستر میں بہی اور تہے صحابہ کہ جب ذکر کرتے روز احد کا کہتے کہ یہہ دن سارا تہا واسطے طلحہ کے
اور ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ عتبہ ابن وقاص نے پتہر مارا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو روز
احد کے پس ٹوٹا داہنی طرف کا دندان مبارک آپکا اور زخمی ہوا نیچے کا ہونٹ اور عبد اللہ ابن
شہاب زہری نے زخمی کی پیشانی اونکی اور زخمی ہوا رخسارہ مبارک آپکا کہ پیٹھ گئیں دو کڑیاں
زرہ کی رخسارہ مبارک میں اور گر پڑے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک گڑہے میں اون گڑہوں
میں سے کہ کہودی تہے عامر نے تا کہ گر پڑیں اونمیں مسلمان نادانستہ پس پکڑا حضرت علی نے دست
مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اوٹہایا آپکو طلحہ ابن عبید اللہ نے یہانتک کہ سیدہے کہڑے
ہوئے اور چوسا ابو سعید خدری نے خون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے پس فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے چوسا خون میرا نہیں مس کریگی اوسکو آگ ع اور
روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ کہا قیس ابن ابی حازم نے کہ سنا مینے سعد ابن ابی وقاص سے
کہ کہتے تہے اِنِّی لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ العَرَبِ رَمَی بِسَہمٍ فِی سَبِیلِ اللہِ وَرَاَیتُنَا نَغزُو
مَعَ رَسُولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الحُبلَۃُ وَوَرَقُ السَّمُرِ
وَاِن کَانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاۃُ مَا لَہٗ خَلطٌ ثُمَّ اَصبَحَت بَنُو اَسَدٍ
تُعَزِّرُنِی عَلَی الاِسلَامِ لَقَد خِبتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِی وَکَانُوا وَشَوا بِہٖ اِلَی عُمَرَ
وَقَالُوا لَا یُحسِنُ یُصَلِّی یعنے بلاشبہ میں اول اون شخصوں کا ہوں عرب میں سے کہ پہینکا تیر راہ

خدا میں اور رد کہا ہے اسی قسم کا اور اصحاب حضرت عمر خدا کو یاد کرتے تھے ہم ساتھ ہو کر
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نہیں تھی ہمارے لیے خوراک مگر پھول کیکر کے کہ مثل لوبیا کے
ہوتا ہے اور پتی کیکر کے اور تحقیق ایک ہمارا پاخانہ پھرتا تھا جیسے مینگنیاں کر لی ہیں بکریاں جیسے
خشک ہوتا تھا مانند مینگنیوں کے اسی لیے کہ نہیں ہی واسطے اوسکے آمیزش یعنی بعض اجزا
اوسکے بعضوں سے ملتے نہ تھے بسبب خشکی کے پھر ہو گئی بنی اسد کہ نام ایک قبیلہ کا ہے اوسکہ کہاتے ہیں
مجکو ملامت کرتے ہیں مجکو اسلام پر الت تحقیق نا امید ہوا میں اوس وقت یعنی جسکہ اچھی طرح پڑھی نماز
نماز اور محتاج ہوا بنی اسد کی تعلیم کا اور گم ہوا عمل میرا جیسے تمام طاعات اور مجاہدے میرے اور
مشقت میری اسلام میں اور ثابت قدمی میری دین میں اور یہہ ہوا اسد کہ چغل چوری اور شکایت
کی تھی سعد بن ابی وقاص کی نزدیک عمر رضی اللہ عنہ کے یعنی جسکہ عامل کیا تھا انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کوفہ کا اور ایام میں وہ شکایت انکی کر دی بھیجتے تھے لوگوں کے ہاتھ یا لکھ بھیجتے اور کہا تھا اونہوں نے
کہ نہیں اچھی طرح پڑھتے سعد نماز **ف** ۔ تو حج کرتے ہیں مجکو اسلام پر یعنی نماز پر اسلیے
کہ نماز ستونوں ہے اسلام کا یا تعقد ہے اسکی علی عمدة شرائعہ اور مراد یہہ ہے کہ وہ اوسکہ کہتا
ہیں مجکو اور تعلیم کرتے ہیں مجکو نماز اور عار دلاتے ہیں مجکو یہہ کہ اچھی نہیں پڑھتا ہوں میں نماز
اور نہیں اچھی طرح پڑھے نماز یعنی شرائط یا ارکان یا سنتیں نماز کی اچھی طرح نہیں ادا کرتے
اور رعایت اوسکے احوال کی نہیں کرتے پس حضرت عمر نے تعہد یدکر بھیجے اونکو اور اونہوں نے
حضرت عمر سے حقیقت حال ظاہر کی کہ میں انکو آنحضرت کی سی نماز پڑھاتا ہوں کہ دراز کرتا
ہوں پہلی دو رکعتوں میں اور تخفیف کرتا ہوں دو رکعت اخیر میں پس حضرت عمر نے تصدیق کی اونکی
اور کہا گمان ہے ایسا ہی تجسے جیسا کہ تم کہتے ہو اور رد کیا بنی اسد کی بات کو اور مراد بنی اسد سے
اولاد زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد کی ہے اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ فخر کرنا ساتھ علم
و فضل کے اور ظاہر کرنا اپنے کمال کا ساتھ بیان واقعی کے واسطے مصلحت دینی کے اور دفع کرنے
عار و نقصان کے دین میں جائز ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم آپس میں فخر کیا کرتے تھے بسبب امر اس
صحبت صالحہ کے ۔ ع ۔ ج * اور روایت کیا احمد نے کہ کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ إِنْ تُؤَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا

زَاهِدًا فِی الدُّنْیَا رَاغِبًا فِی الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِیًّا اَمِیْنًا لَا یَخَافُ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِیًّا وَلَا اَرَاکُمْ فَاعِلِیْنَ تَجِدُوْهُ هَادِیًا مَهْدِیًّا یَاْخُذُ بِکُمُ الطَّرِیْقَ الْمُسْتَقِیْمَ یعنے عرض کیا گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ یارسول اللہ کسکو امیر کرین ہم اپنے پر بعد وفات آپکی کے فرمایا آنحضرت نے کہ اگر امیر کروگے تم بعد میرے ابو بکر کو پاوگے تم اوسکو امانت دار یعنی حقوق دین مین یعنی نہین حکم کریگا مگر ساتھہ عدل کے بے رغبت دنیا مین راغب آخرت مین اور اگر امیر کروگے تم عمر کو پاوگے تم اوسکو قوی یعنے قادر اوپر اوٹھانے بوجھہ امارت کے امین یعنی نہین سرزد ہوگی اوسے خیانت نہین ڈرتا ہی بیچ جاری کرنے احکام دین خدا کے ملامت کسی ملامت کرنیوالے کیسے اور اگر امیر کروگے تم علی کو حالانکہ تحقیق مین نہین گمان کرتا ہون تمکو کرنیوالا یعنے امیر اونکو بلا خلاف حال خلافت اونکی مین پاوگے اوسکو راہ راست دکہانیوالا یعنے مرشد کامل راہ راست پانیوالا کامل پکڑیگا اور لیجاویگا تمکو راہ راست کو قف اگرامیر کروگے تم بعد میرے ابو بکر کو الخ اسمین آگاہ کرنا ہی طرف اسکے کہ لائق یہہ ہی کہ ہو خلیفہ ساتھہ اس صفت کے تاکہ تمام ہو واسطے اوسکے اخلاص کہ موجب ہی خلاص کا ہ اور ایک روایت مین ہی تَجِدُوْهُ مُسْلِمًا اَمِیْنًا * اور ایک روایت مین ہی تَجِدُوْهُ قَوِیًّا فِی اَمْرِ اللّٰهِ ضَعِیْفًا فِی نَفْسِهٖ یعنی پاوگے اوسکو قوی بیچ امر خدا کے ضعیف اپنی نفس کے حق مین اور اگرامیر کروگے تم عمر کو الخ یعنے رعایت نہین کرتے کسیکے امر دین مین اور معنی یہہ ہین کہ وہ سخت ہین دین مین جب شروع کرتے ہین کوئی کام اپنے کاموں مین سے تو نہین ڈرتے ہین انکار کسی منکر کیسے وہ کام کیئے جاتے ہین اور نہین ڈرتا ہی اونکو قول کسی قایل کا اور نہ اعتراض کسی معترض کا اور نہ ملامت کسی ملامت کرنیوالیکی * اور ایک روایت مین ہی تَجِدُوْهُ قَوِیًّا فِی اَمْرِ اللّٰهِ قَوِیًّا فِی نَفْسِهٖ اور اگر امیر کروگے علی کو الخ یعنی یہہ امر سپرد ہی تمہارے طرف رای امت اسلیئے کہ تم امین ہو مجتہد حق کو پہچنے والے اجتہاد مین نہین جمع ہوتے تم مگر حق کے اوپر اور اس حدیث مین ذکر حضرت عثمان رضہ کا نہین ہی ہ اور بعضوں نے کہا کہ شاید آنحضرت نے ذکر کیا ہو اور راوی بہول گیا ہو اور بعضوں نے

کہا کہ ابوبکر کے پہلے ذکر کرنے میں اشارہ ہی طرف مقدم ہونے اونکے اور نہیں ذکر کیا عمر کو
صریحاً لیکن لا ارحکم کہنے میں اشارہ ہی طرف اسکے کہ وہ مقدم ہیں حضرت علی پر اور ممکن ہی یہہ
ذکر کیا جاوے کہ معنے لا ارحکم فاعلین کے یہہ ہی کہ نہیں ہیں گمان کرتا ہوں کہ تم امیر کروگے علی کو پہلے
سب کے اسلئے کہ میں جانتا ہوں قضا و قدر الٰہی کیسے کہ عمر علی کی بہت دراز ہی اور یہ کو میں کیا
ہمہ ویسے پس اگر وہ مقدم کئی جاویں تو نوبت ہوا اوروں کی خلافت باوجود اسکے کہ مقدر ہی
اونکے لئے ہی خلاف نص بعض ہی کہ علی کو تم سب سے پہلے امیر نہیں کروگے پس طلب بیان معنی
کے ہی بدع مد اور حضرت شیخ رحمہ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے منصوص و تعیین نہیں کی کسیکی خلافت پر اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد
ساتھہ امیر کرنیکے امیر کرنا بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو ہیو اسطے اسکے [illegible] روایت
کیا ترمذی نے یہہ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي اِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِي فِي الْغَارِ
وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُولُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ
الْحَقُّ وَمَا لَهُ مِنْ صَدِيقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلٰئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ
عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ یعنے رحمت کرے اللہ تعالے ابوبکر کو کہ نکاح
کر دیا مجھسے اپنی بیٹی کا اور سوار کر لایا مجھکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کے اور ساتھہ رہا
میرے غار میں بیچ وقت ہجرت کے اور آزاد کیا بلال کو اپنے مال سے یعنی اور کیا اوسکو
خادم آنحضرت کا رحمت کرے اللہ عمر کو کہتا ہی حرف حق اگرچہ تلخ لگے کسیکو کر دیا اوسکو
حق گوئی نے اسحالت کہ نہیں واسطے اوسکے کوئی دوست رحمت کری اللہ تعالے عثمان کو کہ حیا
کرتے ہیں اوس سے فرشتے رحمت کرے خدا تعالی علی کو خداوندا پھیر حق کو ساتھہ علی کے جدہر
کہ پھرے علی ف سوار کر لایا مجھکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کے یعنے مدینہ کے آیا ہی کہ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دو اونٹنیاں پال کر اور طیار کر رکہہ چھوڑی تھیں کہ جب
حکم ہجرت کا ہو پس جب حکم ہوا تو ایک اونٹنی آنحضرت کے پاس لائے اور کہا یا رسول
اللہ آپ اسکو قبول کیجیے اور سوار ہوجیے فرمایا آنحضرت نے کہ میں سوار نہیں ہونگا مگر یہہ کہ بیچے تو

میرے ساتھ نفیہ اور بطنی اور یہہ وہن اسکے قبول نہین کر سکتا ہون لیکن آٹھہ سو درہم کو وہ اور بطنی
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خریدی قرضونکو * اور نہین واسطے اوسکے کوئی دوست
یعنے وہ دوست کہ ہو دوستی اوسکی واسطے مراعات اور مداہنت کے نہ مطلق دوست
کیونکہ اسمین تو شک ہی نہین کہ صدیق اکبر دوست جانی تھے انکے * اور خداوندا پھیر حق کو
ساتھ علی کے الخ یہہ حدیث موافق اوس حدیث کے ہی کہ سیوطی نے جمع الجوامع مین ذکر کی ہی
اَلْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ یعنی قرآن ساتھ علی کے ہی اور علی ساتھ قرآن کے
ع ہج اور روایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا اَلْعَبَّاسُ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ یعنے عباس
مجھسے ہی یعنی میرے اقربا سے یا میرے اہل البیت سے اور مین اوس سے ہون ف آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم اصل ہین باعتبار شرف اور فضل ونبوت کے اور عباس اصل ہین نسب اور
چچا ہونیکے اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ عبارت کنایہ ہی اتحاد اور محبت واخلاص سے جیسے امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا اَنَا مِنْکَ وَاَنْتَ مِنِّیْ اور عباس بڑے تھے آنحضرت سے دو برس اور
لطایف طبع اور حسن ادب اونکے سے یہہ ہی کہ جب کہا گیا اونسے اَنْتَ اَکْبَرُ اَوِ النَّبِیُّ
صلے اللہ علیہ وسلم یعنے تم بڑے ہو یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم * اونھون نے کہا ھُوَ اَکْبَرُ وَاَنَا
اَسَنُّ یعنی آنحضرت بڑے ہین باعتبار مرتبہ کے اور مین بڑا ہون باعتبار سن اور عمر
اور تھے رئیس قریش کے جاہلیت مین اور منسوب تھی اونکی طرف عمارۃ اور سقایہ مسجد الحرام کی
اور مراد عمارۃ سے یہہ ہی کہ قریش کو مانع ہوتے تھے اوسکے بنانے اور آباد کرنے مین
بری بہلائی کی باتون سے اور ترک کرنے سے سیاست کے اور کلام بیہودہ کہنے اوسمین اور مراد سقایہ
سے یہہ ہی کہ آب زمزم پلایا کرتے اور آزاد کیے عباس نے اپنے مرنیکے قریب ستر بردے
اور بینائی گئی اونکی بہہ سالکی عمر مین اور مرے روز جمعہ کے بارھوین تاریخ رجب مین ۳۲ ہجری مین
تہے اور عمر اونکی اٹھاسی * برس کی تھی اور دفن کیے گئے بقیع مین اور اسلام رکھتے تھے بہت دنت
سے لیکن چھپاتے تھے اوسکو اور نسبی انکو نکلے ساتھ روز بدر کے جبرا پس فرمایا نبی صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی ملے عباس سے قتل نکرے انکو اسلیے کہ وہ نکلے ہین جبرا پس
قید کیا اونکو ابو الیسر بن کعب نے پس اونھون نے اپنے بدلہ مین کچھہ مکر رہائی پائی اور رجوع

کی مکہ کی طرف بیٹے زید کو ہجرت کر کے ۰ حج ۰ اور کہا حارثہ نے حارثہ تم کسے کہ انا
ستین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں کہا بیچیے یا رسول اللہ مجھے میرے بیٹا زید میرے بھائی
جیکو دیا یا آنحضرت نے کر زید ہمارے اعلیٰ اللہ کہا ہی جو اللہ کو دیکھے ساتھ میں ہم ہیں
کہ مانا ہوں اسکو بھیجے اسیلیے کہ لیجو تو اور کچھ نا ہوں اسکا نام تو کہا کہ اللہ جیسے اور یہ کیوں
انکی جیکو وہ چاہے جانے چاہے ایک دن جانے کہا نے کہا زید نے یا رسول اللہ صلعم میں نہ اسکے کہ ہم
اختیار کرتا ہوں سر مجھے چیتے تمہارے غلام منت کر سکتا ہو تیری کو اور کہنے پر ان نا باپ دادا غیرہ کو
کہا جانا جاتا ہے کہ رسول اللہ کے لیے یہ تعدا سکے عقل اپنے بھائی کی تھی زید کی دریا اسکو اختیار کرے
ملازمت آنحضرت سے بہتر ایسی عقل اسے ہے تھی دریا سے لیے اوسکے ایسے سابہ
اسکے ہیے کہ آنحضرت کی ملازمت میں خیر دیا اور آخرت کی حاصل تھی اور اصل قصہ اوسکا اور
وہ یہ کہا ہے کہ زید زید نے واسطے اپنے میں سے لڑکے بیچی ہیں آٹھ برس کی عمر تھی کہ پکڑ ے گئے
مدینے میں ایک قوم کی کہ عرب کے تھے اوسکو ملوار تیش لائے بیچنے کے لیے اور حکیم بن حزام
نے اوسکو بیچے تھے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لیے پہونچی جو خدیجہ کے لیے انکو خریدا اور خدیجہ جب
آنحضرت کے نکاح میں آئیں تو زید کے تئیں آنحضرت کو بخشا اور آنحضرت نے اوسکو اپنا
بیٹا کر لیا اور ام ایمن سے کہ لونڈی آزاد آنحضرت کی تھی انکا نکاح کر دیا اور اوس
اسامہ پیدا ہوئے لیکن اول زینب بنت حجش سے کہ آنحضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھیں نکاح
انکا کیا اور اکثر علماء کے نزدیک اول اسلام بھی لائے ہیں اور آنحضرت سے دس برس
چھوٹے تھے اور بعضی کہتے ہیں تیس برس حاضر ہو گئے بدر میں اور اور غزوہ دیں اور
نام کسی صحابی کا قرآن میں مذکور نہیں ہوا ہی سوا انکے نام کے اس آیت میں فلما
قضی زید منہا وطرا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی طالب کے ساتھ
بھائی چارہ انکا کر دیا تہا اور یہ وہ موتہ میں شہید ہوئے پچپن برس کی عمر میں قصہ مختصر اوس
ایام میں کہ آنحضرت نے زید کو آزاد کر دیا تہا اوسکے بھائی جبلہ نے کہا آپ سے اور کلام
کو زر دیا ان میں آیا انکو دیت حدیث یا رکت کی کہ حارثے وقت بھی ۰ ع لم
سیع ۰ اللہ حمدا ہی ... صلعم حکم کی شرت ... محمد صلعم ... آیا ہی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود کو حکم دیدیا تہا کہ اگر ایک دو شخص کو
دیکہے تو کو میرے پاس ہیں تو چلے آیا کرنا اور حاجت اذن چاہنے کی نہیں ہی اور کنیت
انکی ابو عبد الرحمن ہذلی تہی اسلام انکا قدیم اقدم اسلام میں مسلمان ہوئے تہے پہلے
داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں اور چند روز پہلے اسلام لانے عمر کے
اور بعضوں نے کہا کہ پانچ شخصوں کے بعد چہٹے یہہ مسلمان ہوئے تہے پر سپرد کی آنحضرت
نے اونکو مسواک اور پاپوش اپنی اور پانی طہارت اپنی کا سفر میں اور ہجرت کی
اونہوں نے حبش کی طرف اور حاضر ہوئے بدر میں پہر اوسکے بعد کے غزوں میں اور گواہی
دی اونکے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشتی ہونیکی اور فرمایا کہ پسند کیا
میں نے اپنی امت کیلیے وہ چیز کہ پسند کی اونکی ام عبد یعنے عبد اللہ بن مسعود نے اور ناپسند
رکہی میں نے اونکے لیئے وہ چیز کہ ناپسند رکہی ام عبد نے اور تہے وہ گندم گون دبلے
ٹہگنے نحیف قریب تہا کہ وہ لمبے آدمی برابر ہوتے اونکے بیٹہنے میں والی ہوئے
کوفہ کی قضا کے اور خزانہ بیت المال کے حضرت عمر کی خلافت میں اور حضرت
عثمان کی ابتدائی خلافت میں پہر آئے مدینہ میں اور وفات پائی وہاں سنہ بتیس
میں اور دفن کیے گئے بقیع میں اور عمر ہوئی اونکی کچہہ اوپر ساٹہہ برس کی روایت
کیں اونسے جماعت نے ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور اور بہت سی صحابی اور
تابعین رضی اللہ عنہم نے اور وہ ہمارے اماموں کے نزدیک بڑے فقیہ تہے سب
صحابہ میں بعد خلفاء اربعہ کے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین * ع * ح اور عمار بن
یاسر صحابی ہیں بہت پیارے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال
مفصل انکا یہہ ہی کہ یہہ غلام آزاد تہے بنی مخزوم کے اور حلیف یعنی ہم قسم
اونکے اور یہہ یوں ہوا کہ یاسر والد عمار کے مقیم ہوئے مکہ میں اور حلیف ہوئے
ابو حذیفہ بن المغیرہ کے پس نکاح کر دیا حذیفہ نے اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر
سے اوس سے عمار پیدا ہوئے پہر آزاد کر دیا عمار کو حذیفہ نے پس عمار مولے
ہوئے انکے سبب سے اور عمار قدیم الاسلام تہے اور یہہ اون مستضعفین میں سے ہیں کہ

عذاب دیے گئے مگر میں تو پھر جاوں دین اسلام سے اور جلایا اونکو مشرکوں نے آگ سے
پس آئے آنحضرت عمار پر گذرتے تھے اور وہ جلتے تھے پس ہاتھ پھیرا اونکے سر اور فرماتے تھے یا نار
کونی بردًا وسلامًا علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنے اے آگ ہو جا
ٹھنڈی اور سلامتی عمار پر جیسے کہ ہو گئی تو واسطے ابراہیم کے پس ابراہیم نہ او عمار نے [illegible]
تو لیں پہنچے جل حاصر ہوئے ساتھ امیر المومنین [illegible] اور [illegible] ساتھ اون کے اور قتل کیے گئے جنگ
صفین میں [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سنہ سینتیس ہجری میں اور عمر اونکی ترانوے برس
کی ہوئی [illegible] اور ایک صحابی حذیفہ بن الیمان تھے اونکو صاحب سر [illegible] یعنی بھید رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتے تھے [illegible] بھید وہ ہیں ایک بھید یہ تھا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو نام منافقوں کے اور [illegible] بتلا دئیے تھے
کہ [illegible] کوئی نہیں جانتا تھا اور آیا ہے کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے
[illegible] پوچھا [illegible] حذیفہ [illegible] عراق کی کہا حذیفہ نے
[illegible] کہ لوگ کہتے ہیں کہ تمہارے [illegible]
[illegible] موجود ہوتے ہیں اور جب تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ [illegible]
[illegible] معلوم ہوتے تھے [illegible] مدینہ میں [illegible]
[illegible] فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم [illegible] ابو طلحہ کی اور [illegible]
[illegible] آگے جنت میں جاتا ہی
[illegible] ابو طلحہ کی بیوی [illegible] ام سلیم [illegible] انس کی ماں اور اونکے نام میں اختلاف
[illegible] انس پیدا ہوئے [illegible]
[illegible] ام سلیم [illegible] ابو طلحہ نے [illegible] نکاح کا [illegible]
[illegible] ام سلیم نے اور دعوت کی انکو اسلام کی طرف پس قبول
کیا ابو طلحہ نے اسلام [illegible] ام سلیم کا نکاح ہوا [illegible] اور کہا ام سلیم نے [illegible] کہ میں نے
تیرے اسلام پر [illegible] تیری [illegible] پھر میرا ہی اسلام تیرا ہی [illegible]

آہٹ پانوکی الخ کہا بریدہ نے کہ ایکبار صبح کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلایا
بلال کو اور فرمایا کس سبب سے سبقت کی تو نے مجہپر طرف جنت کے نہین داخل ہوا
مین جنت مین کبہی مگر کہ سنی مینے آہٹ تیرے پانوکی آگے اپنے عرض کیا بلال نے کہ یا
رسول اللہ نہین اذان دی مینے کبہی مگر کہ پڑہین مینے دو رکعتین یعنے بعد اوسکے اور نہین پہنچا
مجکو حدث کبہی مگر کہ وضو کیا مینے نزدیک اوسکے اور گمان کیا مینے کہ اللہ تعالے نے واجب
کین ہین مجپر دو رکعتین یعنے بعد وضو کے ہمیشہ دو رکعت پڑہتا رہا مین پس فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ انہین دو رکعتین کے سبب سے پہنچا تو اس درجہ کو یہہ روایت
مشکوٰۃ کے باب التطوع مین ہی اور بلال بیٹے ابو رباح کے مولے ابو بکر صدیق کے ہین
قدیم الاسلام اور اول اظہار اسلام انہون ہی نے کیا مکہ مین حاضر ہوئے بدر مین اور اوسکے
مابعد کے جہادونمین اور سکونت اختیار کی شام مین اخیر کو اور کوئی وارث نہین چہوڑا
اونہون نے بعد اپنے روایت کین اونسے حدیثین ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین مین
سے اور وفات ہوئی اونکی دمشق مین سنہ بیس مین اور دفن کیے گئے باب الصغیر مین
اور عمر اونکی ترسٹھ برس کی ہوئی اور تہے بلال اون لوگو نمین سے کہ عذاب کیا اونکو
اہل مکہ نے اسلام لانے پر اور عذاب دیا کرتا تہا انکو امیہ بن خلف جمحی اور تقدیر الٰہی
سے یہہ ہوا کہ روز بدر کے بلال رضی اللہ عنہ ہی کے ہاتہہ سے وہ مارا گیا کہا جابر نے
کہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے تہے ابو بکر سیدنا و اعتق سیدنا یعنے ابو بکر سردار ہمارے
ہین اور آزاد کیا ہمارے سردار کو یعنی بلال کو اور احمد نے روایت کیا اپنی مسند
مین کہ اول جنہون نے اسلام ظاہر کیا وہ سات تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر
اور عمار اور ماں اونکی سمیہ اور صہیب اور بلال اور مقداد پس محفوظ رکہا اللہ تعالے
نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تو اونکے چچا ابو طالب کے سبب سے اور ابو بکر کو بچایا
اونکی قوم کے سبب سے رہے اور پس پکڑا اونکو مشرکون نے اور پہنائین اونکو لوہے
کی زرہین اور تپایا اونکو دہوپ مین پس نہین تہا اونمین سے کوئی مگر کہ خلاص دی
عزت کیا اوسکو اللہ تعالے نے سوائی بلال کے کہ تہے حقیر ہی رہے اللہ عز وجل کی راہ مین

کہ حقیر جانتے تھے اونکو قوم اونکی پس پکڑا اونہوں نے اونکو یکبار اور حوالہ کر دیا
لڑکوں کے پس پھرتے تھے اونکو لڑکے کوچوں میں بکتے اور وہ بکتے تھے احادید
کما فی الریاض ۲ع ۲ح ۲ اور انس رضی اللہ عنہ خادم ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے اونکی ماں ام سلیم نے انس کو صغر سن میں آنحضرت کی خدمت بابرکت میں چھوڑا
تھا ایک روز ام سلیم نے حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انس خادم آپکا ہے دعا کیجیے
اللہ تعالیٰ سے اوسکے لیے یعنی دنیا کی بہتری کہ ثواب آخرت تو بسبب حاصل ہونے
ایمان اور برکت صحبت اور خدمت آپکی کے حاصل ہے دنیا میں بھی برکت ہو کہا آنحضرت
نے یا الٰہی بہت کر مال اوسکا اور اولاد اوسکی اور برکت دے اوسکے لیے بیچ اوس
چیز کے کہ دی ہے تو نے اوسکو یعنی نعمتیں اسی قسم مال وغیرہ سے کہا انس نے قسم
خدا کی پس تحقیق مال میرا نہایت بہت ہے اور بہت برکت کا ہے اور اولاد میری یعنی اولاد
اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہیں گنتی میں زیادہ سو سے آج کے دن ف یعنی
اس وقت کہ یہ حکایت کرتا ہوں عدد اس مقدار کو پہنچا ہے بلکہ زیادہ بھی ہوں
چنانچہ منقول ہے کہ انس نے کہا یعنی بہت دنوں یہ نقل کرتے مضمون ساتھ کے کہ دفن کیے
گئے ہیں مجھکو میرے صلب سے سوائے اولاد کی اولاد کے ایکسو بیس لڑکے ہیں یہ آئے
دو الگ ہوں کے اور بلا مبالغہ میری البتہ پھل دیتی ہے سال میں دو بار اور انس کے
بیٹے نے کہا کہ میرے دفن کیے ہیں اولاد صلبی اونکے قریب سو کے اور یہاں سے معلوم
ہوتا ہے کہ اموال و اولاد نعمت الٰہی ہیں اگر موجب غفلت کے ذکر حق سے اور باعث
گناہ کے ہوں اور انس بیٹا مالک بن النضر خزرجی ہیں کنیت اونکی ابو حمزہ ہے حاضر
ہوئے آنحضرت کی خدمت بابرکت میں بیچ مدینہ کے بارہ برس کی عمر میں اور انتقال کیا
انس نے طرف بصرہ کے حضرت عمر کی خلافت میں تو کہ علم دین سکھلاویں لوگوں کو اور
یہ آخر اون صحابہ کے ہیں کہ مرے بصرہ میں سنہ اکیانوے (91) میں اور عمر اونکی ایکسو تین برس کی
ہوئی اور کہا ابن عبد البر نے کہ یہ بہت صحیح ہے اور یہ قبولیت حضرت کی دعا کی اونکی
صحبت کی نشانیوں سے ہے اور اسمیں دلیل ہے اوسکے لیے کہ جو فضیلت دیتے ہیں

غنا کو فقر پر اور جو کہ فقر کو فضیلت دیتے ہین غنا پر چنانچہ اکثر وںکا یہی قول ہی وہ یہہ جواب دیتے ہین کہ یہہ مختص ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے ساتہہ کہ آپکی دعا سے برکت ہوئی اونکے مال مین اور جبکہ برکت ہوئی اوسمین تو فتنہ سے امن ہوا پس نہ حاصل ہوا بسبب اوسکے ضرر اور تقصیر خدا تعالی کے حقوق ادا کرنیمین اور اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہی جسوقت کہ دعا کرے کسی چیز کی کہ متعلق ہی دنیا کے تو لایق ہی کہ ملا لیوے اپنی دعا کے ساتہہ طلب برکت کو کہ یا اللہ اوس چیز مین برکت ہو اور محفوظ رہون سب آفات سے

ع صح ۸ اور صہیب بن سنان مولے یعنی غلام آزاد عبد اللہ بن جدعان تیمی کے ہین کنیت انکی تہی ابو یحیی رہتے تہے زمین موصل مین درمیان دجلہ و فرات کے پس لوٹا اہل روم نے اوس جانب کو اور بعض پکڑ لیگئے انکو اور یہہ لڑکے تہے خورد سال پس مشابہ ہوئے روم کے پہر خریدا انکو رومیون سے قبیلہ کلب نے پہر لائے انکو کلب مکہ مین پس خریدا انکو عبد اللہ بن جدعان نے اور آزاد کر دیا انکو پس رہے یہہ اوسکے ساتہہ یہانتک کہ مرا وہ اور اسلام لائے یہہ ابتداء اسلام مین بیچ مکہ کے کہتے ہین کہ صہیب اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئے ایکدن مین ایکساتہہ جبکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دار ارقم مین تہے کچہہ اوپر تیس شخصونکے بعد اور تہے یہہ اون ضعیفونمین سے کہ عذاب دئے جاتے تہے اللہ کی راہ مین بیچ مکہ کے پہر ہجرت کی انہون نے مدینہ کی طرف اور نازل ہوئی انکے حق مین یہہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ یعنی بعضے لوگونمین سے وہ ہین کہ بیچا اپنے نفس کو واسطے طلب کرنے اللہ تعالی کے رضامندی کے اور مرے یہہ سنہ اڑتیس مین بیچ مدینہ کے ستر برس کی عمر مین اور دفن کئے گئے بقیع مین اور روایت انکا یہہ تہا کہ ایکبار ابو سفیان آیا یعنے گذرا حالت کفر مین سلمان اور صہیب رومی اور بلال حبشی پر کہ تہے او صحابہ کی جماعت مین پس کہا اونہون نے کہ نہین لیا بندگان خدا کی تلوار نے اس دشمن خدا کی گردن سے اپنے حق کو یعنی حیف ہی کہ یہہ مشرک یعنی ابو سفیان ابتک ہمارے ہاتہہ سے نہین مارا گیا پس کہا ابو بکر نے اونسے کہ آیا کہتے ہو تم ایسی بات کو واسطے شیخ قریش کے اور سردار اونکے کہ ابو سفیان ہی پہر آئے ابو بکر آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی آنحضرت کو اس قصہ کی کہ جو کہ درمیان اوسکے اور اون
صحابہ کے پس فرمایا آنحضرت نے اے ابو بکر شاید کہ غصہ دلایا تونے اونکو البتہ قسم
خدا کی اگر غصہ دلایا تونے اونکو تو البتہ غصہ دلایا تونے اپنے پروردگار کو یعنی اس صحبت
سے کہ رعایت کی تونے کافر کی خاطر کی پس آئے ابو بکر اوسکے پاس یعنی عذر خواہی کے لیے
اور کہا اے بھائیو میرے کیا غصہ دلایا میں نے تمکو اور رنجیدہ ہو تم کہا اونہوں نے نہیں غصہ دلایا
تونے ہمکو اور بخشش کرے ہم تجھے بخشی تجکو خدا تعالیٰ اے بھائی میرے نقل کی یہہ حدیث
مسلم نے اس حدیث میں بڑی فضیلت ہی فقرا صحابہ کی اور رغبت دلائی اسمیں اونکی
تعظیم و تکریم کرنیکی اور رعایت خاطر اونکی کی عبرت بلال حبشی سلمان فارسی سلیمان آن
پیر دونیاں و یکساں نیز ہیں ع ح اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نشانی ایمان کی محبت انصار کی ہی اور نشانی نفاق کی دشمنی انصار کی ہی
ف انصار جمع ناصر کی ہی یا نصیر کی اور مراد نصرت یعنی مددگار ہونے آنحضرت
کے ہیں اور انصار دو قبیلے ہیں اوس اور خزرج کہ دونو بیٹے ہیں انصار اولاد اونکی
ہیں اور اونکے درمیان قریب ایک سو بیس برس تک جنگ و عداوت تھی اور اسلام
و توحید کے سبب سے عداوت محبت کے ساتھ بدل گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے لقب اونکا انصار رکھا کہ اب یہ اوسکے مشہور و ممتاز ہوئے اور اللہ اونکے
اور اونکی اولاد و موالی پر یہہ نام مطلق ہوا اور اونکی تعریف قرآن میں موجود ہی اور یہہ
درجہ پایا انہوں نے نصرت کرکے دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مدد کرنے
اوسکے اور مدد کرنے اونکی آنحضرت کی موجب کفار عرب و عجم کی عداوت کی ہوئی
ساتھ اوسکے پس ظاہر ہوئی یہہ بات کہ محبت اونکی علامت ایمان کی ہوئی اور عداوت
اونکی علامت کفر و نفاق کی اور کمال محبت اونکی موجب کمال ایمانکی اور نقصان
محبت اونکی موجب نقصان ایمانکی اور اگر نسبت سبب دوسرے اونکے عداوت رکھے تو نہیں
ہی کہ موجب کفر حقیقی کے ہوگی ع ح اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
پیروی کرو تم اون دو شخصوں کی کہ بعد میرے خلیفہ ہونگے میری یار و میرے کہ وہ ابی بکر

بین اور عمر اور سیرت ہو وٗ اور راہ سیدہی چلو ساتہہ سیرت وراہ روشن عمار
بن یاسر کے اور چنگل مارو ساتہہ عہد ابن اُم عبد کے اور حذیفہ کے روایت مین آیا
ہی کہ جو کچہہ کہ حدیث کرے تمکو اور خبر دے تمکو ابن مسعود یعنے امور دین اور احکام اوسکے
سے بس راست گو جانو اوسکو اور یہہ عبارت بدلے اس عبارت کے ہی اور چنگل مارو
ساتہہ عہد ابن ام مکتوم کے بحث یعنی ابن مسعود کے قول و وصیت کو محکم
پکڑو اور اسیلیے اختیار کی ہی ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت اونکی
اور قول اونکا تمام صحابہ پر بعد خلفاء اربعہ کے بسبب کمال فقاہت اور خالص
ہونے وصیت اونکیکے × ع بد روایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے بیچ حق معویہ کے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ یا الٰہی کر اسکو
سیدہی راہ دکہانیوالا اور راہ سیدہی پایا گیا اور ہدایت کر تو لوگونکو بسبب اوسکے
ف اور اسمین شک نہین ہی کہ دعا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مستجاب ہی پس
جو شخص کہ حال اوسکا ہو ایسا کیونکر شک کیا جاوے اوسکے حق اور شان مین کہا
قرشی نے کہ وہ اموی ہین اور ماں اونکی ہندہ بیٹی عتبہ کی تہی وہ اور باپ اونکے
یعنے ابوسفیان روز فتح مکہ کے مسلمان ہونے والونمین سے ہین مولفۃ القلوب سے
رہے اور وہ ایک تہے اونمین سے کہ جو کتابت کرتے تہے رسول خدا کیلیے اور
بعضون نے کہا کہ نہین لکہا اونہون نے وحی مین کچہہ ولیکن خطوط نویسی کرتے تہے
حضرت کے ہان یعنے منشی تہے اور حاکم ہوئے وہ شام کے حضرت عمر کے زمانہ مین
اور بیس برس تک حاکم رہے پہر مرے رجب مین بیچ دمشق کے اور عمر اونکی
اٹہتر برسکی ہوئی اور اخیر عمر مین لقوہ ہو گیا تہا اونکو اور کہتے تہے اخیر عمر اپنی
مین کاش کہ مین ہوتا ایک شخص قریش سے ذی طوی مین کہ نام ہی ایک جگہ کا
مکہ مین اور نہ دیکہتا مین اس امر سے یعنی حکومت سے کچہہ اور تہا اونکے پاس
تہہ بند رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور چادر اور قمیص اور کچہہ موی مبارک
آپکے اور ناخن آپکے پس کہا اونہون نے کہ کفنانا مجکو آنحضرت کے قمیص مین

اور لٹیا مجکو آپ کی چادر میں اور تہبند آنحضرت کا مانند ہمارے اور ہمارے حلق کے گربیے میں اور باندھا میرے سے سجدہ کی جگہوں میں تا اور ماس آنحضرت کے اور تحلیہ کردیا درمیان مرنے اور دو تنہاں ارحم الراحمین کے یعنی دفن کرکر کے سرد سجدہ اکر دیا حالت ہیچ کلمات طیبات ہدایت آیات خلفاء اربعہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے مشتمل چار فصلوں پر **فصل اول بیچ کلمات** طیبات کے کہ صادر ہوئے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا آپ نے صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِيْ مَصَارِعَ السُّوْءِ یعنی امور نیک کی برکت سے بچتا ہی آدمی تباہی اور بدحالی کی جگہوں سے اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْكِ الْاِدْرَاكِ اِدْرَاكٌ یعنی جب بندہ عاجز ہو اور سمجھا ئے کمال ذات خدا تعالی کیسے جانے تو وہ خدا شناسوں کے زمرہ سے ہوتا ہی اسلیئے کہ نہایت فکر اس سے آگے نہیں بڑہتی جانچہ کہا ہی خدا شناسوں نے لَا يَعْرِفُ اللّٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ نہیں پہچانتا اللہ کو سوائے اللہ کے اور علم اوسیکے پاس ہی سُبْحَانَ مَنْ لَمْ يَجْعَلْ اِلٰی مَعْرِفَتِهٖ طَرِيْقًا اِلَّا بِالْعَجْزِ عَنْ مَعْرِفَتِهٖ یعنی پاکی ہی اوس ذات پاک کو کہ نہیں مقرر کی اپنی معرفت کی طرف راہ سوای اسکے کہ اظہار عجز کرے بندہ اوسکی معرفت سے حاصل اس کلمہ کا مثل حاصل کلام اول کے ہی اِحْرِصْ عَلَى الْمَوْتِ تُوْهَبْ لَكَ الْحَيٰوةُ یعنے حرص کر موت پر تا ملے کیجا وے تیری سلئے زندگانی اسکی شرح دو طرح ہوسکتی ہی ایک تو یہ کہ حق گوئی اور اظہار حق میں جان دے تو ہاں کی حیوۃ پاوے اور دوسرے یہ کہ کفار کے ساتھ کہ دشمن دین کے اور جماعت شیاطین میں جہاد کرا اور مرنے سے ڈر نہیں کہ اگر اوس مقام میں مارا جاویگا تو ابدی حیات تکو بخشیگا جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یعنی اور نہ گمان کر تو اونکو کہ مارے گئے بیچ اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس لَيْسَ مَعَ الصَّبْرِ مُصِيْبَةٌ وَلَا

مَعَ الْجَزَعِ فَائِدَةٌ یعنی جب مصیبت پر صبر کیا تو مصیبت نہیں وہ مصیبت نہین
اسلیئے کہ اوسپر متوقع ثواب کا ہی اور جزع فزع سے فائدہ نہیں اسلیئے کہ کچھ
خبر جزع فزع سے پہر نہیں آتی اَلْمَوْتُ اَشَدُّ مَا قَبْلَهٗ وَاَهْوَنُ مَا بَعْدَهٗ
یعنی جو کچھ کہ لوگونکو بلائین اور ایذائین دنیامین پہنچتی ہین موت بہ نسبت اونکے
سخت تر ہی اور جو کچھ کہ عقبی مین پیش آویگا مثل ہولون قیامت کے اور خوف جواب
اور عقاب وغیرہ کے بہ نسبت اونکے مرگ آسان تر ہی اُذْكُرُوْا فَقْدَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذِلُّ عِنْدَكُمْ مُصِيْبَتُكُمْ یعنی یاد کرو فقد
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا تا سہل و آسان ہو جاے تمپر مصیبت تمہاری یعنی یہہ
خیال ہوگا کہ جب ہمارے پیشوا کا یہہ حال تہا تو ہماری کیا حقیقت ہی اور دنیا ہمارے
لیئے بمنزلہ قیدخانہ کے ہی وہانکی نعمتین ہاتہہ لگین گی اونکے طفیل سے یہان کئی روز
رہنا ہی کہ جسکے لیئے رنج اوٹہاوین پس جب یہہ خیال جمیگا صبر آجاویگا اور خاطر
جمعی ہو جائیگی اور بہت سا ثواب ملیگا اَتَدْرُوْنَ اَیُّ ذَنْبٍ اَسْرَعُ عُقُوْبَةً
اَلْبَغْیُ وَقَطِيْعَةُ الرَّحِمِ کیا جانتے ہو تم کہ کون گناہ ہی کہ جسکے سبب سے
وبال و عذاب مین بہت جلد گرفتار ہوگا یعنے دنیا و آخرت مین پہر آپ ہی
فرمایا کہ وہ سرکشی و نافرمانی حاکم سے کرنی اور کاٹنا ناتے کا ہی یعنے ناتے دارونسے
سلوک و احسان نکرنا باوجود قدرت کے اور ترک ملاقات کرنا اِذَا كَانَ
الْمَالُ عِنْدَ مَنْ لَا يَنْفَعُهٗ وَالسِّلَاحُ عِنْدَ مَنْ لَا يَسْتَعْمِلُهٗ وَ
الرَّاْیُ عِنْدَ مَنْ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ ضَاعَتِ الْاُمُوْرُ یعنے جب ہو مال
اوس شخص کے پاس کہ نہ نفع دے اوسکو کہ وہ بخیل ہی اور ہون ہتیار اوس
شخص کے پاس کہ نہ کام مین لاوے اونکو کہ وہ نامرد ہی اور عقل ہو اوس شخص کے
پاس کہ نہ قبول کیجاوے اوس سے کہ وہ ضعیف و غریب ہی تو ضایع ہونگے
کام اور فساد شایع ہوگا * يَا طَائِرُ تَقَعُ عَلَى الشَّجَرِ وَتَاْكُلُ مِنَ
الثَّمَرِ وَلَا تَدْرِیْ مَا الْخَبَرُ یعنی لوگ غافل ہین اپنی انجام کار سے مانند

جاننا چاہیے کہ ڈر جب پیدا ہوتا ہی اور مسودہ کہاتا ہی اور اسے انجام حال سے خبر ہوتی
ہی اور پھر گر تر و دام نگاریوں کو خاطر میں نہیں لاتا ۔ اِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ قَرَنَ وَعْدَہٗ بِوَعِیْدِہٖ
لِیَکُوْنَ الْعَبْدُ رَاغِبًا رَاہِبًا یعنی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بہشت کا اور اوسکے ثواب
کا وعدہ کیا ایسا ہی دوزخ سے اور اوسکے عذابوں سے ڈرایا ہی تاکہ بندہ امیدوار بھی ہو
اور ڈرنے والا بھی امیدوار ہوکر رغبت طاعت کی کرے اور ڈر کر گناہوں سے بچے یَا هَادِیَ
الطَّرِیْقِ جُرْتَ فَالْفَجْرُ اَوِ الْبَحْرُ یعنے اے راہ حق کے رہنما تحت سرگشتہ ہی تو اور
راہ حق سے برگشتہ ہی ہو اگر صبر کرے تو اوس راہ روشن شریعت کی طرف جاوے تو سعادت
دو جہاں کی اسکو پہنچا تو اور اگر اوس سے خبط کی یا بہک رہا تو اور ظلمات جہالت
میں پڑا تو تو دریاے حیرت اور تحیر میں ڈوبیگا ۔ مَا مِنْ طَامَّةٍ اِلَّا وَفَوْقَهَا
طَامَّةٌ یعنے کسی عالم کو اپنے علم پر غرہ نکرنا چاہیے اور نہ کسی قوی کو اپنی قوت
پر فخر کرنا چاہیے کہ ہر عالم و زبردست سے ایک عالم و زبردست اعلیٰ ہی خدا تعالیٰ
فرماتا ہی وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ یعنی ہر علم والے سے ایک علم والا بالا
تر ہی اِنَّ الْبَلَاءَ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ یعنے جہانتک ہو سکے کلام کم کرے اور زبان کو
محفوظ رکھے کہ بہت سی بلائیں اور گناہ اسی زبان ہی سے سرزد ہوتی ہیں ۔ ہٰذَا
اَوْرَدَنِی الْمَوَارِدَ یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ زبانکو پکڑے رہتے اور فرماتے
تھے کہ بلا سے اس زبان نے وارد کیا ہی مجکو ہلاکت کی جگہوں میں ۔ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ
فِیْہِ کُنَّ عَلَیْہِ الْبَغْیُ وَالنَّکْثُ وَالْمَکْرُ یعنے تین خصلتیں جسمیں ہوں وہی
اوسپر وبال اور رنج ہو جاتی ہیں اوسمیں ہی بلکہ تین سرکشی اور عہد شکنی
اور مکر کہ خداے عزوجل فرماتا ہی یَآ اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُکُمْ عَلٰی اَنْفُسِکُمْ
یعنے اے لوگو سواے اسکے نہیں کہ وبال تمہاری سرکشی کا تمہاری جانوں پر ہے اور
فرماتا ہی وَمَنْ نَکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ یعنے جو عہد توڑتا ہی پس سواے
اسکے نہیں کہ عہد توڑتا ہی اپنی جان کے ضرر پر ۔ اور فرماتا ہی وَلَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ
السَّیِّئُ اِلَّا بِاَھْلِہٖ یعنی نہیں ہلاک کرتا ہی مکر بد مگر مکر کرنے والیکو ۔ لَا یَکُوْنُ

قَوْلُكَ لَغْوًا فِي عَفْوٍ وَلَا عُقُوبَةٍ فَلَا تَجِيءُ إِلَّا إِذَا أُخُوِّفْتَ یعنی کلام تیرا لغو
نہو نہ بیچ حالت عقوبت کے اور نہ بیچ حالت عفو کے اسلیے کہ اگر کلام تیرا اس حال مین لغو
ہوگا تو کوئی عفو اور امان تیرے سے خوش نہین ہوگا اور نہ کوئی تیرے ڈرانے سے ڈریگا
ہونا نہونا تیری رضا و غضب کا خلق کے حق مین یکسان ہوگا * ۱۸ لَا تُعَجِّلَنَّ
بِعُقُوبَةٍ أَكْثَرَ مِنْ مَعْصِيَةٍ فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ أَثِمْتَ وَإِنْ تَرَكْتَ
كَذَبْتَ یعنے جو سزا کہ زیادہ گناہ سے ہوسا تہہ اوسکے تہدید نکرنا چاہیے اسلیے
کہ اگر کریگا تو گنہ گار ہوگا تو اور اگر نکریگا تو جہوٹا ہوویگا تو * ۱۹ لَا تَجْعَلْ وَعِيدَكَ
ضَجِيجًا فِي كُلِّ شَيْءٍ یعنی وقت وعید و تہدید کے بہت چیخنا چلانا نچاہیے
ہر چیز مین اسلیے کہ اعتبار اوسکا جاتا رہتا ہی کوئی اوسکی تہدید و تنبیہ کی طرف
التفات نہین کرتا اور ہیبت اوسکی لوگون سے جاتی رہتی ہی اور سیاست
اوسکی باطل ہوجاتی ہی * ۲۰ فَإِنْ أَتَاكَ خَيْرٌ فَأَدْرِكْهُ وَإِذَا أَدْرَكَكَ
شَرٌّ فَاسْبِقْهُ یعنے جب فوت ہو تجہسے کوئی نیکی تو دوڑ اور حاصل کر اوسکو
اور جو بدی تجکو پاوے بہاگ اور اوس سے پرہیز کر * ۲۱ إِنَّ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ
عُيُونًا تَرَاكَ یعنے اپنی حال کو نگاہ رکہہ اور ظاہر و باطن مین راہ مستقیم کو نچہوڑ
اسلیے کہ خدائی عز و جل کے لیے آنکہین ہین علم و قدرت کی کہ اونسے تیری ظاہر و
باطن کو دیکہتا ہی اور حرکات و سکنات تیری کو مشاہدہ کرتا ہی * ۲۲ رَحِمَ اللهُ
امْرَءًا أَعَانَ أَخَاهُ بِنَفْسِهِ وَأَشْرَكَهُ فِي دُعَائِهِ یعنی رحم کرے اللہ
اوس شخص کو کہ مدد کی مسلمان بہائی اپنے کی اپنی جان و تن سے دفع مشکلات
مین اور شریک کیا اوسکو اپنی دعا مین یعنی جب اپنی لیے دعا مانگتا ہی اوسکے
لیے بہی مانگتا ہی * ۲۳ اَلصِّدْقُ أَمَانَةٌ وَالْكِذْبُ خِيَانَةٌ یعنے سچ امانت
ہی اور جہوٹہ خیانت ہی یعنے سچ بولنے کی صفت حاصل کر کہ سچ بمنزلہ امانت
کے ہی کہ لوگونکو ادا کرتا ہی اور وہ منتفع ہوتے ہین اوس سے اور جہوٹہ سے
پرہیز کر کہ بمنزلہ خیانت کے ہی کہ بدخواہی خلایق کی ہی وہ اوس سے ضرر پاتے

ہیں × اُخْرُجْ مِنْ وَاتَّقِ النَّوَافِلَ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے
و ترادا کیئے اور جا کر طاعت دادا اور عبادت نوافل میں مشغول ہوئی اوس وقت
کلام مذکور فرمایا یعنے حاصل کیا میں نے مقصود اسا اور طالب ہوں رضا اللہ کا اب جو کوئی
کسی خیر سے حظ اپنا لیوے اور بعد اوسکے زیادتی طلب کرے یہ کلمہ اوسکے حال کے
لائق ہی اور اوسکے حق میں صادق ہو گا اور یہ کلمہ عرب میں ضرب المثل ہی وَ
اَحْرِزْ وَاتَّقِ النَّوَافِلَ × كُنَّا نَدَعُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الْحَلَالِ مَخَافَةَ
اَنْ نَقَعَ فِي الْحَرَامِ یعنی تھے ہم چھوڑتے ستر دروازے یعنے چیزیں حلال سے بخوف
اوسکے کہ پڑیں ہم حرام میں یعنے بہت سی حلال چیزیں چھوڑ دیتے تھے بخوف اسکے کہ مبادا
ایسے مرتکب حرام کے ہوں کیونکہ لذائذ سے بعض چیزیں دو حرام ہوتا ہی اور طالب
مرتکب مکروہ کا ہوتا ہی × اَطْوَعُ النَّاسِ لِلّٰهِ اَشَدُّهُمْ بُغْضًا لِمَعْصِيَتِهٖ ×
یعنی لوگوں میں بڑا فرمان بردار اللہ کا وہ ہی کہ جو اوسکے گناہ کو بہت بغض رکھے
اور نہایت برا جانے اوسکو × اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَرٰى مِنْ بَاطِنِكَ كَمَا يَرٰى
مِنْ ظَاهِرِكَ × یعنی ڈر اللہ تعالی سے ظاہر و باطن میں کہ اللہ دیکھتا ہی باطن
تیرے کو جیسا کہ دیکھتا ہی ظاہر تیرے کو اور جانتا ہی باطن تیرے کو جیسا کہ جانتا ہی ظاہر تیرے کو ×
اِيَّاكَ وَعُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَبْغَضَ اَهْلَهَا × یعنی بچا اپنی ملیں
جہالت و بیت جاہلیت کیسے اور تکبر و زبردستی مگر کہ خدا ہر وحل کو بھی دشمن رکھتا
ہی اور بندہ مستکبر کو بھی × كَثِيْرُ الْقَوْلِ يُنْسِيْ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَاِنَّمَا لَكَ
مَا اُوْعِيَ مِنْكَ × یعنی کلام بہت بعض اوسکا بعض کو بھلا دیتا ہی اور مفید
تیرے لئیے کلام مختصر ہی کہ جو لوگ تجھ سے سنکر یاد رکھیں × اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ
اَشَدُّهُمْ تَوَلِّيًا لَهٗ یعنی جو کوئی خدا تعالی کو دوست رکھے قرب و خصوصیت
اوسکی جناب باری تعالی میں بہت ہو × اَصْلِحْ نَفْسَكَ يُصْلِحْ لَكَ النَّاسُ
لوگوں کو مت ستا تا لوگ تجکو نستاویں اور اوسکو اپنی سے راضی رکھ تا وہ تجکو
اپنی سے خوش رکھیں × اِنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ شَهْوَةً اِذَا اَعْطَيْتَهَا تَمَادَتْ

فِيْهَا وَرَغِبَتْ اِلَيْهَا × یعنی نفس کو شہوت سے باز رکہہ کہ اگر نفس کو تابع شہوت کا کریگا تو اور جو کچھہ نفس چاہی وہی اوسکے لیئے مہیا کر دیگا تو بڑہتا چلا جائیگا اوسمین اور ہمیشہ اوسیکی رغبت کریگا پہر آراستگی اوسکی دشوار ہو گی × [۳۳] اِنَّ اَكْيَسَ الْكَيْسِ التُّقٰى وَاِنَّ اَعْجَزَ الْعَجْزِ الْفُجُوْرُ × یعنی بلاشبہ کوئی دانائی بہتر پرہیزگاری سے نہین ہی اسلیئے کہ پرہیزگاری آدمی کو عزت دو جہانکو پہنچاتی ہی اور کوئی حماقت بدتر بدکاری سے نہین ہی اسلیئے کہ بدکاری لوگونکو عذاب ابدی کو پہنچاتی ہی اور دنیا مین بہی ذلیل کرتی ہی اور اس سے زیادہ کونسی حماقت ہو گی کہ گناہ کرکر عذاب کو گوارا کرتے ہین اور ہلاک ہوتے ہین اور تدبیر اپنی نجات کی اوس سے نہین کرتے × [۳۴] اِنَّ اَضْعَفَكُمْ عِنْدِيَ الْقَوِيُّ حَتّٰى اُعْطِيَهُ الْحَقَّ وَاِنَّ اَقْوٰكُمْ عِنْدِيَ الضَّعِيْفُ حَتّٰى اٰخُذَ مِنْهُ الْحَقَّ یعنی بلاشبہ بہت ضعیف تمہارا نزدیک میرے قوی ہی یہانتک کہ دون مین اوسکو حق اور بلاشبہ بہت قوی تمہارا نزدیک میرے ضعیف ہی یہانتک کہ لون مین اوس سے حق یعنی جسکا حق مجہپر ہی وہ حقیقت مین بہت قوی ہی اگرچہ ظاہر مین ضعیف ہو یہانتک کہ دون مین اوسکو حق اوسکا اور جسپر میرا حق ہی وہ ضعیف ہی حقیقت مین اگرچہ ظاہر مین بہت قوی ہو یہانتک کہ لون مین اوس سے حق × [۳۵] حَقٌّ لِمِيْزَانٍ يُّوْضَعُ فِيْهِ الْحَقُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَقِيْلًا وَحَقٌّ لِمِيْزَانٍ يُّوْضَعُ فِيْهِ الْبَاطِلُ اَنْ يَّكُوْنَ خَفِيْفًا × یعنی روز قیامت کے جسکی ترازو مین حق رکہا جاویگا بہاری ہو گی اور جسکی ترازو مین باطل رکہا جائیگا ہلکی ہو گی × [۳۶] اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ نَافِلَةً حَتّٰى تُؤَدّٰى فَرِيْضَةٌ × یعنی بلاشبہ اللہ نہین قبول کرتا ہی نفل کو یہانتک کہ ادا کیا جاوے فرض × [۳۷] اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مِنْ خِيَارِ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ فَرِحَ لِلتَّائِبِ وَاسْتَغْفَرَ لِلْمُذْنِبِ وَدَعَا الْمُدْبِرَ وَاَعَانَ الْمُحْسِنَ × یعنی چار خصلتین جسمین ہون ہوتا ہی اللہ کے نیک بندونمین سے خوش ہو تابہ کرنی والیکی توبہ سے اور گنہگار کے لیئے بخشش مانگے اور بہلائی سے موہنہ پہیرنے والیکو

[illegible] کر سوا اللہ کے [illegible] والذی نفسی بیدہ
لتکلم احدکم بصدرہ [illegible] غیرہ خالہ من ان یحرق
حمرات الدنیا ٭ یعنی قسم اوس رب کی کہ جان مری اوسکے ہاتھ میں ہی
کہ بیشک لایا جاوے ایک تمہارا بہر باری جاوے گردل اوسکی غیر حدیث یعنی بات
بہتر ہی اس سے کہ ملتے اموال سارے کہ جو ہیں اوراہی بیشک اوسکے رنج و تعب میں
دالے اسلئے کہ تاجی جاننا رنج دنیا ہی کا ہی فقط اور تہما اموال دنیا کے رنج پر
سب دنیا کے ہی رنج کا ہی اور عقبی کے ہی ٭ ان احسنت فاعینونی وان
اسات فقومونی یعنی اگر نیکی کروں میں پس مدد کرو میری اور اگر برائی کروں میں راہ
نیک کی طرف لاؤ مجکو ٭ لا یدع القوم الجہاد فی اللہ الا ضربہم اللہ
بالذل ٭ یعنی نہیں چھوڑتی کوئی قوم جہاد کو اللہ کی راہ میں مگر کر دیتا ذلیل و خوار کرتا ہی اونکو
اللہ ٭ لا تشیع الفاحشۃ فی قوم الا عمہم اللہ بالبلاء ٭ یعنی نہیں
جماعت میں کہ بیحیائی و بدکاری ظاہر ہوتی ہی اور پہیلتی ہی خدا تعالی اوپر بلا عام مل
کرتا ہی کہ کوئی اوسکے آفت و ضرر سے بچتا نہیں ٭ اطیعونی ما اطعت اللہ
ورسولہ فان عصیتہما فلا طاعۃ لی علیکم ٭ یعنی فرمانبرداری کرو
میری جب تک کہ فرمانبرداری کروں میں اللہ عز و جل کی اور اوسکی رسول صلے اللہ علیہ وسلم
کی پہر جب نافرمانی کروں میں اونکی پس نہیں لازم ہی تمپر فرمانبرداری میری ٭ من
یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فقد غوی وضل ضلالا
بعیدا ٭ یعنی جسنے فرمانبرداری کی اللہ کی اور اوسکی رسول کی پس تحقیق راہ حق
پائی اور جسنے نافرمانی کی اونکی پس تحقیق بہکا راہ حق سے اور گمراہ ہوا ایسے درجہ کا گمراہ
ہونا ٭ من یطع والی الامر بالمعروف والناہی عن المنکر
وادی ما علیہ من الحق ٭ یعنی جسنے فرمانبرداری کی اچہی بات کی حکم کرنے
والیکی اور بری بات سے منع کرنیوالیکی مطلب پہونچا اور ادا کیا جو کچھ کہ اوسپر ہی
حق طاعت واجب ٭ ایاک واتباع الہوی فقد ادلج من عصم منہ

وَمِنَ الطَّمَعِ وَالْغَضَبِ یعنے خواہش نفسانی اور طمع اور غصہ سے دور رہو
اور جو کوئی ان خصلتوں سے دور ہوا وہ مطلب یاب ہوا دو نو جہان میں ✻ اِیَّاکُمْ
وَالْفَخْرَ فَمَا فَخْرُ مَنْ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِلَیْهِ یَعُوْدُ یَاکُلُهُ الدُّوْدُ وَ
هُوَ الْیَوْمَ حَیٌّ وَغَدًا مَیِّتٌ ✻ یعنی تمکو فخر نکرنا چاہیے اسلیے کہ فخر نہیں پہنچتا ہے
اوسکو کہ پیدا کیا مٹی سے پہر مٹی ہی میں جاویگا کہا وینگے اوسکو کیڑے اور وہ آجکے
دن اگرچہ زندہ ہی اور کل کو مریگا اور قبر میں جاویگا حشر تک وہیں رہیگا پہر کس مونہہ
سے فخر کرے ✻ اِتَّقُوْا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ ✻ یعنے ستم رسیدہ کی دعا بد سے
ڈرو کہ زخم اوسکا بدتر ہی لاکہہ تلوار کے زخم سے یہہ کلمہ رسول علیہ السلام سے روایت
کیا ہی ✻ اِصْبِرُوْا فَاِنَّ الْعَمَلَ کُلَّهُ بِالصَّبْرِ ✻ یعنے صبر کرو اسلیے کہ صبر
سے تمام کام دین و دنیا کے آراستہ ہوتے ہیں ✻ سَارِعُوْا فِیْمَا وَعَدَکُمُ اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهُ مِنْ رَحْمَتِهٖ ✻ یعنی جلدی کرو اقوال خیر میں تا رحمت یزدانی اور جنت
جاودانی کو پہنچو تم ✻ لَیْسَ بِخَیْرٍ خَیْرٌ بَعْدَهُ النَّارُ وَلَا شَرٌّ بَعْدَهُ الْجَنَّةُ
بِشَرٍّ ✻ یعنی جو چیز کہ اچہی جانتا ہی تو اس جہان میں قسم لذات و راحت سے جب
اوسکے پیچہے عذاب آخرت ہو تو حقیقت میں وہ اچہی نہیں ہی اور جو چیز کہ بری
جانتا ہی تو اس جہان میں قسم رنج و بلاؤں سے جب اوسکے پیچہے عذاب آخرت ہو
تو وہ بری نہیں ہی اسلیے کہ خیر و شر اس جہان کی فانی ہیں اور عذاب اوس
جہان کا باقی اور فانی مقابلہ میں باقی کے کچہہ حقیقت نہیں رکہتی ہی ✻ اُنْظُرْ مَا
تَقُوْلُ وَمَتٰی تَقُوْلُ ✻ یعنے بات نیک کہہ اور وقت پر کہہ اسلیے کہ اگر نیک
نکہیگا تو اپنے تئیں رسوا کریگا تو اور اگر وقت پر نکہیگا تو بات کو ضایع کریگا
تو اور دونو نہیں منظور آفات کا اور جگہہ ڈر کی ہی ✻ لَا تَغِیْرَنَّ عَلٰی دَارٍ
سَمِعْتَ فِیْهَا اَذَانًا حَتّٰی تَعْلَمَ مَا هِیَ عَلَیْهِ یعنے جس گہر سے کہ سنو
تم آواز اذانکی اوسکو لوٹو نہیں یہانتک کہ جانو تم اس گہر کے لوگ کون ہیں
اور اعتقاد اونکا کیا ہی ✻ اِیَّاکَ وَقَتْلَ مَنْ صَلّٰی ✻ یعنی جسنے قبلہ اسلام

کی طرف سادہ بری اوسکو سبب شرعی سار رہا چاہیئے ﴿ اِذَا اسْتَشَرْتَ
فَاصْدُقِ الْخَبَرَ تَصْدُقِ الْمَشْوَرَةُ ﴾ یعنے صاحب مشورہ سے جو کچھ پوچھے تو اوسے
خبر دیتو چاہیئے کہ صحیح ہو تا مشورہ اوسکا راست اوترے ﴿ قَاتَلَ اللّٰهُ لَوْ مَعْرُوفٌ
عِقَالًا لِجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ ﴾ یعنی حضرت کو جو لوگ مدد کہتے تو ادا کرتے تھے
اگر ایک رسی اونٹ کی بھی اونمیں سے نہ دیتے مجکو تو جہاد کرونگا مین انسے ﴿
اِسْتَعِنْ بِاللّٰهِ یَکْفِیکَ وَاصْبِرْ لَهُ یَصْلُحْ قَلْبُکَ ﴾ یعنی مدد مانگ اللہ
سے سب تیری حاجتوں کو کفایت کریگا اور کشادہ رو کر دامن صبر کا پکڑ رہ اوسپر مددگار
سے مدد اوسکا ویسا ہی پاویگا اوس سے ﴿ اِسْتَدِمِ الْأَمْنَ ﴾ یعنے جب
حوادث اور سختیوں زمانہ کی سے امن پاوے تو چاہیئے کہ گرد فضول کے پہر تو
اور بہور دامن کو اوسکے پیر نکہ شکر کیجیو اسلیئے کہ امن بہترین نعمت اور بڑی نعمت
ہی ﴿ اَخْبِسْ وُضُوْئَهُ مِنْ ضَعِيفِكَ وَلْيَكُنْ أَعْبُدُكَ فِي الْحَقِّ سَوَاءً
یعنے مسلمانوں کی مصالحت میں طریق نیک خرچ کرنا چاہیئے اور سبہوں کو حق میں برابر
رکھنا چاہیئے قوی کو باعث سبب قوت اوسکے عزیز نہ رکھے اور ضعیف کو اوسکے
ضعف کے سبب سے ذلیل نہ جانے ﴿ اِعْمَلْ کَأَنَّکَ تَرَی وَاعْدُدْ نَفْسَکَ
فِی الْمَوْتٰی ﴾ یعنے کام کر گویا کہ تو دیکھتا اور جزا دینے والے عمل اپنے کو دیکھتا ہے
تو اور اپنے تئیں شمار کر مردوں اور مردوں سے گن اگر بہت زندگانی پاویگا تو
تو بھی مریگا اور سوا اعمال نیک کے کچھ فائدہ نہیں پاویگا تو ﴿ اِسْتَمِلِ النَّا
سَ بِالدُّنْيَا ﴾ یعنے مایل کر لوگوں کو ساتھ دینے مال دنیا کے یعنی مال خرچ کر کر
اونکو موافق اپنے کر کہ اسمیں امور دینی بہت نکلتی ہیں ﴿ اِنَّ اللّٰهَ
لَيْسَ لَهُ شَرِيكٌ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَدٍ نَسَبٌ يُعْطِيهِ بِهِ
خَيْرًا وَيَصْرِفُ عَنْهُ شَرًّا إِلَّا بِطَاعَتِهِ وَاتِّبَاعِ أَمْرِهِ ﴾ یعنے
اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں اور نہ درمیان اوسکے اور درمیان کسی کے علاقہ
نسب کا ہی کہ دیتا ہی بسبب اوسکے راحت و خیر لوگوں کو یا بلا و شر اونسے دفع

کیا

کرتا ہے لیکن جو کچھہ کہ بھلائی اونکو پہنچاتا ہی اور دور کرتا ہی اونسے برائی سب
اطاعت اور اتباع حکم اوسکیکے ہی * اُوْصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهُ
يَزِيْنُكَ وَلَا تَرَاهُ وَيَرَاكَ وَلَا تَرَاهُ یعنی وصیت کرتا ہوں تجکو
کہ ڈرتا رہ اللہ سے ظاہر و باطن میں اسلیئے کہ اگر تو اوسکو نہیں دیکھتا ہی تو
وہ تو تجکو دیکھتا ہی اور اگر تو اوسکو نگاہ نہیں رکھتا ہی تو وہ تو تجکو نگاہ رکھتا
ہی اور حرکات و سکنات تیری جانتا ہی اور پہچانتا ہی * اِنَّمَا نَحْنُ حَسَنَةٌ
مِنْ حَسَنَاتِ اللّٰهِ یعنی ہم مخلوقات باوجود اس بہتات کے روز قیامت کے
بنسبت عظمت خدا تعالی کے بقدر ایک مٹھی کے ہونگے اللہ تعالی کی مٹھیوں میں
سے پس کسی آدمی کو اپنی جماعت کی بہتات اور خیل و حشم اور زیادتی اموال
و درہم پر فخر نکرنا چاہیئے کہ سب ہیچ ہی * مَنْ ظَلَمَ مِنْهُمْ اَحَدًا فَقَدْ
اَخْفَرَ اللّٰهَ یعنی جو مسلمان کہ کسی مسلمان پر ظلم کرے عہد خدا کا توڑا یعنی
بسبب اسلام کے جو اللہ کی عہد و امان میں تہا اسنے اوسکو ستایا اور اوس عہد کو
توڑ ڈالا * مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا فَلَا يُعْطِيهِمْ كِتَابَ
اللّٰهِ فَعَلَيْهِ بَهْلَةُ اللّٰهِ یعنی جو کوئی امیر اور والی اور آمر و ناہی لوگونکا
ہوا اور اونکو کتاب خدا تعالی کی نہ دے یعنی بحسب کتاب اللہ کے عدل و انصاف
اونکے حق میں نکرے اور خلاف اوسکے کار کرے اوسپر لعنت اللہ کی برستی
ہی * كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي اَهْلِهِ وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ
نَعْلِهِ * ہر آدمی کے پاس قوم اوسکی صبح کو سلام کے لیئے آتی ہی اور پوچھتے
ہیں ہر کچھہ حال آنکہ موت نزدیکتر ہی اوسکے جوتے کے تسمے سے اور کوئی نہیں
جانتا کہ کل رہے یا نرہے * سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاتَ
یعنے مانگو اللہ سے کہ درگذر کرے تمہارے گناہون سے اور تمکو بلاؤن سے بچائے
نگاہ رکہے اور عنایت کرے یہہ کہ تم اپنے دشمنون کو عفو کرو اور دشمن تمکو عفو
کرین تا روز قیامت کے قصاص باقی نرہے اور سوال و جواب دشمنون کے

جہنگارا یا و ہو۔ الصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ یعنی صبر آدھا حصہ ہی ایمان کا ۔ ۱۴۴
الْیَقِیْنُ الْاِیْمَانُ کُلُّہٗ ۔ یعنی جو کوئی یقین جانے کہ ہمارے لیے
پروردگار نے مقرر کیا ہے کہ ہر چیز کا پیدا کرنیوالا اور مارنیوالا جلانیوالا اور مالک و
رزاق و قادر وہی ہی اور روز قیامت کے حسنات و سیئات کی جزا و سزا
دیگا یہ یقین ایمان اوسکا ہی تمام و کمال ۔ اَرْفِقْ بِالْمُسْلِمِیْنَ فِیْ مَسِیْرِھِمْ
وَمَنَامِھِمْ یعنے مسلمانوں سے چلنے میں اور اوترنے میں نرمی کرنی چاہیئے اور
راہ میں الفت اور خبرگیری کی اختیار کرنی چاہیئے اور سختی سے دور رہنا چاہیئے
مددگار ہی یہ آنحضرت کے اس قول سے سِیْرُوْا سَیْرَ اَضْعَفِکُمْ یعنی چلو
جیسے چلتا ہی بہت ضعیف تمہارا ۔ اِسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ مُعِیْنًا
وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۔ یعنی سب کاموں میں مدد
خدا تعالی ہی سے چاہ کہ اسکے سوا کوئی مددگار نہیں اور توکل اوسی پر کر کہ وہ بس
ہی کام سونپنے کو ۔ للہ الحمد تمام ہوئے کلمات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے اب شروع ہوئے ان وہ کلمات فیض ترجمان کہ حضرت عمر رضی
اللہ عنہ کی زبان مبارک سے صادر ہوئے فرمایا کہ تَفَقَّھُوْا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا
یعنے علم سیکھو پہلے اسکے کہ سردار ہو تم اسلئے کہ اگر علم ہوگا تو انصاف کیا
کروگے تم ۔ مَنْ ذَھَبَ حَیَاؤُہٗ مَاتَ قَلْبُہٗ یعنے جو شخص کہ جاتی رہی
حیا اوسکی مرگیا دل اوسکا ۔ بیت ۔ ہر کرا شرم رفت از دیدہ ۔ دل او در دش
زندگی امید ۔ لِکُلِّ شَیْءٍ شَرَفٌ وَشَرَفُ الْمَعْرُوْفِ تَعْجِیْلُہٗ
یعنے ہر چیز کے لیے بزرگی ہی اور بزرگی بھلائیوں کی جلدی کرنی ہی جیسا کہ کہا ہی
علمائے اَلْخَیْرُ لَا یُؤَخَّرُ بھلائی نہ تاخیر کیجیے ۔ قطعہ ۔ ہرچہ اندر ملک تو آید
یکست موجود از قلیل و کثیر ۔ اے عزیز در آن سر مستے ۔ شرف خیرات جز تعجیل
اَفْلَحَ مَنْ حُفِظَ عَنِ الطَّمَعِ وَالْغَضَبِ وَالْھَوٰی ۔ یعنی جو کوئی بچا طمع
اور غضب اور خواہش نفسانی سے مطلب پایا ہوا ۔ قطعہ ۔ ہر کرا ہوا خشم و طمع

بر دل و طبع و نفس خویشتن پست × سر و رو جسم و ناز رسید × وز بلا و شادی و رنج برست × لَا يَنْبَغِيْ لِمَنْ اَخَذَ بِالتَّقْوٰى وَتَزَيَّنَ بِالْوَرَعِ اَنْ يَّتَوَاضَعَ لِصَاحِبِ الدُّنْيَا یعنے لایق نہیں ہی مرد پرہیزگار و متورع کو کہ کسی دنیادار کے لیئے تواضع کرے اور اپنی تن کو کہ ساتھہ طاعت کے پرورش کیا ہی اور ساتھہ قناعت کے عزیز کیا ہی خوار کرے × **قطعہ**

ای کہ ذات خزانہ ورع است × وی کہ شخصت نشانہ تقوی است

خویشتن را خلق نباید کرد × بہر آنکہ صاحب دنیاست × لَا خَيْرَ فِيْ مَا دُوْنَ الصِّدْقِ فِي الْحَدِيْثِ × یعنی منشا تمام سعادتونکا اور مدار سب عبادتونکا سخن راست ہی اور جو بات کہ اوسمین انواع حق اور آثار صدق نہین ہین اوسمین کچہہ خیر نہین ہی **قطعہ** در سخن راستی ہی باید کار در تازہ و کہن نبود × ہر سخن کاندران نباشد صدق × ہیچ خیر اندران سخن نبود × مَنْ كَذَبَ فَجَرَ وَمَنْ فَجَرَ هَلَكَ × جو کوئی جہوٹہہ کہے فاجر ہوا اور جو کوئی فاجر ہو ہلاک ہو پس دروغ کہنا چاہیے اور اپنے دل و زبان سے نور حق و صدق کا کہونا چاہیئے **قطعہ** مرد پاک النفس ہان باشد کہ زبان از دروغ دارد پاک × در دروغست ارتکاب فجور × در فجور است اکتساب ہلاک × يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ اَهْلِهٖ كَالصَّبِيِّ فَاِذَا الْتُمِسَ مَا عِنْدَهٗ وُجِدَ رَجُلًا × یعنے مرد کو اپنے زیردستون کے ساتھہ مانند لڑکیکے رہنا چاہیئے خوش خوی اور تازہ رو اور مہربان اور اپنے تئین اکثر کاموںمین غافل کرنیوالا لیکن جب زیردست اوسکی التماس کرین مردی دکہانیکی تو مردی اپنی دکہاوے **قطعہ**

با عیالان خود چو کودک باش × جز تلطف معاشرت مفزای × چون کنند از تو التماس نگاه × مردی و مردمی خود بنمای × وَيْحَانَةُ اُمِّهَا وَعَقْرَبٌ وَلَدٍ يَا اُمَّ عَدُوٍّ وَحَاضِرٍ × یعنے فرزند

جب تک چھوٹا ہی ایک گلدستہ ہی کہ اوسکی بو سے راحت ہوتی ہی اور رنگ
تو یہ دیکھکر دل خوش ہوتا ہی جب بڑا ہوتا ہی تو یا فرزند صالح ہوکر خیرخواہ
ہوتا ہی یا دشمن حاضر و ظاہر ❊ قطعہ ❊ سبحہ ریحان بود در اول عہد ❊ بعد
ازان ان بود باخر کار ❊ گر از وستی سود مشفق ❊ یا ترا دشمنی بود مکار ❊
جمعة يعاد بها حذر من مسئلة الناس ❊ یعنی چاہیئے کہ جس
پر بستہ ہو اور حیا رہے بہتر ہی سوال کرنے سے لوگوں سے اگرچہ بہت سا مال دین
ثلث خصال من لم تكن فيه لم ينفعه الايمان علم يرده
جهل جاهل وورع يحجزه عن المحارم وخلق يدارى
به الناس ❊ یعنی تین خصلتیں ہیں جسمیں وہ ہوں نہیں نفع دیتا ہی اوسکو
ایمان ایک وہ علم کہ اوس سے رد کرتا وسے جہالت جاہل کی اور دوسرے ورع
کہ بچاوے اوسکو حرام چیزوں سے تیسرے خوی نیک کہ لست اوسکے لوگوں سے
خوش گذرانی کرے ❊ قطعہ ❊ مرد را خوی کند ایمان ❊ ورنہ ایمان و دست نیست
تا مانست در دو سہ خصلت خوب ❊ ورع و خلق و حلم شائستہ ❊ اذا توجه
احدكم فی الوجه مرات فلم یر خیرا فلیدعه ❊ یعنی جب
متوجہ ہو کوئی تم میں سے کسی کام کی طرف کئی بار پھر نہ دیکھی بھلائی یعنی فایدہ پس
چاہیئے کہ چھوڑ دے اوسکو اور اور کام کی طرف متوجہ ہو ❊ قطعہ
ہر کہ او بار ہا بکاری رفت ❊ حسرت از ان کار ہیچ خیر نیافت ❊ دست از ان کار کش
باید داشت ❊ روی از ان مقصدش باید تافت ❊ من عرض نفسه
للتهمة فلا يلومن من اساء به الظن ❊ یعنی جو شخص پیش کرے
اپنی نفس کو تہمت کے لیئے یعنی ایسی بات کرے کہ جس سے تہمت لگے پس
نہ ملامت کرے اوس شخص کو کہ بدگمانی رکھے اوس سے ❊ لا تبغضوا الله
الى عباده ❊ یعنی دشمن کرو اوس اللہ کو طرف بندوں اوسکے یعنی امام
جو امامت کریں یا منبر و عظ کہیں چاہیئے کہ بہتر یہ مختصر اختیار کریں تا لوگوں کے

دونمین ملال نہ آوے اور طاعت خدا کی اونکے دلونمین ناخوش نہو اور نفرت
نکرین اوس سے * اِیَّاکُمْ وَنَوْمَةَ الْغَدَاةِ فَاِنَّهَا مَبْخَرَةٌ مَجْفَرَةٌ
یعنے بچاؤ تم اپنے تئین صبح کے سونیسے اسلیئے کر اوس سے موہنہ مین بدبو پیدا
ہوتی ہی اور خوار وضعیف ہوجاتا ہی * لَا حِلْمَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ
حِلْمِ اِمَامٍ عَادِلٍ وَرِفْقِهٖ وَلَا جَهْلَ اَبْغَضُ اِلَی اللّٰهِ مِنْ جَهْلِ
اِمَامٍ جَائِرٍ وَخُرْقِهٖ * یعنی نہین ہی کوئی حلم بہت پیارا طرف اللہ کے
حلم امام عادل کیسے اور نرمی اوسکی سے اور نہین ہی کوئی جہل دشمن زیادہ
طرف اللہ کے جہل امام ظالم اور بدزبانی اوسکی سے * اِذَا رَاَیْتُمُ الْقَارِیَ
یُحِبُّ الْاَغْنِیَاءَ فَهُوَ صَاحِبُ الدُّنْیَا * جب دیکہو تم قاری وعالم
کو کہ دوست رکہتا ہی تونگرونکو تو جان لو کہ وہ دنیادار ہی نہ طالب عقبی *
قطعه زاہدان را بصدق باید بود * از وداد توانگران یکسو * ہرکہ
حب توانگری جوید * نیست زاہد کہ ہست دنیا جو * اِذَا رَاَیْتُمُوْهُ یَلْزَمُ
السُّلْطَانَ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَةٍ فَهُوَ لِصٌّ * یعنے جب دیکہو تم زاہد کو کہ مصاحب
ہمنشین رہتا ہی سلطان کا بغیر ضرورت کے وہ جہوٹہا فاسق ہی نہ زاہد
صادق * قطعه زاہدی کو ہست ہمنشین ملوک * بی ضرورت نہ طالب مزد است
او نہ صادق کہ فاسق زند است * او نہ صابن کہ خائن دزد است * لَا
تُکْرِهُوْا بَنَاتِکُمْ عَلَی الرَّجُلِ الْقَبِیْحِ فَاِنَّهُنَّ یُحْبِبْنَ مَا تُحِبُّوْنَ
یعنے اپنی بیٹیونکو زبردستی بدصورت مردونکو نہ دو اسلیئے کہ وہ بہی مانند تمہارے
آدمی ہین جیسے کہ تم خوبصورت کو دوست رکہتی ہو وہ بہی دوست رکہتی ہین
بچاہئے کہ بسبب بدصورت خاوند کے زنا کی آفت مین گرفتار ہوجاوین *
قطعه گر دہی دخترت بشوہر زشت * بستم زان فساد افزاید * دخترت
آدمی است او را نیز * چون تو ہمخانہ نکو باید * رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا اَهْدٰی
اِلَیْنَا مَسَاوِیْنَا * یعنی رحمت خدا کی ہو اوس شخص پر کہ افعال بد اور اعمال

رت ہمارے ہمارے آگے ظاہر کر دے تو اوس سے واقف ہو دیں ہم اور آیندہ
پھر ویسے کام نکریں اور اچھے کام اختیار کریں قطعہ رحمت ایزدی بر انکس باد
کہ بما وی ما نمود × تا ز افعال رشت ما کم کرد بعد از اعمال خوب ما افزود
۲۱ لَا تُؤَخِّرْ عَمَلَ يَوْمِكَ إِلَى غَدِكَ × بھلائیوں کے کرنے میں جلدی کر اور کسی
نیکی پر ٹال اسلیے کہ شاید کوئی آفت پیش آوے اور باز رہے اوس سے اور اسی واسطے
پیسے پیسا ہو وے تو اور پھر پیسا فایدہ دیکے نہیں ۲۲ مَنْ لَمْ يَعْرِفِ الشَّرَّ
يَقَعُ فِيهِ × یعنی بدی کو معلوم کرنا چاہیے اسلیئے کہ جو کوئی بدی کو جانتا نہیں
ہی پڑجاتا ہی اوسمیں × ۲۳ اِتَّقُوا شَرَّ مَنْ يَبْغَضُهُمْ قُلُوبُكُمْ × یعنی
جسکی دوستی پیدا ہوا وسکی ہمنشینی میں رغبت کرے اور جسکی ایکے دلمیں دشمنی
ہی اوسکی ہمنشینی سے بھاگے اسلیئے کہ اوس سے خیر دیکھتا ہی اور اس سے رنج و غم
۲۴ اَمْرَانِ لَا يَنْفَكَّانِ مِنَ الْكَذِبِ كَثْرَةُ الْمَوَاعِيدِ وَشِدَّةُ الْاِعْتِذَارِ
یعنی جو کوئی وعدہ بہت کرے اور عذر چاہنے میں مبالغہ کرے اوسکی زبان
پر جھوٹ بہت جاری ہو اور بات اوسکی خلاف سے خالی ہو × ۲۵ اَقْلِلْ
مِنَ الذُّنُوبِ يَهُنْ عَلَيْكَ الْمَوْتُ × یعنی گناہ کم کرتا ہول موت سے
ترساں اور احوال آخرت سی ہراساں ہو دے تو قطعہ ہر کرا زار گناہ باک بود
باید او را ز ہول مردن باک × گر تر ستی ز ہول مرگ ہمی × ہاں ز آلایش گنہ کن پاک
۲۶ اِلْتَمِسُوا الرِّزْقَ مِنْ خَبَايَا الْاَرْضِ × یعنی تخم زمیں میں ڈالو اور ہمیشہ
زراعت کر کہ سبب رزق کا کرو اور بعضوں نے کہا ہی کہ مراد تجارت
و سیاحت ہی اطراف شہر و ملک × ۲۷ اِيَّاكُمْ وَلَعْنَ الْاَرْضِ ×
بچتے رہو لعنت اور ناسزا کہنے سے اسلیئے کہ زمیں طاعت حق کی جگہہ اور جگہہ
ارزاق خلق کی ہے ۲۸ عَلَيْكَ بِاِخْوَانِ الصِّدْقِ تَعِشْ فِي اَكْنَافِهِمْ
فَاِنَّهُمْ زِينَةٌ فِي الرَّخَاءِ وَعُدَّةٌ فِي الْبَلَاءِ × یعنی دوست سچے
اختیار کرنا اوکی پناہ میں رہیگا اور بسر کریگا اسلیئے کہ دوست سچے آرایش ہیں

ایام آسایش کے اور سامان نجات ہین حالت بلا مین ٭ [۲۹] بِالصِّدْقِ وَاِنْ
قَتَلَكَ الصِّدْقُ ٭ لازم کر اپنے پر سچ بولنے کو اگرچہ باعث تیرے قتل کا ہو
سچ بولنا ٭ [۳۰] لَوْكُنْتُ تَاجِرًا مَا اخْتَرْتُ عَلَى الْعِطْرِ اِنْ فَاتَنِيْ رِبْحُهٗ
رِيْحُهٗ لَمْ يَفُتْنِيْ ٭ یعنی اگر سوداگر ہوتا مین تو نہ اختیار کرتا مین کوئی اسباب
خریدنا عطر پر اسلیئے کہ اگر اوسکے بیچنی مین منفعت نہو تو خوشبو اوسکی نفع حاصل
ہی دہ تو نہین فوت ہوگی مجھسے ٭ [۳۱] اَقْلِلْ مِنَ الدَّيْنِ تَعِشْ حُرًّا ٭ یعنی قرض
کم کرنا خوشتر ہے تو اور اندیشہ سے آزاد اور عمر خورمی اور بیغمی مین گذار یتو
قطعہ تا توانی بگرد وام مگرد ٭ تا نگردی چو مرغ پر کندہ ٭ وام آباد را
کند ویران ٭ وام آزاد را کند بندہ ٭ [۳۲] اُنْظُرْ فِيْ اَيِّ نِصَابٍ تَضَعُ وَلَدَكَ
فَاِنَّ الْعِرْقَ دَسَّاسٌ ٭ یعنی عورت نیک ڈہونڈہ تا فرزند نیک پیدا ہو اسلیئے
کہ رگ کہینچتی ہی اور خصائل اوسکے فرزند کو ملتے ہین ٭ **قطعہ** ای خردمند
جفت نیک طلب ٭ گرت فرزند نیک می باید ٭ ہر زمینی کہ آن تباہ بود
ہرچہ کاری درو تباہ آید ٭ [۳۳] اَيُّمَا وَالٍ ظَلَمَ اَحَدًا اِذَا ظُلَامَةٌ رُفِعَتْ
اِلَيَّ فَلَمْ اُغَيِّرْهَا فَاَنَا ظَلَمْتُهٗ ٭ یعنی جو کوئی میرے گماشتون مین سے
کسی پر ظلم کرے اور مین اوس ظلم سے آگاہ ہوؤن اور اوسکے ازالہ مین سعی و
تدارک نکرون تو مرتکب اوس ظلم کا اور گنہگار مین ہوؤن ٭ **قطعہ**
گر بدانم کہ از حواشی من ٭ ستمی دید ہیچ بیچارہ ٭ پس من آنرا تدارکے نکنم
بود باشم من از ستمکارہ ٭ [۳۴] مَنْ يُنْصِفُ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهٖ يُعْطَى
الظَّفَرَ فِيْ اَمْرِهٖ ٭ یعنے جو کوئی داد لوگون کی اپنی جان و تن سے دے
اپنی کام مین مطلب یاب ہوگا ٭ **قطعہ** ہر کہ زو مردمان ضرر یابد
از مکافات ہم ضرر یابد ٭ ہر کہ داد کسان ز خود بدہد ٭ بہمہ کارہا ظفر یابد ٭
[۳۵] اَلطَّمَعُ فَقْرٌ وَّ الْيَأْسُ غِنًى ٭ یعنے طمع مانند درویشی کے ہی کہ لوگونکو
باعث سوال کی ہوتی ہی اور دلمین انتظار ڈالتی ہی تا آبرو اوسکی جاتی رہے

اور پاکیزہ بانندہ تو نگری جتنے ہیں لوگونکو سوال سے باز رکہتی ہیں اور دلمیں استغنا
لگا دیتی ہیں تا آنکہ بے پروا ہو جاوے * فِی العُزْلَةِ رَاحَةٌ عَن خُلَطَاءِ السُّوْءِ
یعنی گوشہ نشینی میں چھٹکارا ہی ہمنشینوں بد سے * قطعہ * گر بیاران بد نخواہی رست
ہیچ راہی مدان بجز عزلت * ہر کہ عزلت گزید گوئی کرد * از ہمہ مردمان رحلت
لَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ مُسْلِمٍ شَرًّا وَأَنْتَ تَجِدُ لَهَا فِي الْخَيْرِ
مَحْمَلًا * یعنی جو کچہ کہ مسلمان کہے اوسمیں گمان نیک لینا چاہیے اور تاویل
اچھی کرنی چاہیے جہانتک کہ اوسکے لیے محمل نیک پاویں تو حاصل یہ کہ حتی الامکان
مسلمان کے قول کو نیکی پر حمل کرنا چاہیے * لَوْ أُطِيقُ الْأَذَانَ مَعَ الْخِلَافَةِ
لَأَذَّنْتُ * یعنی اگر میں طاقت رکہوں اذان کی ساتھہ خلافت کی تو البتہ اذان دوں میں
مَنْ يَعْمَلْ بِالْعَفْوِ فِيمَنْ هُوَ دُونَ ظَهْرَانَيْهِ يَأْتِهِ الْعَافِيَةُ مِنْ
حُجَّتِهِ * یعنی جو کوئی زیردستوں کو معاف کرے زبردستوں سے راحت دیکہیگا
اور فرحت عمر سے پہول تمانیت کا اور میوہ رفاہت کا چکہیگا * قطعہ
ہر کہ بر ساکنان منزل خویش * پیشہ عفو و مجاملت دارد * بر سر او ز ابر رحمت حق
ہمہ باران عافیت بارد * مَنْ كَتَمَ سِرَّهُ كَانَ الْخِيَارُ بِيَدِهِ
یعنی جو کوئی بہید اپنا لگا در کہے اختیار اوسکے ہاتہہ ہی اگر چاہی ظاہر کرے
اور چاہی پوشیدہ رکہے * قطعہ * ہر کہ اسرار خود نگہدارد * رشتہ اختیار در کف
اوست * گر نخواہد نہفتہ دارد دشمن * ور نخواہد بروں نہد با دوست *
أَعَزَّكُمُ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ فَمَهْمَا تَطْلُبُوا الْعِزَّ بِغَيْرِهِ يُذِلَّكُمُ
اللّٰهُ * یعنی خدای عزوجل نے مسلمانونکو عزیز کیا ہی بسبب اسلام کے اگر وہ عزت
اور چیز میں طلب کریں تو خدا عزوجل اونکو خوار کریگا اور خلعت عزت اسلام کا
اوس سے چہین لیگا * مَنْ مَلَأَ عَيْنَيْهِ مِنْ قَاعَةِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ
يُؤْذَنَ لَهُ فَقَدْ فَسَقَ * یعنی جو کوئی کسیکے گہر کے اندر دیکہے بغیر اجازت
صاحب خانہ کے اسقدر کہ آنکہ اوس گہر کے ستوں سے پر کرے یعنی نظر بہر کر

دیکھا پس وہ فاسق ہی اور سزاوار آخرت کے عذاب کا ہی ٭ ۱۳۸ اِحْذَرْ مَنْ يَقِيكَ
اِلَّا الْاَمِيْنَ وَلَا اَمِيْنَ اِلَّا مَنْ خَشِيَ اللّٰهَ ٭ یعنی پرہیز کر دوست
سی یعنی بھید اپنا اوس سے نگہہ مگر جو دوست کہ امین ہو اور امین نہیں ہوتا مگر وہ
شخص کہ ڈرے اللہ سے اور ہر حال مین تابع فرمان الٰہی کا ہو قطعہ از ہمہ دوستان
حذر میکن ٭ جز از انکس کہ ناصح است و امین ٭ بر زمین ناصح و امین آن است ٭
کہ بترسد ز کردگار مبین ٭ ۱۳۹ اَخُ الْاِخْوَانِ عَلَى التَّقْوٰى ٭ یعنی دوستونسی
دوستی پرہیزگاری پر رکھنی چاہیے یعنی اچھون سے محبت چاہیے کہ تا اونکی سبب سے
گنہگار نہو اسلیئے کہ اچھی دوست مددگار فلاح کے ہوتے ہین اور بد مددگار بدی کے
قطعہ دوستی دار از رہ تقوی ٭ باکسی کو بہ دوستی شاید ٭ تا با دل ملامت نرسد
تا با خر ندامت ناید ٭ ۱۴۰ لَا تَتَهَاوَنُوْا بِالْحَلْفِ فَيُهِيْنَكُمُ اللّٰهُ ٭ یعنی سہل و سبک
نجانو قسم خدا کو اسلیئے کہ اگر سہل جانو گے اوسکو تو خوار کریگا اللہ تمکو قطعہ
کار سوگند لبس بزرگ آمد ٭ خورد کاری نبایدش پنداشت ٭ خوار شد خوار شد بہ نزد خدا
ہر کہ سوگند را عزیز نداشت ٭ ۱۴۱ كَفٰى بِكَ عَيْبًا اَنْ يَبْدُوَ لَكَ مِنْ اَخِيْكَ
مَا يَخْفٰى عَلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ ٭ یعنی کوئی عیب آدمی مین بدتر اس سے نہین
ہی کہ عیب مصاحب و ہمنشین کے اور گناہ اقارب و اجنبیون کے دیکھے اور بعینہ
وہ عیوب اور گناہ اوسکے تن مین ہون اور نہ دیکھے قطعہ ہیچ عیبی ازان زیادہ نیست
در رہ دین گر اہل بینی تو ٭ گر بہ بینی ز دیگران بہوے ٭ کہ بود در تو و نہ بینی تو ٭
۱۴۲ لَا تَسْئَلْ عَمَّا لَمْ يَكُنْ فَاِنَّ فِيْمَا قَدْ كَانَ شُغُلًا عَمَّا لَمْ يَكُنْ ٭
یعنی جو کچھہ کہ نہین آیا ہی قسم حوادث جہان اور مصائب زمان سے اوسسے
آدمی کو آشنا نہ ڈرنا چاہیئے اور نہ پوچھنا ولیکن جو کچھہ کہ ہوا ہی اوس سے عبرت
و نصیحت پکڑنی چاہیئے قطعہ ای کہ در شاہراہ کون و فساد ٭ موی چون قیر
کردہ چون شیر ٭ چند پرسی ز حال نابودہ ٭ لختی از حال بودہ عبرت گیر
۱۴۳ مَا الْخَمْرُ صِرْفًا بِاَذْهَبَ لِلْعَقْلِ مِنَ الطَّمَعِ ٭ یعنی شراب خالص

ایسی عقل کو بہی لیجاتی ہی جیسے طمع × ۴۹ مَنْ کَثُرَ ضِحْکُہٗ قَلَّتْ ھَیْبَتُہٗ
یعنی جو بہت ہنستا ہی لوگوں کے نزدیک حرمت اوسکی کم ہو جاتی ہی اور
ہیبت اوسکی لوگوں کے دلوں سے نکل جاتی ہی × ۵۰ اِسْتَشِرْ فِیْ اَمْرِکَ
الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ
الْعُلَمٰٓؤُا × یعنی مشورہ عالموں سے کر سبب اسکے کہ علما خدا سے ڈرتے ہیں
سوای راہ صواب کے نہیں دکہا سکتے × ۵۱ مَنْ اَکْثَرَ مِنْ شَیْءٍ عُرِفَ
بِہٖ × یعنی جو شخص کہ کوئی کام بہت کرتا ہی پہچانا جاتا ہی ساتہہ اوسکے
یعنے اچہے کام بہت کرنے چاہییں تا یکو نیک کہا جاوے قطعہ خیر کن بر حصال
خود طالب × یار تو اہل خیر بہر اسند × ہر کہ او شر کند کاری × مرد اہل
شر است تا اسد × ۵۲ کُلُّ عَمَلٍ کَرِھْتَ مِنْ اَجْلِہِ الْمَوْتَ
فَاتْرُکْہُ ثُمَّ لَا یَضُرُّکَ الْمَوْتُ × یعنے جو عمل کہ مکروہ رکہے تو سبب اوسکے
موت کو یعنے اعمال بد کی سزا سے جو عادت رکہتا ہی اور اوسکے سبب سے موت سے
ڈرتا ہی چہوڑ دے اوسکو پہر ڈر اور شاد رہ کہ مرگ تجکو نقصان نکریگی ××
۵۳ اِنَّ الْمَوْتَ فَضَحَ الدُّنْیَا فَمَا تَرَکَ لِذِیْ لُبٍّ فَرَحًا × یعنی مرگ نے دنیا
کو فضیحت کیا اور ہمکو اوسکی لذتوں سے نکالا اور زبان حال سے کہتی ہی مرگ
کر ورد ماسے تجکو سونپے گا پس خواہ مخواہ اس حرکت سی کوئی عاقل دنیا میں
ایک لحظہ خوش اور مقیم نہیں ہی قطعہ ہر کہ در عالم است خواہد خورد ×
از کف ساقی فنا قدحی × نیست از اندہ نصیحت مرگ × عاقلی را درین جہان فرحی ×
۵۴ مَنْ کَثُرَ مِزَاحُہٗ کَثُرَ سَقَطُہٗ یعنے جو ٹہٹہا بہت کرے بہت سرزد
ہو گئے اوس سے کام بیہودہ و لا یعنی قطعہ نیست خلق را بوقت مزاح
ناصواب آید از زبان بیرون × ہر کرا او را مزاح افزون است × ناصواب ازوی است افزون
۵۵ اِلَی اللّٰہِ اَشْکُوْا ضَعْفَ الْاَمِیْنِ وَخِیَانَۃَ الْقَوِیِّ × یعنی جو آدمی
ضعیف امین ہوتا ہی تو مال نہیں حاصل کرسکتا ہی اور اگر حاصل کرے تو شرط

اوسکی محافظت کی بجا نہین لاتا ہی اور جب آدمی قوی خائن ہوتا ہی تو مال
حاصل کرتا ہی ولیکن بطریق خیانت کے اوٹھا ڈالتا ہی پس دونون سے ساتھہ
خدا کے نالاہون اور شکایت کرتا ہون **قطعہ** گر شکایت کنم روا باشد
بر در خالق زمان و زمین × از خیانات مردمان قوی × و از ضعیفی مردمان امین ×
مَنْ قَلَّ وَرَعُهُ قَلَّ حَيَاؤُهُ × یعنی جسکو کم ہو پرہیزگاری کم ہو حیا اوسکا
یعنی پرہیزگاری اور شرم حصول مین برابر ہین اور وجود مین مطابق جب پرہیزگاری
مین خلل آوے تو شرم مین بھی ویسا ہی خلل آتا ہی **قطعہ** ورع و شرم جفت یکدگر اند
ہردو بایکدگر بوند بہم × ورع ہر گہ کہ کم شود آری × ہم بدان قدر شرم گردد کم ×
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَا يَهْلِكُ عَلَى نِصْفِ شِبْعِهٖ × یعنی آدھا پیٹ بھرنا
ساتھہ عزت نفس کے بہتر ہی تمام پیٹ بھرنے سے ساتھہ ذلت نفس کے **قطعہ**
گر بہ بینی تو کاسہ خود را × در مطبخ کاسہ ہیچو مگس × نیم سیری گزین و عزت نفس
کہ نہ میرد ز نیم سیری کس × اَكْثِرُوا الْاَشْعَارَ فَاِنَّهَا يَدُلُّ عَلَى مَحَاسِنِ
الْاَخْلَاقِ × یعنے اچھے اشعار بہت پڑہا کرو اسلیئے کہ اونسے اچھے اخلاق
سیکھی جاتے ہین اور اوصاف نیک ہاتہہ آتے ہین **قطعہ** گر تا خلاق خوب
میخواہی × کہ شوی نامدار در آفاق × شعرہائی عرب بخوان کہ درو ہست
ہر چہ ہست از محاسن اخلاق × تَعَلَّمُوا النُّجُومَ عَلَى سُبُلِكُمْ فِي الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ وَلَا تَزِيدُوا عَلَيْهِ × یعنی علم نجوم سے اسقدر سیکھو کہ راہ جنگل و
دریا مین اوس سے معلوم ہو اور زیادہ اس سے نہ سیکھو × اَكْثِرُوا
مِنَ الْعِيَالِ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ بِمَنْ تُرْزَقُونَ × یعنی کثرت عیال سے
ڈرو نہین اسلیئے کہ تم جانتے نہین کہ خدا تعالی نے کسکی برکت سی تمپر دروازہ
روزی کا کہولا ہی اور اسباب نعمت مہیا کیا ہی × لَوْ اَنَّ الشُّكْرَ وَ
الصَّبْرَ بَعِيرَانِ مَا بَالَيْتُ اَيَّهُمَا رَكِبْتُ × یعنی شکر نعمت خوب
چیز ہی اور صبر کرنا رنج و محنت پر پسندیدہ ہی اور اگر مثلا یہہ دونو اونٹ ہوتی

اور لوگ حسد اس سے کہ تمہیں مقام سلامت و کرامت کو یعنی حسد کو بھی
قطعہ صبر و شکر از دو را جدا کر دہ ٭ ہر دو در اس قطع گیرم دوست ٭ ٭
اگر بود دست کرم کہ رسالت ٭ ور کم صبر کم سکوت ٭ اَخِفُّوا الْهَوَامَّ قَبْلَ
اَنْ تُحِيْكُمْ ٭ یعنی دشمن کو دفع کرو پہلے اسکے کہ تیر اوسکی تمکو پہنچے جیسے کہ
زہریلے جانور کو مارتے ہیں پہلے اسکے ضرر پہنچا سکے ٭ لَا تَسْمَعْ كَلَامَ الْحَقِّ
لَا تَعَادِلَهُ ٭ یعنی کلام حق وہاں کرنا چاہیے کہ لوگ سنیں اور عمل کریں اور اگر
اور جب سنیں اور عمل نکریں تو اونکے کہنے سے ثمرہ اور فائدہ حاصل نہیں ٭
قطعہ تو نصیحت مکن کہ نشنود ٭ تا بگیرد نصیحت در حلق ٭ گفتن حلق چہ سود
بود ٭ چون نباید روائی تو حلق ٭ اِيَّاكَ وَمُوَاخَاتِ الْاَحْمَقِ فَاِنَّهُ رُبَّمَا
اَرَادَ يَنْفَعُكَ اَضَرَّكَ ٭ یعنی احمق کی دوستی سے دور رہو کہ احمق دشمنی
سے دورہاں سے بہتر جانتا اکثر ہوتا ہی کہ ایک کام کرتا ہی اور اوسمیں نفع تیرا
چاہتا ہی حالانکہ اوسمیں تمکو نقصان ہوتا ہی **قطعہ** دور باش از مودت احمق
کہ از وجملہ در دسر باشد ٭ ای بسا گاہ کہ ندرد احمق ٭ خواہدت نفع خود ضرر باشد
حُسْنُ الْخُلُقِ خَيْرُ قَرِيْنٍ ٭ یعنی لوگونکو نیک خلق ہونا چاہیے اسلیے کہ حسن
خلق ساتھ تریں ہمنشیں ہی **قطعہ** دگر ماہی تو صدق قول ما ٭ ور کہیں
نو حسن خلق گزیں ٭ صدق قول است بہتریں رفیق ٭ حسن خلق است بہتریں قریں ٭
اَلْاِجْتِهَادُ خَيْرُ بِضَاعَةٍ ٭ یعنی مشقت کر کر مال کمانا بہتریں مال دنیوی ہی
قطعہ جہد کر جہد کن تک امد ٭ تا کمالی ندست فاقہ رہیں ٭ نیک صناعت
مال کسب حلال ٭ نیک بضاعت ندان جو کہ ہیں ٭ اَلْاَدَبُ خَيْرُ
مِيْرَاثٍ ٭ یعنی فرزند کو ادب سکہاوے اور اوسکو بہتریں میراث جانے
اسلیے کہ مال روز بروز گہٹتا جاتا ہی اور ادب بڑہتا جاتا ہی **قطعہ**
ہست از دست وار تمان و دہ ٭ کہ دہات است ختم کار ذہب ٭ گر میراث زیست
خواہی تو ٭ ہیچ میراث نیست بہ زادب ٭ صَاحِبُ الْحَاجَةِ اَعْمٰى لَا

يرى الرشد الا في قضاء حاجتها يعنے صاحب حاجت ايسا ہو تا ہی نہين ديکہتا ہی بہلائی
مگر اپنی حاجت روائی اور تحصيل منفعت مين * ما رفق احد باحد الا رفق
به يوم القيامة * يعنے جو کوئی آج خلق خدا کے ساتہہ نرمی کريگا روز قيامت
کے اوسکے ساتہہ نرمی کيجاويگی اور اوس مقام ہولناک مين وه بخشا جاويگا **قطعه**
ای که جوئی سعادت عقبی * رفق ورزو ز خوی بد بگريز * ہر که امروز رفق پيشه کند
رفق بيند بروز رستاخيز * مراجعة الحق خير من التمادي في الباطل
يعنے جب آدمی کو معلوم ہو که مين باطل پر ہون تو رجوع کرنا اوسکا باطل سے حقکی
طرف بہتر ہی بڑہتے جانيسے باطل مين اور دونو جہانکی ملامت و خرابی سے سلامت
رہتا ہی **قطعه** چون ترا باطل تو شد معلوم * سوی حق باز گرد و شرم مدار
بہتر است از ثبات بر باطل * باز گشتن بسوی حق صد بار * شر الامور
محدثاتها * يعنے کاموميں برے کام وه ہين کہ نئی نکالے گئے يعنی حضرت
صلی الله عليه وسلم اور صحابه کے زمانہ مين نہيں تہے اور اب نکالے گئے **قطعه**
راه پيغمبر و صحابه گزين * کان رساندترا بحور و قصور * دست از ہر حديث محدث
است بدار * که بود محدثات شر امور * احذركم عاقبة الفراغ
فانه اجمع الابواب المکروه من السکر * يعنی آدمی کو کام فايده
مند مين مشغول رہنا چاہيئے اور فارغ نرہے کہ شيطان جوکسيکو فارغ *
ديکہتا ہی تو اوسکو فساد بسيار اور آفت بيشمار مين ڈالتا ہی مانند نشے
والیکے **قطعه** پيشه ورزو دانشے آموز * گرت بايد ہمی سلامت ذات
بر حذر باش از فراغ کہ او * ہمچو مست است مايه آفات * من يئس
من شيء استغنى عنه * يعنے جسنے کسی چيز کی اميد منقطع کی وه
اوس چيز سے بے پروا ہوا اور اوسکے ڈہونڈہنے کے رنج سے چہوٹا *
قطعه ہر کرا ياس آمد از چيزے * او ازان چيز گشت مستغنی *
نيز از بہر جستن آن چيز * نگذرد بر در شريف و دنی * قال علی رض

إنَّ من نعيم الدنيا يكفيك الإسلام نعمةً وإنّ من الشغل يكفيك
الطاعة شغلاً وإنّ من العبرة يكفيك الموت عبرةً ۞ وعن داؤد
عم اه قال أوحي في الزبور حقٌّ على العاقل أن لا يشتغل إلا بثلاثة
تزوّدٍ للمعاد ومرمّةٍ لمعاش وطلب لذّةٍ بحلالٍ ۞ وكانوا
من قبلنا يتواطؤن بثلث خصالٍ ويكاتبون بها من عمل للآخرة كفاه
الله أمر دنياه ومن أحسن سريرته أحسن الله علانيته ومن أصلح ما بينه
وبين الله تعالى أصلح الله ما بينه وبين الناس ۞ ... إن كان
الشغل مجهدةً فالفراغ مفسدةً ۞ یعنے آدمی کو کسی شغل میں مشغول
رہنا چاہیے اور سمجھنا چاہیے کہ شغل میں رنج و مشقت ہے لیکن اسلیے کہ اگر
شغل میں یہ حال ہے تو فراغ میں فساد امر اور ضیاع عمر ہے قطعہ ای خواجہ در
متاعب شغل ۞ تا توانی فراغ را مگزین ۞ کہ ز شغل است محنت تن لیک
ز فراغ است آفت دین ۞ اقتصادٌ في سنّةٍ خيرٌ من اجتهادٍ في
البدعة ۞ یعنے میانہ روی کرنی سنت میں بہتر ہے کوشش کرنے سے بدعت میں
قطعہ ہر طرف چونکہ بدعت آمیز است ۞ لیک اندر سلوک آن سر سنت
مرد را اقتصاد درست ۞ بہتر از اجتہاد در بدعت ۞ احتفظ من النعمة
احتفاظك من المعصية فوالله لهي أخوف عندي عليك
أن لا تستدرجك وتخدعك ۞ یعنی اپنی کو نعمت سے بچا مانند بچانے
اپنی کے گناہ سے پس قسم خدا کی البتہ نعمت کا ڈر بہ نسبت گناہ کے زیادہ ہے
میرے نزدیک لازم ہے تجھ پر یہ کہ نہ ڈھیل دیوے تجھکو نعمت اور نہ فریب دیوے تجھکو
اور نہ ہلاک کرے تجھکو حاصل یہ کہ نعمت باعث گناہ کی ہوتی ہے پس بچے اوس سے
بخوف ڈر جانیکے گناہ میں ۞ شکر اللہ تعالی کا کہ تمام ہوئے وہ کلمات کہ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی زبان مبارک سے صادر ہوئے ہیں ۞ اور اب
شروع ہوتے ہیں وہ کلمات مبارکہ کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ

حسنے فرمائی ہین * فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے * تَاجِرُوا اللّٰہَ بِرَبْحُوا
یعنے خدای عز وجل سے سوداگری کرو یعنی ساتھ دینے صدقات اور کرنے حسنات
کے تو فائدہ جاودانی اور منفعت دو جہانیکو پہنچو تم * یَغْتَمُّ وَقْتَ سُرُوْرِكَ
یعنے آدمی کو اپنی حاسدکے رنجیدہ کرنے مین مشغول ہونا چاہیے اور اوسکے انتقام
مین کوشش کرنی چاہیے اسلیے کہ حاسد کو یہی بس کرتا ہی کہ جب تجکو خوش دیکھے
رنجیدہ ہو اور جب تجکو راحت مین دیکھے غمناک ہو * لَاَنْ يَرَانِيَ اللّٰهُ مُصْلِحًا
اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَرَانِيْ مُفْسِدًا * یعنی آدمی کو بیچ آبادی عالم اور اصلاح
امور بنی آدم کے کوشش کرنی چاہیے اسلیے کہ خدائے عز وجل جو اپنی بندہ کو صلاح
مین کوشش کرتے دیکھتا ہی راضی ہوتا ہی اور جسکو فساد مین کوشش کرتے دیکھتا
ہی ناراض ہوتا ہی * اِنِّیْ اُحْتَسِبُ بِنَظَرِیْ كَمَا اَحْتَسِبُ بِخَطَّیْ *
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قرآن خوب یاد تہا اور باوجود اوسکے مصحف مین دیکہکر
پڑہتے تہے اور اصحاب مین یہہ فرمایا کہ مین دیکھنے سے قرآن مین اوسی ثواب کا امیدوار
ہون کہ جو یاد رکہنی قرآ کے مین ہوتا ہی * مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ
مِنْهُ * یعنی نہین دیکہی مینے کوی جگہہ دیکہنی کے مگر حال اوسکا قبر ڈرانیوالی زیادہ
اوس سے یعنی قبر کے برابر کوئی جگہہ ہولناک و وحشتناک نہین بندہ کو طاعت
مین کوشش کرنی چاہیے تو اوس ہول و وحشت سے چہٹکارا پاوے اور ساتھ انس
و راحت کے پیوستہ ہو * اَلْقَبْرُ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ وَاٰخِرُ
مَنَازِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الدُّنْيَا فَمَنْ شُدِّدَ عَلَيْهِ فَمَا بَعْدَهُ اَشَدُّ وَمَنْ
هُوِّنَ عَلَيْهِ فَمَا بَعْدَهُ اَهْوَنُ عَلَيْهِ * آدمی کو تکلف کرنا چاہیے کہ
توبہ و استغفار اور ندامت کے ساتھ اوقات بسری کرے مرتے دم تک تا ہول
گور کے اوسپر آسان ہو لیس فرماتے ہین کہ قبر اول منزل ہی منازل آخرت سے
اور آخر منزل ہی منزل دنیا کے پس جسپر قبر مین سختی کی گئی اوسپر بعد اوسکے
سختی اور زیادہ ہوگی اور جسپر قبر مین آسانی کی گئی اوسپر بعد اوسکے اور زیادہ

آسانی کیجاویگی * لَیْسَ مَعَهَا حُسْنُ الْاَدَبِ وَتَجَنُّبُ الرِّیَبِ * یعنی آدمی کو
چاہیے کہ دو خصلتیں خوب اختیار کرے ایک تو اول مہذب اعمال ہو خوب دوسرے یہ کہ
شک و تہمت کی جگہوں سے دور رہو تا مسعود و محمود دین و دنیا کا ہو * فَمَا مِنَ اللّٰهِ مَفَرٌّ
اِلَّا اِلَیْهِ * خدای عزوجل ہی کی طرف بھاگنا چاہیے اور ساتھ توبہ کا اوسیکے دامن میں
اوڑنا چاہیے اسلیے کہ مجرمونکو عفو اوسکا مانع تر اور اوسکے عذاب کو رحمت اوسکی مانع
سپری * اِزْهَدُوا الدُّنْیَا حُبَّ رِضَی اللّٰهِ بِهَا آدمی کو چاہیے کہ دوست ہووے جس دنیا
کیسے رنجیدہ نہو اور قدر دنیا کی اوسکے نزدیک سر رشتہ کے برابر ہو اور دل رفتار دنیا سے پھیرکے
اور اوسکے لیے آخرت کو یاد کرے * اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ بِالْحَقِّ فَلَا یَقُلْ اِلَّا الْحَقَّ
یعنی خدای عزوجل نے پیدا کیا خلق کو ساتھ حق کے اور واسطے حق کے پرورش کیا پس خلق کو حق کہنا
چاہیے * بَادِرُوْا اٰجَالَکُمْ بِخَیْرِ مَا تَقْدِرُوْنَ عَلَیْهِ * یعنی کوشش اسکی کرو کہ اعمال
نیک تمہارے تمہاری اجلوں سے پہلے واقع ہوں اسلیے کہ بعد آنے اجل کے اعمال نیک
نہیں کر سکتے ہو اور آخرت ہاتھ نہیں لا سکتے * اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا مَطْوِیَّةٌ عَلَی الْغُرُوْرِ
فَلَا یَغُرَّنَّکُمُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ * آگاہ ہو دنیا پیدا کی گئی ہی اور مشتمل
ہی غرور پر پس حذر کرو تا دنیا تمکو فریب نہ دے اور شیطان ایسی فریب سے راہ خدا سے دور نکرے
اِعْتَبِرُوْا بِمَنْ مَضٰی وَخَلَّفُوْا یعنی ساتھ گذرے ہوؤں کے عبرت پکڑو اور اونکی زبان حال
عبرت قبول کرو اور کوشش کرو اوسکی طاعت میں تا سعادت ابدی کو پہنچو اور شقاوت سرمدی
سے نجات پاؤ * لَا تَغْفُلُوْا فَاِنَّهٗ لَا یُغْفَلُ عَنْکُمْ * یعنی غافل نہو اسلیے
کہ وہ غافل نہیں ہے تمسے یعنی اگر تم ثواب عقاب خدا تعالی کے سے غافل ہو وہ حرکات و
سکنات تمہارے سے غافل نہیں ہی اور جو کچھ کرتے ہو تیک وقت جزای اعمال اور سزای افعال
تمہاری تمکو پہنچاویگا * خُذُوا الْحَقَّ وَاَعْطُوْا اَهْلَهٗ * یعنی دینے لینے میں راہ حق اختیار
کرو اور راہ راستی سے پھیرو تا دنیا میں ملوم و مذموم ہو اور آخرت میں مناقشہ و معاتب
ہو * هَمُّ الدُّنْیَا ظُلْمَةٌ فِی الْقَلْبِ وَهَمُّ الْاٰخِرَةِ نُوْرٌ فِی الْقَلْبِ یعنی غم دنیا
چشم دلکو تاریک کردیتا ہے اور غم آخرت چشم دلکو روشن کرتا ہے تا راہ نجات کی دیکھے اور

جانے بہ ؏ اللّٰہُ حَسْبِیْ وَحَسْبُہُمْ یَوْمَ لَا یَنْطِقُوْنَ وَلَا یُؤْذَنُ فَیَعْتَذِرُوْنَ
یعنے اللہ بس ہی مجکو اور بس ہی اونکو اوس دن کہ نہ کلام کیا جاویگا اونسے اور نہ اذن دیا جاویگا
کہ عذر کریں ف جو کوئی دشمنوں کے فریب سے عاجز ہوا اور تدارک اوسکا نجانے اوسکو سپرد خدائی
توکل کرے اور سزائی افعال اونکی خدا تعالی پر چھوڑے چنانچہ ایسی ہی محل مین حضرت عثمان رض
کلام مذکور فرمایا × ؏ لَتَصْبِرَنَّ اَوْ لَتُسْتَذَلَّنَّ × البتہ صبر کرنا چاہیئے تجکو والا ذلت
اوٹہاویگا تو ف آدمی کو صبر کرنا چاہیے ہر حال مین تا ذلت نہ اوٹہاوے
اور یہہ کلمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انگوٹہی پر کہدا ہوا تہا ؏ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ
مُخْلِصًا یعنے ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کے خالص ف یہہ بہی حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کی انگوٹہی پر کہدا ہوا تہا × ؏ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی
یعنی ایمان لایا مین ساتہہ اوس خدا کے کہ پیدا کیا پس درست کیا یعنی اعضائی
انسان کے آپسمین مناسب و برابر پیدا کیئے ف یہہ بہی انکی انگوٹہی پر کہدا ہوا
تہا شاید انگوٹہیان متعدد ہونگے یا کسی وقت مین کوئی اور کسی وقت مین کوئی
واللہ اعلم ؏ اِیَّاکُمْ وَالْخَمْرَ فَاِنَّہَا مِفْتَاحُ الشَّرِّ × یعنے بچاو اپنے کو شراب
خواری سے اسلئے کہ وہ کنجی شر کی ہی × ف مثلا اگر ایک شخص پر کسیتے جبر کیا کہ شراب
پیوے یا اس لڑکیکو ہلاک کرے یا اس عورت سے زنا کرے یا اس بت کو سجدہ کرے
یا اس مصحف کو جلادے اور اس شخص نے پینا شراب کا سب سے آسان ترپایا جب شراب پی
مست ہوا اور وہ سب کچہہ بیخبری مین کیا او حضرت عثمان رض نے یہہ مضمون نکالا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے کہ فرمایا اَلْخَمْرُ اُمُّ الْخَبَائِثِ × ؏ وَاِنِّیْ
لَسْتُ بِمِیْزَانٍ لَا اَعُوْلُ × یعنے نہیں ہون مین ترازو کہ ادہر ودہر نہو ونمین یعنے
مین ہر حالمین مثل ترازو سیدہی کے نہین ہو سکتا بلکہ مجکو بہی مثل اور آدمیونکے خلل و خطا
افعال و اقوال مین واقع ہوتی ہی × ؏ لَمْ تُعَیِّرْنِیْ بِذَنْبٍ عَفَا اللّٰہُ عَنْہُ یعنی نہ
عار دلاؤ تجکو ساتہہ اوس گناہ کے کہ درگذر کیا اللہ نے اوس سے ف بندیکو متابعت
خدا تعالی کی کرنی چاہیئے جب اوسنے بخشدیا اسکو بہی بخشنا چاہیئے × ؏ کُلُّ شَیْءٍ یُحِبُّ

وَلَدَهٗ حَتّٰى يُحَاذِيَ ٭ ہر چیز بیت رکھنی ہی سے قریب کو چاہیئے کہ چھوڑ کرے
اوسکی ولی عمری یہہ سہو ری وہ ہوا سے بچے کو دوست رکھتا ہی ٭ [illegible]
قِصَاصُ الدُّنْيَا لَا قِصَاصُ الْاٰخِرَةِ ٭ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب سے علی
رضی اللہ عنہ کی سلطنت میں سے ایک غلام کو دو یا سو درہم پر مکاتب کیا مگر ایک قصہ میں
اوس لڑکے کا کان مروڑتے تھے اسکا کان اوسکے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ اوی غلام قصاص
لیجئے ٭ لالسے غلام کان اوسکا آہستہ مروڑنے لگا حضرت عثمان نے فرمایا کہ زور سے
مروڑ کہ یہہ عمتی دنیا کی ہی اور یہہ قصاص میرے پر دنیا میں بہت تر ہی قصاص اوس جہان
کے سے ٭ لَوْ اَنَّكَ اَوْلَتْ بِنَاءً مَا مَالَكَ [illegible] محمد بن ابو بکر حضرت
عثمان کے گھر میں گئے اونکی ضد کی حالت میں اونکے ہاتھ اونکی داڑھی اور گریبان کی طرف دراز کیا
تو فرمایا حضرت عثمان نے کہ تیرا باپ ابوبکر صدیق اگر تجکو دیکھتا مجھ سے ایسی حرکت کرتے تو
اوسکو جو بس تہ آتا بس یہہ کلمہ وہاں کہا جاتا ہے کہ کوئی لڑکا باپ کے دوستوں پر جفا کرے
اور باپ کے سیرت پر نہ چلے ٭ [٢٦] اِنَّ الصَّلٰوةَ مِنْ اَحْسَنِ مَا عَمِلَ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنُوْا
فَاَحْسِنُوْا مَعَهُمْ وَاِذَا اَسَاؤُا فَاجْتَنِبُوْا اِسَاءَتَهُمْ ٭ جب حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ کو ظالموں نے قید کیا اور نماز ایک ظالم پڑھاتا تھا تو ایک شخص نے حضرت عثمان سے پوچھا
کہ امام فتنہ کا نماز پڑھاتا ہی اور آپ اس حالت میں گرفتار ہیں ہم بہت شک میں ہیں اوسپر
آپ نے فرمایا ان الصلوة الخ یعنی لوگ جو اچھے کام کرتے ہیں اونمیں سے نماز بہت اچھا کام
ہی پس جب لوگ اچھا کام کریں تو تم بھی اچھا کام کرو انکے ساتھ اور جب برائی کریں وہ
تو بچو تم برائی اونکی سے ٭ [٢٨] اَنْتُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ وَاِنَّمَا يَفْسُدُ النَّاسُ بِفَسَادِكُمْ
وَيَصْلُحُ بِصَلَاحِكُمْ ٭ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہہ اہل مدینہ کو فرمایا کہ تم اصل
اسلام اور مقتدائی شرایع و احکام ہو اور لوگ اقوال و افعال میں اور حرکات و سکنات
میں تابع تمہارے ہیں اگر تم فساد کروگے تو وہ بھی فساد کرینگے اور اگر تم صلاحیت کے ساتھ رہوگے
وہ بھی صلاحیت کے ساتھ رہینگے یہہ کلمہ اون علماء سے کہنا چاہیے کہ راہ صلاح و تقوی پر
مستقیم ہوں ٭ [٢٩] اَلْهَدِيَّةُ مِنَ الْعَامِلِ اِذَا عُزِلَ كَالْهَدِيَّةِ مِنْهُ اِذَا

عَمَلَ یعنے ہدیہ عامل کا جسوقت کہ معزول ہو مانند ہدیا ویسکے ہی جبکہ عامل ہو یعنے ہدیہ
عامل کا واسطے بادشاہ وحکام کے بیشک و حرمت سی خالی نہیں کہ خوشامد کیلیئے دیتا ہی
تا امرنا حق میں چشم پوشی کرے ۳۱ خَیْرُ النَّاسِ مَنْ عُصِمَ وَاعْتَصَمَ بِکِتَابِ اللهِ ×
یعنے سب آدمیوں میں بہتر وہ ہی کہ گناہ سے بچا یا گیا اور چنگل مارا ساتہہ کتاب اللہ کے ×
۳۲ وَسِّمُوا نَوْقَتَہٗ × یعنے جو کوئی خوبصورت ہو ٹہوڑی پر اوسکی سیاہی لگا دو تا نظر نہ
لگے × ۳۳ اِنْ وَجَدْتُمْ فِیْ کِتٰبِ اللهِ اَنْ تَضَعُوْا رِجْلِیْ فِی الْقَیْدِ ضَعُوْهَا ×
یعنے اگر پاؤ تم کتاب اللہ میں رکہنا پاؤں میرکا قید میں یعنے بیڑ یوں میں تو رکہو اوسکو ف
حاصل یہہ کہ آدمی کو چاہیئے کہ راضی برضائی مولے ہو جو مصیبت و بلا پہنچے خوشدل ہو اوسپر
۳۴ لَاَنْ اُقْتَلَ قَبْلَ الدِّمَاءِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُقْتَلَ بَعْدَ الدِّمَاءِ × یعنے اگر میں
مارا جاؤں پہلے اسکے کہ مسلمان آپسمیں لڑیں اور خونریزی کریں تو دوست تر ہی طرف
میرے اسسے کہ قتل کیا جاؤں بعد از خونریزی کے ف یہہ کلام فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ نے از راہ رحمت وشفقت کے خلق پر × ۳۵ تَکْوِیْ بِمَالِکَ یَا ابْنَ عَفَّانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اٰنا
ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہہ آیت پڑہی یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکْوٰی
بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ × یعنے اوسدن کہ گرم کیئے جاوینگے تختے
چاندی سونیکے پہر داغ دیئے جاوینگے اونسی پیشانیاں زکوۃ نہ دینے والونکی اور پہلو اونکے
اور پشتیں اونکی اور پانی اونکی آنکہوں میں بہر لایے اور یہہ کلمہ بار بار کہتے تہے تکوی بمالک الخ
یعنے ای بیٹے عفان کے مال جمع نکر کہ مال جمع کرنیوالیکو اوسکے مال سے داغ دینگے روز قیامت
کے بعد اوسکے جو قافلے کہ اطراف سی آتے تہے اکثر مال صدقہ کرتے فقرا و مساکین پر ×
۳۶ اَلصَّلٰوةُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ × یعنے دوست رکہتا ہوں نماز رات کی اسحالمیں
کہ لوگ سوتے ہوں ف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچہا تہا کہ آپ کیا دوست رکہتے ہیں
اوسپر کلام مذکور فرمایا ۳۷ وَاللهِ مَا تَمَنَّیْتُ بَدَلًا بِدِیْنِیْ بَدَلًا بَعْدَ اِنْ هَدَانِیَ اللهُ
وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا بِغَیْرِ حَقٍّ وَاَمَّا الزِّنٰی فَوَاللهِ مَا زَنَیْتُ فِیْ جَاهِلِیَّةٍ
وَلَا فِی اِسْلَامٍ یعنی قسم اللہ کی نہیں آرزو کی مینے بدلے دین اپنی کے کچہہ بعد اسکے

کہ ہدایت کی تمکو اللہ نے اور نہ قتل کی میں نے کوئی جان ناحق اور اسیر رہا لیس قسم اللہ کی نہیں ترک
کیا میں نے جاہلیت میں اور نہ اسلام میں ف جب بلوائیوں نے حضرت عثمان کے قتل کرنیکا
قصد کیا تو آپنے فرمایا کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ درست نہیں خون کرنا
مسلمان کا مگر سبب ایک بات کے تین باتوں میں سے کفر بعد ایمان کے اور زنا بعد احصان کے اور
قتل کرنا جان کا ناحق اپنے بہرا سکے بعد ہی برات کے لیئے کلام مذکور فرمایا × وَلَا وَضَعْتُ
يَمِينِي عَلَى عَوْرَتِي بَعْدَ مَا مَسَحْتُ بِهَا يَمِينَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى أَمَانَةٍ یعنے نہیں رکھا میں نے داہنا ہاتھ اپنا اپنے ستر پر بعد اسکے کہ چھوا میں نے
اوس سے آنحضرت کے داہنے ہاتھ کو × اِتَّقُوا عِبَادَ اللهِ وَوَازِرُوا أُمَرَائَكُمْ
وَنَاصِحُوا وَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِمْ × یعنے ڈرو اے بندو اللہ کے خدا سے اور مدد کرو امیروں
اپنی کی اور خیر خواہی کرو اور نہ باغی ہو اونسے × إِنَّ خِلَافَ الْخَلِيفَةِ وَفِرَاقَ
الْجَمَاعَةِ وَالطَّعْنَ عَلَى الْأَئِمَّةِ وَبَالٌ عَلَى مَنْ رَكِبَهُ وَثِقْلٌ وَخُسْرَانٌ
لِمَنْ عَمِلَهُ مُبِينٌ × یعنی مخالفت کرنا حاکم کا اور جدائی کرنی جماعت سے اور طعن
کرنا حاکموں پر وبال ہی اوس شخص پر کہ کرے اوسکو اور بوجھ ہی اور ٹوٹا ظاہر اسکے
کرنے والیکو × اِتَّقُوا اللهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ وَلَا تُسَارِعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ
وَلَا تُفَارِقُوا الْجَمَاعَةَ × یعنی ڈرو اوس اللہ سے کہ اوسکی طرف جمع کئے جاوگے پس
مت دوڑو طرف فتنہ کے اور نہ جدائی ڈالو جماعت میں × لَا تُوَلُّوا أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا
أَهْلَ الصَّلَاحِ وَالْحِكْمَةِ وَالسِّنِّ وَالتَّجْرِبَةِ × یعنی کام مسلمانوں کا نیکوکاروں
اور داناؤں اور بڈھوں اور کار آزمودہ کو سپرد کرنا چاہیئے تو کہ وہ اچھی تدبیر نیک سے
آفتوں سے بچا دیں رعایا کو × لَا أَكُونُ لِأَخْلَعَ سِرْبَالًا سَرْبَلَنِيهِ اللهُ یعنی نہیں ہوں
کہ چھوڑ دوں میں خلعت کو کہ دی ہی مجکو اللہ نے ف حضرت عثمان سے لوگ کہتے تہے
کہ تم خلافت کو چھوڑ دو اوسکے جواب میں یہہ فرماتے تہے کہ اللہ کی نعمت دی ہوئی کیونکر چھوڑ دوں
لَا أَرَى تَعَبَكُمْ وَظُلْمَكُمْ إِلَّا إِرَادَةَ قَطْعِ حُجَجِكُمْ وَاسْتِنَارَةَ حُجَّتِي
عَلَى أَهْلِ الْخِلَافِ × یعنی حضرت عثمان نے بلوائیوں کو کہا کہ میں نہیں دیکھتا ہوں

اسی ظلم کو کہ تم مجہیر کرتے ہو سوا اسکے کہ خدا عزوجل چاہتا ہی کہ روز قیامت کے تمہاری کچہہ حجت نزدیک مجہ ربّ
میری تیر ظاہر کرے ٭ سَبِیلُ النَّفْسِ الْفِرَارُ مِنَ الْمَوْتِ یعنی جو کوئی موت کی جگہہ سے بہاگے اوسکو
ملامت نکرنی چاہیئے اسلیئے کہ نفس کی عادت یہی ہی کہ موت سے بہاگتا ہی ٭ مَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا
اَحَبَّهُ اللّٰهُ یعنے جو کوئی دنیا کو چہوڑکے دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ ٭ مَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا اَحَبَّهُ
الْمَلَائِكَةُ یعنی جو کوئی دنیا کو چہوڑنے دوست رکہتی ہیں اوسکو فرشتے ٭ مَنْ حَسَمَ الطَّمَعَ عَنِ
الْمُسْلِمِينَ اَحَبَّهُ الْمُسْلِمُونَ یعنے جسنے قطع کی طمع مسلمانوں سے دوست رکہتی ہیں اوسکو مسلمان
اَسْاَلُ اللّٰهَ لِي وَلَكُمُ الْهُدٰى وَعَمَلًا بِطَاعَتِهٖ حَتّٰى يَرْضٰى یعنے مانگتا ہوں میں اللہ سے اپنے
لیئے اور تمہارے لیئے ہدایت اور کرنا طاعت اوسکی کا یہانتک کہ راضی ہو ٭ للہ الحمد تمام ہوئے کلمات
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے **اب شروع** ہوتے ہیں کلمات طیبات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرمایا
حضرت علی رض نے لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ عَنِّي مَا ازْدَدْتُ يَقِينًا یعنے اگر کہولا جاوے پردہ
مجہسے نہ زیادہ ہوں میں یقین میں **ف** یعنی دنیا میں جنت و دوزخ اور احوال قیامت وغیرہ پوشیدہ
ہیں قیامت کو جب پردے اوٹہہ جاوینگے تو سب چیزوں کو آپ دیکہیگا اور علم الیقین سے عین
الیقین حاصل ہوگا پس حضرت علی رض فرماتے ہیں کہ مجکو اب بہی اس درجہ کا یقین حاصل ہی کہ اگر
یہہ پردے اوٹہہ جاویں تو اور کچہہ زیادتی اسپر متصور نہیں ہوسکتی اسلیئے کہ علم الیقین میرا عین
الیقین ہوگیا ہی یعنی اللہ اور رسول کے فرمانی سے ایسا صدق حاصل ہی کہ گویا بے پردہ آنکہوں سے
دیکہہ رہا ہوں **قطعہ** حال خلد و جحیم دانستم ٭ بیقین آنچنانکہ می باید ٭ گر حجاب از میانہ برخیزد
در یقین ذرہ نیفزاید ٭ اَلنَّاسُ نِيَامٌ فَاِذَا مَاتُوا انْتَبَهُوا ٭ یعنی لوگ سوتے ہیں پس جب
مرینگے تو ہوشیار ہو جاوینگے یعنی دنیا میں لوگ غافل ہیں کار عقبی سے جب مرینگے تو ضرور اس
غفلت کا اثر کہلجاویگا لیکن کچہہ فایدہ نہیں کرنے کا ٭ **قطعہ** مردمان غافل اند از عقبی
ہمہ گوئی بخفتگان مانند ٭ عذر غفلت کہ می ورزند ٭ چون بمیرند آگہی دانند ٭ مَا هَلَكَ امْرُؤٌ عَرَفَ
قَدْرَهٗ یعنے نہ ہلاک ہوا وہ آدمی کہ پہچانی قدر اپنی **ف** یعنی جو کوئی اپنا رتبہ جانے اور موقع
اپنی اندازہ کے کام کرے وہ خرابی میں نہیں پڑتا **قطعہ** ہر کہ مقدار خویشتن نشناخت ٭ از ہمہ
حادثات ایمن گشت ٭ از مضیق غرور بیرون جست ٭ در مقام سرور ساکن گشت ٭ قیمت

كُلِّ امْرِئٍ مَا يُحْسِنُهُ یعنی ہر شخص کی بمقدار علم کے قیمت کیا جاوے اگر بہت جانتا ہو تو بڑی
قیمت اور قدر رکھتا ہے اور اگر کم جانتا ہے تو کم قدر رکھتا ہے **قطعہ** قیمت تو ز دانش قدر علم است
کم تو بود دلیل بیارائی بحلی قیمت بیفزاید چو جہل آید بعلم خود بیفزای * مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ
فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ یعنی جسنے پہچانا اپنے نفس کو یعنی اپنے کو فانی اور محتاج اور مخلوق سمجھا
اس نے بیشک پہچانا رب اپنے کو کہ وہ اسکا خالق ہے اور صانع ہے **قطعہ** مرد خود را
خود ... بعض ... قاطع ... الی ... کو ... مصنوع ... صانع
اَلْمَرْءُ مَخْبُوءٌ تَحْتَ لِسَانِهِ یعنی آدمی چھپا ہوا ہے نیچے زبان اپنی کے **قطعہ** یعنی جبکہ
آدمی علم و ہنر اپنا ظاہر نہیں کرتا لوگ قدر نہیں پہچانتے ... اوسکے کام ... **قطعہ**
مرد پنہاں بود ... تو گو ... عیب ... گو ... ہنر ... گو ... عیب
مَنْ عَذُبَ لِسَانُهُ كَثُرَ إِخْوَانُهُ یعنی جس کی بولی شیریں زبان بہت ہوتے
بھائی اوسکے **قطعہ** یعنی جسکی زبان شیریں ہوتی ہے بہت لوگ پیار اوسکے ہوتے ہیں
قطعہ ... ہر ... شیریں ... دوست ... بود ...
معصوم ... بِالْبِرِّ يُسْتَعْبَدُ الْحُرُّ یعنی جو کوئی آدمی ... ساتھ نیکی
کرے آزاد غلام اوسکے ہوجاتے ہیں **قطعہ** ... کہ ... باشد ...
... مردمی کن ... آزاد ... بندہ ... بس ... مال
اَلْبَخِيلُ خَادِمٌ لِلْوَارِثِ یعنی مال بخیل کا آفت ... تلف ہو یا
وارثوں کے ہاتھ پڑے اسلئے کہ بخیل کا دل نہیں چاہتا کہ مال اپنا اچھی طرح کہاوے
... جمع کرے اور ... میراث ... صرف کرے **قطعہ**
... مال ... خود ... او ... حادثات
یا میراث خوار ... * لَا تَنْظُرْ إِلَى مَنْ قَالَ وَانْظُرْ إِلَى مَا قَالَ * یعنی
دیکھو اسکی طرف ... کہ ... عالم ہی ... بلکہ ... بات کیطرف
... اچھی بات ... قبول کرو اور اگر ... ہو ... * اَلْجَزَعُ عِنْدَ
الْبَلَاءِ تَمَامُ الْمِحْنَةِ یعنی جسکو مصیبت پہنچے اور ... صبر نکرے او بالکل

وزاری کرے وہ بڑی محنت ومصیبت مین گرفتار ہوا کہ ثواب آخرت سے محروم ہوا اور وہان کے عذاب مین گرفتار رہا **قطعہ** در بلیت جزع مکن کہ جزع * تمامی دلت کند رنجور * ہیچ رنجی تمام تر زان نیست * کز ثواب خدای ماند دور * لَا ظَفَرَ مَعَ الْبَغْيِ * یعنی جو کوئی ساتھ ظلم کر نیکے کوئی چیز طلب کرے وہ چیز ہاتھ نہ آوے اور اوس سے بہرہ مند ہووے **قطعہ** ہر کہ از راہ ظلم چیزی جست * ظفر از راہ او عنان برتافت * ور ظفر یافت منفعت نگرفت * پس چنان است آن ظفر کہ نیافت لَا ثَنَاءَ مَعَ الْكِبْرِ * یعنی جو کوئی متکبر ہو لوگ تعریف اوسکی نکرین اور دوستی اوسکی نہ ڈہونڈہین **قطعہ** ہر کرا کبر پیشہ شد ہمہ خلق * در محافل جفائی او گویند وانکہ بر ہیچ تواضع رفت * ہمہ عالم ثنائی او گویند * لَا بِرَّ مَعَ الشُّحِّ * یعنی لوگ بہلای اوس سے اور فرمان برداری نہین کرتے اوسکی کہ بخیل ہو اسلیئے کہ اوس سے کچھ فایدہ نہین ہوتا **قطعہ** ہر کرا بخل پیشہ شد دگران * نیست ممکن کہ طاعتش دارند حق گذاری است طاعت اورا * نشود حق چگونہ نگذارند * لَا صِحَّةَ مَعَ النَّهَمِ یعنی جو کوئی بہت کہاے معدہ اوسکا گران ہوتا ہی اور تن اوسکا ناتوان اور بیمار ہو جاتا ہی اور جو کوئی کہ کہاوے کم حال اوسکا خلاف اسکے ہوتا ہی **قطعہ** نشود جمع ہیچ مردم را * تندرستی و خوردن بسیار * نہ ہمیشہ خویش ساز کم خوردن * گر ترا جان عزیز ہست بکار * لَا شَرَفَ مَعَ سُوءِ الْأَدَبِ * یعنی جو کوئی بی ادب ہوتا ہی بزرگی سے محروم رہتا ہی **قطعہ** بے ادب مرد کی شود بہتر * گرچہ او را جلالت نسب است * با ادب باش تا بزرگ شوی * کہ بزرگی نتیجہ ادب است * لَا اجْتِنَابَ عَنْ مُحَرَّمٍ مَعَ الْحِرْصِ * یعنی جسکی طبیعت مین حرص ہو وہ حرام سے نہین بچ سکتا **قطعہ** حرص تن را بسوی نار کشد * خنک آنکس کہ حرص را بگذاشت * * گر نخواہی کہ در حرام افتی * دست از حرص می بباید داشت * لَا رَاحَةَ مَعَ حَسَدٍ یعنی حاسد کو چین و آرام نہین ہوتا بسبب حسد کے دل اوسکا جلتا ہی رہتا ہی **قطعہ** از حسد دور باش و شادی بر * با حسد ہیچکس نباشد شاد * گر طرب را نکاح خواہی کرد

وحسد را اطلاق باید داد * ۱۹ لَا صُحْبَةَ مَعَ مِرَاءٍ یعنے جو کوئی لڑاکا ہوتا ہی
اوس سے لوگ صحبت نہیں رکھتے اور اوسکی ہمنشینی سے پرہیز کرتے ہیں قطعہ
اندر ہست اگر دھل اوست لجاج * ابلہی راکی علاج بود * تا توانی لجاج پیشہ مکن *
کافت دوستی لجاج بود * ۲۰ لَا سُؤْدَدَ مَعَ انْتِقَامٍ یعنے جو کوئی چاہے سردار ہوئے
اوسکے تئیں چاہیئے کہ لوگوں سے کینہ نرکھے اور انتقام کسیسے نہ لیا کرے اور جہانتک
ہوسکے عفو کرتا رہے قطعہ صورت انتقام از زشتی مرد * دولت و بہتری کہ باطل
شدہ انتقام کیسو شود * تا تمامی بہتری باطل * ۲۱ لَا زِيَارَةَ مَعَ الْعَادَةِ یعنی جو کوئی
کسی دوست کی ملاقات کو جاوے چاہیئے کہ وقت ملاقات کے خوش ہو اور کرتا دو رو
قطعہ چوں زیارت کنی عزیزاں را * روی خوش و روی ازاں خوشتر * چہ اگر منہ خوی
کنی اینجا * آں زیارت سود نہا و بدر * ۲۲ لَا صَوَابَ مَعَ تَرْكِ الْمَشْوَرَةِ *
یعنے سب کاموں میں عاقلوں عالموں سے مشورہ کرنا چاہیئے اسلیئے کہ مشورہ کرنا بھلائی کو پہنچاتا ہی
قطعہ مشورت رہبر صواب آمد * در ہمہ کار مشورت باید * کار آنکس کہ مشورت نکند
نہ ہما کہ بر صواب آید * ۲۳ لَا مُرُوَّةَ لِكَذُوبٍ * یعنی جو کوئی سچا نہو اوسکو
مروت نہیں ہوتی قطعہ ہر کہ باشد دروغ زن بر وی * از مروت کی فروغ بود *
گر کند عہد آں خداع بود * ور دہد وعدہ آں دروغ بود * ۲۴ لَا وَفَاءَ لِمَلُولٍ * یعنی
جو کوئی کہ ملول ہو اوسکے عہد باندھنے پر کچھ اعتماد نکرے اسلیئے کہ جب سلطان
ملالت کا اوس پر غالب ہو وہاں عہد کو بہی توڑیگا اور دوستی کو بہی تباہ کریگا
قطعہ مطلب تو وفا ز مرد ملول * نشود مجتمع ملال و وفا * گر کند عہد چوں ملول شود
بشکند عہد را بدست جفا * ۲۵ لَا كَرَمَ أَعَزُّ مِنَ التُّقَى * یعنے پرہیزگار اللہ تعالی کے
نزدیک نہایت عزیز ہوتا ہی قطعہ گر کریمی براہ تقوی رو * زانکہ تقوی سر ہمہ
کرم است * تا گرفتی درم ز روی حرام * بہتر از بذل کردن درم است * ۲۶ لَا شَرَفَ
أَعْلَى مِنَ الْإِسْلَامِ نہیں ہی کوئی شرف اعلی اسلام سے قطعہ ای کہ در ظل کفر
ماندستی * عز اسلام دادہ از کف * گر شرف بایدت مسلمان شو * کہ چو اسلام نیست

ہیچ شرف لَا مَعْقِلَ اَحْصَنُ مِنَ الْوَرَعِ × یعنی جو کوئی چاہیے کہ حوادث دنیا
اور مصیبتوں عقبی کیسے امان پاوے اوسکو پرہیزگاری مین بہاگنا چاہیئے **قطعہ**
غافلی تو ز لشکر آفت × عاجزی مر ترا سپاہی نیست × در پناہی ورع گریز ازانکہ
از ورع نیک تر پناہی نیست × ۲۸ لَا شَفِيعَ اَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ × یعنی جو کوئی توبہ کرے
اور پہر حق تعالی سے کچہہ مانگے توبہ کی برکت سے حاجت اوسکی قبول ہوتی ہی پس
کوئی سفارشی دین و دنیا مین بہتر توبہ سے نہین ہی **قطعہ** ای کہ بیحد گناہ کردستی
می نترسی ازان فعال شنیع × توبہ کن تا رضاء حق یابی × کہ بہ از توبہ نیست ہیچ شفیع
۲۹ لَا لِبَاسَ اَجْمَلُ مِنَ السَّلَامَةِ × یعنے جب آدمی کو صحت و سلامتی حاصل
ہوئی چاہیئے کہ اوسپر قناعت کرے اور زیادتی مال و مرتبہ کی نہ ڈہونڈہی **قطعہ**
گر تو از عقل بہرہ داری × دان کہ کسوت بہ از سلامت نیست × بسلامت اگر بباشی شاد
کسوت آن بجز ندامت نیست × ۳۰ لَا دَاءَ اَعْيَى مِنَ الْجَهْلِ × یعنی جسکی جبلت
مین نادانی حاصل ہی نصیحت کسی عاقل و فاضل کی اوسکو فائدہ نہین دیتی اور ہرگز
دامن جہالت سے اور آستین ضلالت سے نہین پاک ہوتی **قطعہ** علم درسیت سخت قیمت یافت
جہل دردیست سخت بیدرمان × نیست از جہل خر شقاوت نفس × نیست از علم خوش سعادت جان
۳۱ لَا مَرَضَ اَضْنَى مِنْ قِلَّةِ الْعَقْلِ × یعنے جسپر کم عقلی مسلط ہوئی مبتلا ہوا
وہ ایسی بیماری مین کہ نہین ہی کوئی بیماری بہاری زیادہ اوس سے **قطعہ** ای کہ روز و
شب از طریق علاج × در فزونی جسم و جان خودی × بارہ از خرد خرابی کہ نیست
ہیچ بیماری چو کم خردی × ۳۲ لِسَانُكَ يَقْتَضِيكَ مَا عَوَّدْتَهُ × یعنی زبان کو
بری باتونکی عادت نہ ڈال کہ وہی جاری ہونگی اور باعث تیرے ضرر کی ہونگی —
قطعہ برنکو خوئی کن زبانت را × کان رود بر زبان کہ خوی کنہ × خولش ار بدکنی
روز سے × پیش خلقت سیاہ روی کنہ × ۳۳ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا عَرَفَ قَدْرَهُ
وَلَمْ يَتَعَدَّ طَوْرَهُ × یعنی رحم کرے اللہ اوس شخص پر کہ پہچانی قدر اپنی
اور اپنی قدر و اندازہ سے بڑہا نہیں × ۳۴ اِعَادَةُ الْاِعْتِذَارِ تَذْكِيرٌ

بِالذَّنْبِ * یعنی جب کسی قصور سے ایکبار عذر کیا تو پھر بار بار عذر نکرنا چاہیے
کہ بار بار عذر کرنا اقرار کرنا قصور کا ہوتا ہے **قطعه** عذر یکبار خواستن گفتن
نیکو بود * است بعض جا عذر ترا * بس عذر بار بار مکن تو * تا نه گردد دل گناه بود
اَلنُّصْحُ بَیْنَ الْمَلَأِ تَقْرِیْعٌ * یعنی جو کوئی کسی دوست کو نصیحت کرے
چاہیے کہ لوگوں میں نکرے اسلیے کہ نصیحت کرنی درمیان لوگوں کے فضیحت ہوتی
ہے **قطعه** گر نصیحت کنی بخلوت کن * که جز این شیوه نصیحت نیست * هر نصیحت
که بر ملا باشد * بلکه نصیحت که فضیحت نیست * ۳۷ اِذَا تَمَّ الْعَقْلُ نَقَصَ
الْکَلَامُ * یعنی جب پوری ہووے عقل کم کیا جاتا ہے کلام یعنی کامل عقل
جسکو ہوتی ہے وہ کلام کم کرتا ہے بری اور بیہودہ باتوں سے اپنی زبانکو بچاتا ہے
قطعه هر که را ایک است بلیغ علم * بیهوده گفتنش بود بسیار * مرد را چونکه
عقل بیمار شد * در پی مع کم گفتار * ۳۸ اَلشَّفِیْعُ جَنَاحُ الطَّالِبِ
یعنی جب آدمی کو کسی امیر وغیرہ سے حاجت پڑی اور وہ حاجت اپنی زبان
سے نہیں بیان کر سکتا ہے تو کسیکو سفارشی ٹہراوے اور اوسکے سبب سے اپنی
حاجت کو ایسے جیسے جانور اپنی ذات بازو کی جگہ پہنچتا ہے **قطعه**
ای که هستی تو طالب حاجات * هیچ نومید ز دولت مگذر تا بطلوع خود رسی لیک
دست در دامن شفیع بزن * ۳۹ نِفَاقُ الْمَرْءِ ذُلٌّ * جو کوئی نفاق اختیار
کرے اور ظاہر باطن جدا رکھے وہ ذلیل ہوتا ہے خلق و خالق کے نزدیک
ہوتا ہے * **قطعه** ای که داری نفاق اندر دل * خوار باشد بدیده اندر خلق
هر که سازد نفاق پیشه خویش * خوار گردد بدیده خالق و خلق * ۴۰ نِعْمَةُ الْجَاهِلِ
کَرَوْضَةٍ فِیْ مَزْبَلَةٍ * یعنی نادان لوگ لائق نعمت و حشمت کے نہیں
ہوتے ہیں اگر نعمت و حشمت پاویں تو بیہودہ رہتا ہے جیسے کہ سبزہ کوڑی پر
پڑا رہتا ہے **قطعه** ای که داری هنر داری مال * مکن از کردگار خود گله
نعمت و جاهل بانخواه که هست * روضه در میان مزبله * ۴۱ اَلْجَزَعُ اَتْعَبُ

می‌آرد

مِنَ الصَّبْرِ × یعنے جزع وفزع کرنا وقت اوترنے مصیبتون کے نہایت دشوار اور زیادہ
رنج دینے والا ہی صبر وقرار سے **قطعه** درحوادث بصبر کوش کہ صبر × برضای
خدائی مقرون است × تن مده درجزع کہ رنج جزع × صدره از رنج صبر افزون است ×
مَنْ طَلَبَ مَا لَا يَعْنِيهِ فَاتَهُ مَا يَعْنِيهِ × یعنی جو کوئی طلب کری وہ چیز کہ
ضرور وبکار آمدنی نہیں ہی فوت ہوا اوس سے وہ چیز کہ ضروری وبکار آمدنی ہے
قطعه آنچہ ناید بکار مردم را × گر بجویند شان بکار آید × فوت گردد ز دست
او بیشک × آنچہ اورا بکار می باید × اَلسَّامِعُ لِلْغِيبَةِ اَحَدُ الْمُغْتَابِيْنَ
یعنے جو کوئی غیبت کسی غایب کی سے اور راضی ہوا اور غیبت کرنیوالیکو ملامت
نکرے وہ بہی ایک ہی غیبت کرنے والونمیں سے اور بیچ مذمت دنیا اور عقبی کے
غیبت کرنیوالیکے ساتہہ شریک ہی **قطعه** تا توانی مکوی غیبت کس × نہ مگر چند
نہ گر طینت × ہر کہ او غیبت کسی شنود × ہست ہمچون کنندہ غیبت اَلذُّلُّ مَعَ
الطَّمَعِ وَالْعِزُّ مَعَ الْقَنَعِ یعنی جو کوئی لوگ انکے مال کی طمع رکہتا ہی وہ اونکی
نظروںمیں ذلیل ہوتا ہی اور جو کوئی قناعت کرتا ہی موجود پر وہ عزت والا ہوتا ہی لوگونکی
نظرونمیں **قطعه** ہر کہ دارد طمع بمال کسان × تنش در رنج جانش در جزع است ×
تا توانی طمع مکن زیرا کہ × ہرچہ خواریست جملہ در طمع است × اَلرَّاحَةُ مَعَ الْيَاْسِ
یعنے جو کوئی خلق کے مال سی امید منقطع کرتا ہی اور دنیا مین طمع بخیل وزینت کے
نہیں رکہتا ہمیشہ راحت مین رہتا ہی اور عمر اوسکی آسایش مین گذرتی ہی **قطعه**
تا تو دل در امید آن بستی × ہرچہ رنج است جملہ در دل تست × چون بہ بُری امید از دگران
ہرچہ آن راحت است حاصل تست × اَلْحِرْمَانُ مَعَ الْحِرْصِ × یعنی جو کوئی کسی چیز پر
حریص ہوتا ہی وہ اوس سے محروم رہتا ہی **قطعه** ای کہ در حرص ماندہ شب و روز
با تن مستمند و با دل ریش × از رہ حرص دور شو زیرا کہ × ہر کرا حرص بیش حرمان بیش
مَنْ كَثُرَ مِزَاحُهُ لَمْ يَخْلُ مِنْ حِقْدٍ عَلَيْهِ وَاسْتِخْفَافٍ بِهِ
یعنے جو کوئی ٹہٹہا بہت کرتا ہی ہمیشہ بزرگ اوس سے کینہ رکہتی ہین اور چہوٹونکی

بلادو تیر سبک ہوتا ہی اور ہرگز زر گو سکے کیسے سے اور جو دردول کے سبک جانے ۱۰
سے خالی نہیں ہوتا **قطعہ** ہر کہ سازد مزاح پیشہ خویش * گر امیرست ناکسان گردد
در ہمہ دیدہا سبک باشد * بر ہمہ سینہا گران گردد * ۱۴۲ عَبْدُ الشَّهْوَةِ اَذَلُّ مِنْ
مِنْ عَبْدِ الرِّقِّ * یعنی جو کوئی در پی شہوت کے ہوتا ہی وہ غلام مملوک سے زیادہ ذلیل
ہوتا ہی اسلیے کہ کبھی آقا کو اپنے مملوک پر ترحم پذیر مہر بہی آتی ہی اور اوسکی عزت بہی
کرتا ہی اور جو کہ طالب شہوت ہوتا ہی اوسپر کبھی کسیکو رحم نہیں آتا اور اوسکی عزت
نہیں کرتا کسی سبب سے **قطعہ** ہر کہ او بندہ گشت شہوت را * ہست نفس خسیس طبع لئیم
بندہ شہوت است در خواری * تر از بندۂ خریدہ بسیم * ۱۴۳ اَكْثَرُ الْاَعْدَاءِ اَخْفَا
هُمْ مَكِيدَةً * یعنی جو کوئی دشمنی پوشیدہ رکھی اور دوستی اظہار کرے وہ
بدترین دشمنونکا ہی اسلیے کہ دشمن ظاہر سے حذر ممکن ہی اور دشمن باطن سے ممکن
نہیں **قطعہ** بدترین دشمنی تو آن را دان * کہ بظاہر ترا نماید یار * ہست ممکن حذر
ز دشمن جہر * نیست ممکن حذر ز دشمن سر * ۱۴۴ اَلْحَاسِدُ مُغْتَاظٌ عَلٰى مَنْ لَا ذَنْبَ
لَهُ * یعنے حاسد جب کسیکو نعمت میں دیکہتا ہی تو چاہتا ہی کہ وہ نعمت مجکو ملے اور
اوس پاس سے جاتی رہی اور اوس شخص پر غصے ہوتا ہی اور اوسکو دشمن رکہتا ہی اور
ہمیشہ اوسکی نعمت کے زوال میں کوشش کرتا ہی بدلے اسکے کہ کچہہ گناہ اوس سے صادر
ہوا ہو یا خیانت ظاہر ہوئی ہو **قطعہ** ہست مرد حسود خشم آلود * با کسی کو نکرد
ہیچ گناہ * نعمت خلق دید نتواند * رنجہ باشد ز اصطناع اللہ * ۱۴۵ كُنْ بِالظَّفَرِ
شَفِيعًا لِلْمُذْنِبِ * یعنی گنہگار کو فتح یابی اور قادر ہونا تیرا اوسپر شفیع ہوئے
میں بس ہی جب قادر ہو تو عفو کرنے میں کوشش کر **قطعہ** بر گنہگار چون شدی قادر
عفو کن زانکہ نیکوئی کس نیست * در مراد را شفیع کس نبود * ظفر تو شفیع او بس است
۱۴۶ اَلْيَأْسُ حُرٌّ وَالرَّجَاءُ عَبْدٌ * یعنی جو کوئی کسیکے احسان سے ناامید ہوا اوسکے
سد سے باہر نکلا اور اوسکی ذلت خدمت سے چہوٹا اور بیمنت آزاد نکا ہی اور
جسے امید کسیکے احسان کی رکہی اوسکی سد میں آیا اور اوسکی خدمت کی ذلت میں

گرفتار ہوا اور ہمیشان بندگی کا آتی **قطعہ** گر بریدی زہر دمال امید بہ بتن آزادی
بدل شادی × ور ببشیان امید دربستی × رستی از دست غزو آزادی × مَنْ نَظَرَ
اِعْتَبَرَ × یعنی جو کوئی احوال دنیا اور امور عقبی مین نظر و تامل کرے عبرت پکڑے
اور اوس چیز سے کہ نقصان کرے بہاگے اور جو کچھہ فایدہ مند ہوا اوسمین مشغول ہو ×
اَلْاَدَبُ صُوْرَۃُ الْعَقْلِ × یعنی جسکو عقل ہوتی ان اوسکا یہہ ہی کہ گفتار
اوسکی گزیدہ اور افعال اوسکے پسندیدہ ہون اور ساتہہ لوگون کے با ادب
بیٹھے اور اوٹھے اور ملامت کی جگہون سے پرہیز کرے **قطعہ** با ادب باش در ہمہ احوال
کہ ادب نام نیک را سبب است × عاقل آنست کو ادب دارد × عینیت عاقل بیکی ادب
لَاحَیَاءَ لِحَرِیْصٍ یعنی جو کوئی لذتون بدنی وغیرہ پر حریص ہوا وسکو اونکے
طلب کرنے مین کسی مخلوق سے شرم نہین آتی اور کسی ملامت کرنیوالیکی ملامت
کی طرف التفات نہین کرتا اور کسی سے ڈرتا نہین **قطعہ** ہر کہ باشد حریص بر چیزی
یا بد او مار جستن آن شرم × برود از نہاد او خجلت × برود از سرشت او آزرم ×
اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ یعنی نیکبخت وہی کہ نصیحت اور کو کیجاوے اور وہ
افعال ناشایستہ اور اقوال ناشایستہ سی باز رہے اور اوس نصیحت سے عبرت پکڑے
اور پہر گرد اون افعال و اقوال کے نہ پہرے **قطعہ** نیکبخت آن کسی بود کہ دلش
آنچہ نیکی در واست بپذیرد × دیگرانرا چو پند می بدہد × او از آن پند بہرہ برگیرد
اَلْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ × یعنی مومن طالب حکمت کا رہے جیسیکہ کوئی اپنی
گم ہوئی چیز کو ڈہونڈہتا ہی یا یہہ معنی ہین کہ مومن کو چاہیئے کہ حکمت کے بات جس سے
ہاتہہ لگے اگرچہ وہ خسیس ہو قبول کرلے جانے کہ مستحق اسکا مین ہی تہا جیسے کسیکو
اپنی چیز گئی ہوئی ملجاتی ہی تو غنیمت جانتا ہی یہہ نہین کہتا کہ مین اس سے کیونکر لون
یہہ تو ادنی ہی **قطعہ** ہر کہ چیزی نفیس گم شودش × بستہ دارد بجستنش ہمت
جان آنکس کہ مومن پاک است × ہم بدان سان طلب کند حکمت × اَلشَّرُّ جَامِعٌ
لِمَسَاوِیْ الْعُیُوْبِ × یعنی جو کوئی بدی کرے خبث باطن اوسکا ظاہر ہوا

اور لوگ اوسکے عیبوں پر واقف ہوں اور جو کچھ کہ اوسکی ذات میں طرح طرح کی قبائح ہوتی ہیں سب حال کہ اوس پر ہیں اور وہ دوسروں کے حال سے غافل اور بیخبر ہو
سب حال لس *قطعہ* تا توانی مگرد گرد بدی * گر تراہست طینت طاہر * کہ بدی فعل
تو شود پنہان * ورنہ بدی عیب تو شود ظاہر * ۸ كَثْرَةُ الْوِفَاقِ نِفَاقٌ وَكَثْرَةُ
الْخِلَافِ شِقَاقٌ * یعنی جو کوئی موافقت کسیکی قول و فعل میں بہت کرے اور اس
باب میں مبالغہ حد سے زیادہ کرے لوگ اوس سے کشیدہ رہا اور شک نفاق میں پڑتے
ہیں اور جو کوئی مخالفت کسیکی قول و فعل میں بہت کرے اور اس باب میں مبالغہ حد زیادہ
کرے حال اوسکا سبب عداوت اور سبب مفارقت کا ہوتا ہی پس موافقت و مخالفت لوگوں کی
میں طریقہ توسط کا اختیار کرے *قطعہ* در وفاق کسیاں مکوش بسی * کز آن تہمت نفاق آید
واز خلاف مدام دور شوید * کز آن دشمنی پدید آید * ۹ رُبَّ أَمَلٍ خَائِبٍ * یعنی
اکثر اوقات لوگ کسی چیز کی امید رکھتے ہیں اور وہ چیز اونکو حاصل نہیں ہوتی اور انجام
کار کو ناامید ہوتے ہیں *قطعہ* ای بسا امید در چیزی * عمر محو در گرفتار و در دست *
بس امید آن گشتہ وفا * بس شکوہ کہ گشتہ ویست * ۱۰ رُبَّ رَجَاءٍ يُؤَدِّي
إِلَى الْحِرْمَانِ * یعنی اکثر امید باعث بے نصیبی کی ہوتی ہی یعنی جو کچھ امید رکھتا ہی اکثر
اوس سے محروم رہا کرتا ہی *قطعہ* ہر انکو امید چیزی کرد * کسب آن چیز باشد ش آسان
بس امیدی ہست عاقبتش * محنت و یاس آفت و حرمان * ۱۱ رُبَّ طَمَعٍ كَاذِبٍ
اکثر جو لوگ کہ طمع کرتے ہیں انجام اوسکا جھوٹ ہوتا ہی یعنی اوس طمع سے کچھ حاصل نہیں
قطعہ در طمع دل مبند باید ہیچ * کہ طمع بیشتر دروغ بود * آتشی کان طمع برافروزد
کم زبانہ اش فروغ بود * ۱۲ فِي كُلِّ جُرْعَةٍ شَرْقَةٌ وَمَعَ كُلِّ أَكْلَةٍ غُصَّةٌ
یعنی دنیا میں کوئی پہول بے خار کے اور کوئی شادی بے غم کے اور کوئی راحت بے الم کے نہیں ہی
قطعہ نیک و بد نیست و کم صلاح و فساد * است آمیختہ در این عالم * ہیچ راحت ندید کس بی رنج
ہیچ شادی ندید کس بی غم * ۱۳ مَنْ كَثُرَ فِكْرُهُ فِي الْعَوَاقِبِ لَمْ يَشْجُعْ * یعنی جو کوئی
انجام کار میں فکر بہت کرے شجاعوں کے سے نہیں ہوتا *قطعہ* ہر کہ در عاقبت بسی نگرد
غم دل باشد و نیک برد * بباید ز عرض حسد * نگیرد در کام دل برد * *

إذا حلّت التقادير ضلّت التدابير × یعنی جب قضاء خدا نازل ہو
تدبیریں خلق کی باطل ہو جاتی ہیں قطعه چون قضای خدای عزوجل × بر سر
بندۂ شود نازل × ہمہ تدبیر او شود گمره × ہمہ تقدیر او شود باطل × إذا
حلّ القدر بطل الحذر × یعنی جب قضاء خدا تعالی کی اوترتی ہی بہاگنا
اور پرہیز کرنا اور ڈرنا فائدہ نہیں کرتا اور کوئی چیز اوس قضاء کو پہیر نہیں
سکتی قطعه چون قضای خدای نازل گشت × تو ز تسلیم و صبر ساز پناه
نتوانی کرد دفع او بحذر × نتوان بست راه او بسپاه × الإحسان یقطع لسان
الحاسد × احسان کرنا قطع کرتا ہی حاسد کی زبان کو یعنی جو حاسد پر احسان
کرتا ہی زبان اوسکی بند ہو جاتی ہی اسکے برا کہنے اور ہجو کرنے سے قطعه ہر کہ کروی بجای
او احسان × مال دادی و مرد بخر بدی × ہم ضمیرش ہمی زبون گشتی × ہم زبانش
ز ہجو ببریدی × الشرف بالفضل والأدب لا بالأصل والنسب
یعنی بزرگی بسبب فضل اور ادب کے ہی نہ بسبب اصل اور نسب کے قطعه فضل جوئی و
ادب کہ نیست بحق × شرف مرد حر بفضل و ادب × مرد بی فضل و بی ادب خود دان
ور چه دارد بزرگ اصل و نسب × أکرم الأدب حسن الخلق ×
یعنی خوی نیک سب ادبوں سے بہتر ہی × قطعه مرد بد خوی در ہمہ عالم
بی سبب او ماه در غضب است × نیکخوئی گزین که نزد خرد × نیکخوئی شریف تر ادب است
أکرم النسب حسن الأدب × یعنی خوبی ادب کی بہتر ہی بزرگواری
نسب سے قطعه ای که مغرور ہرزه شب و روز × بہ بزرگی اصل و عز و نسب
سوی حسن ادب گرای که ہست × نسب بہتر تو حسن ادب × أفقر الفقر
الحمق × یعنی بدترین درویشیوں کی حماقت ہی اسلیئے کہ حماقت سی مال
نہیں ہاتھ آتا اور مال ہاتھ میں آیا ہوا ضایع ہو جاتا ہی اور عقل سے مال ہاتھ
آتا ہی اور مال ہاتھ میں آیا ہوا محفوظ رہتا ہی قطعه گر فقیری و نیستی احمق × نا از آن
فقر ہیچ نا اندیشی × شکر کن کاندرین مقام که نیست × بتر از حمق ہیچ درویشی × أوحش

اَلوَحشَۃُ الغُربَۃُ یعنی جو کہ جو دیر

ہو الگتی بیچ بر ہنر کرنے ہیں اور وہ ہمیشہ ہی دو

میں ہے * گر دل خاطر از تو آزرد * مرزا دو جدا ئی تو وحشت * لی علیل ایسی یکدا رند *

اَلغِنَی العَقلُ یعنی جسکو عقل ہو وہ تو نگر ہیں مالدار و نکا ہی سی کمال جو تم

وتحقیق جمع کرنے کم اور ایو ہو تا ہی اور عقل جوں جوں جمع کری زیادہ ہوتی ہی یعنی * ودر

تحریر سے زیادہ ہوتی ہی قطعہ ای کہ خواہی تو نگری سوئت * تا ارا یک وہ رسی بہتری * ار حرد جو

بہتری زہرا کہ * نیست سخول خرد تو نگر تی اَلطَّامِعُ فِی وِثَاقِ الذُّلِّ یعنی طمع رکھنی والا بیچ

قید ذلت کے ہی قطعہ ما سوائی نگرد گرد طمع * اگر از عقل بہرہ داری * رامکی سو کشتہ مردم طامع

بستہ باشد رشتہ خواری * اِحذَرُوا نِفَارَ النِّعَمِ فَمَا کُلُّ شَارِدٍ بِمَردُودٍ یعنی نعمتوں کو نگاہ

رکھو اور ایسا کام نکرو کہ نعمت جس جاوے تمسے اور پھر آنا اوسکا دشوار و مشکل ہو قطعہ ای کہ

تا نعمتی بسر برد * نعمت خویش را از خود مران * کہ پھر جہ آن رمیدہ بدر گلی * باز آوردنش بود

آسان * مَن اَومَأَ صَفحَۃً لِلحَقِّ هَلَكَ یعنی جو کوئی حق سی منہ پھیرے ہلاک ہوتا ہی اور

سخاوت سے پہچانتا ہی قطعہ مگر کہ حق اور ہر دو جہان * حاصل آرد ہمکی اعراض * نامدد در جو

ہلاک آمد * آنکہ از راہ حق کند اعراض * اِذَا اَملَقتُم فَتَاجِرُوا اللّٰہَ بِالصَّدَقَۃِ

یعنی جب مفلس ہو تم پس سوداگری کرو اللہ کے ساتھ صدقہ دینے کے یعنی تنگدست ہو تو مال اور سخاوت

خالی کا ہی اور جو کوئی صدقہ دی تو نگر ہوتا ہی اور جالل ید سی چہٹکارا پاتا ہی قطعہ سیخ جیرت

ملال تو خوں صدقہ * ہست آن مال و جاہ راشتی * اور سا ید سار و ستما * اور * درخ

درویشی * مَن لَانَ عُودُہٗ کَثُفَت اَغصَانُہٗ یعنی جسکی لکڑی نرم ہو موٹی ہوتی ہیں

ٹہنیاں اوسکی مراد یہ ہی کہ جو ایسا نرم ہو اور سختی نکرے اوسکی وقت پر اور مرہم تادر کے ہمل

چھوڑنے جوانی اوسکے گرد تکتی کرتے ہیں اور اور اوسکے کہنے پر سیس چلتے اور حرمت اوسکی

نہیں کرتے قطعہ ہر کہ با کمتر ان کند نرمی * انتما تدر لطف ایسان * بہمدست کہ آتی گردن *

بسر شتی تو اجی ان * قَلبُ الاَحمَقِ فِی فِیهِ کُلُّ شَیٍٔ یَکُونُ فِی قَلبِ الاَحمَقِ

یَدفَعُہٗ لِسَانُہٗ وَیَسبِقُہٗ لِاَجوَابِہٖ یعنی دل احمق کا اوسکے منہ میں ہی جو کچہ کہ احمق

کے دلمین ہوتا ہی اپنے تابل زبان پر لی آتا ہی اور خلق کو اپنی اسرار سے آگاہ کرتا ہی اور کچھہ پوشیدہ نہین رکہتا **قطعہ** ہر کہ او ہست با حماقت جفت * جایگاہ دلش دہان وی است * ہرچہ دارد ز نیک و بد در دل * آن ہمہ بر سر زبان وی است * [۴۸] لِسَانُ الْعَاقِلِ فِي قَلْبِهِ زبان عاقل کی اوسکے دلمین ہی یعنی عقلمند ہمیشہ اپنا دلمین نگاہ رکہتا ہی اور زبان سی کسی سے نہین کہتا اور ظاہر کرنے مین بہت اندیشہ کرتا ہی اور جبتک اوسکو خوب معلوم نہو کہ ظاہر کرنا اچھا ہی یا نہین زبان پر نہین لاتا اور ظاہر نہین کرتا **قطعہ** ہر کہ او ہست با کمال خرد * ہست پنہان زبان او در دل * نشود ہیچ سر او پیدا * نشود ہیچ گفت او باطل * [۴۹] إِذَا وَصَلَتْ إِلَيْكُمْ أَطْرَافُ النِّعَمِ فَلَا تُنَفِّرُوا أَقْصَاهَا بِقِلَّةِ الشُّكْرِ یعنے جب پہنچین طرف تمہارے کچھہ نعمتین تو شکر کرو تا اون نعمتون سے کہ دور ہین اور ہنوز تمکو نہین پہنچین ہین محروم نہو وے حاصل یہہ کہ تہوڑی نعمت کو غنیمت جانو اور بہت شکر ادا کرو اوس کا تا اور نعمت ہاتھہ لگے ایسا نہو کہ کمی شکر سے اور نعمتون سے محروم رہو جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ یعنی اور اگر شکر کروگے تم البتہ زیادہ دونگا تمکو نعمت اور اگر ناشکری کروگے بلاشبہ عذاب میرا البتہ سخت ہے **قطعہ** چون بیابی تو نعمتی ہرچند * خرد باشد چو نقطۂ موہوم * شکر آن یافتہ فرو مگذار * کہ ز نایافتہ شوی محروم * [۵۰] إِذَا قَدَرْتَ عَلَى عَدُوِّكَ فَاجْعَلِ الْعَفْوَ عَنْهُ شُكْرًا لِلْقُدْرَةِ عَلَيْهِ یعنی جب قادر ہو وے تو اپنے دشمن پر تو ٹہرا عفو کردینیکو اوسکے شکر قادر ہونیکا اوسپر یعنی بڑی نعمت ہاتھہ لگی کہ تو اوسپر قادر ہوا اب شکر اوسکا یہی ہی کہ تو معاف کردی اوسکا قصور **قطعہ** چون شدستی بہ دشمنت قادر * عفو را شکر قدرت خود ساز * رحم کن رحم کن کہ ہرچہ کنی * در جہان جز ہمی نیابی باز * [۵۱] مَا أَضْمَرَ أَحَدٌ شَيْئًا إِلَّا ظَهَرَ مِنْهُ فِي فَلَتَاتِ لِسَانِهِ وَصَفَحَاتِ وَجْهِهِ یعنے جو کوئی دل مین کچھہ رکہتا ہی اثر اوسکا بیچ اثنا گفتگو اوسکے کے درج ہوتا ہی اور اوسکے چہرے پر نشانی اوسکی ظاہر ہوتی ہی **قطعہ** ہر کہ چیزی نہفت اندر دل * تا ندانی کہ چیست مقصودش * گاہ اندر میانہ گفتش * گاہ اندر کرانہ رویش * [۵۲] الْبَخِيلُ مُسْتَعْجِلُ الْفَقْرِ يَعِيشُ

فِی الدُّنیا عَیشَ الفُقَرَاءِ وَیُحَاسَبُ فِی الاٰخِرَۃِ حِسَابَ الاَغنِیَاءِ
یعنی بخیل جلدی محتاجگی کو اپنی طرف کھینچتا ہی اور مال لگا رکھتا ہی اس جہاں میں اور
اور ماسد فقیر دل کے رہ گالی بسر کرتا ہی۔ اوسکو مال سے لذت ہی اور اوس جہان میں
اسد تونگروں سکے بیچ حساب کا کھینچیں گے قلیل و کثیر کا **قطعہ** ہست مرد بخیل رو داد
فقیرانہ سوئی جو لستر لستاب ۔ ایں جہان ہمچو مفلسان ریستا ۔ واں جہان حول تونگران حساب
لِسَانُ العَاقِلِ وَرَاءَ قَلبِہٖ یعنی زبان عاقل کی پیچھے دل اوسکے ہی یعنی عاقل جب
چاہتا ہی کہ کوئی بات کہی تو پہلے دلمیں سوچتا ہی اور اوسکے صلاح و فساد میں دیکھتا ہی
اوس وقت زبان پر لاتا ہی تا زبان اوسکی تابع دل اور عقل کے ہو **قطعہ** مرد عاقل گر سخن
گفتن ۔ دل خود اوّل زبان دارد ۔ تا حدیثی دل نسنجد بر زبان آں حدیث نگذارد
قَلبُ الاَحمَقِ وَرَاءَ لِسَانِہٖ یعنی زبان احمق کی پیچھے زبان اوسکے ہی یعنی احمق
جو کچھ چاہتا ہی زبان پر لے آتا ہی اوس وقت دلمیں بیچ صلاح و فساد اوسکے سوچتا ہی
پس دل اوسکا تابع زبان کا ہوتا ہی **قطعہ** مرد احمق گر سخن گفتن ۔ دل خود تابع زبان
دارد ۔ ہر چہ خواہد بگوید وانگہ ۔ دل بر آن گفتہ ول نگار دارد ۔ اَلتَّسطِیحُ ھُوَ مُبتَسَمٌ
لِلاَحَاجِمِ ۔ یعنی سطیح حما محمو کا ہی اَللّٰھُمَّ اغفِر زَمَرَاتِ الاَلحَاظِ
سَقَطَاتِ الاَلفَاظِ وَشَھَوَاتِ الجَنَانِ وَھَفَوَاتِ اللِّسَانِ یعنی الٰہی
بخش وہ گناہ کہ او پر آنکھوں اور لفظوں ہمارے جاری ہوئی ہیں اور او پر دلوں اور
زبانوں ہماری گذرے ہیں **قطعہ** ایں گناہاں کہ یاد خواہم کرد ۔ یا رب ازفضل در گذر ای
و بدل جسم و ریشتی گناہ ۔ وز تبدیلی تہوت و خطار زبان ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ ط بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرّٰحِمِینَ

بعون اللہ تعالیٰ بتاریخ ۱۲ دوازدہم شہر جمادی الثانی ۱۲۷۳ سنہ ہجری
مقدسہ و سنہ ۲۱ جلوس شاہ الامر الاعظم محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی
اندرون قلعہ مبارک بمطبع سلطانی طبع درآمد